روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:36
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:35
غروب آفتاب	07:13

آج کی حدیث

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا "کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا قبول ہوتی ہے، اس کے پاس ایک فرشتہ ہے جس کا کام یہ ہے کہ جب وہ اپنے کسی بھائی کے لئے کوئی اچھی دعا (غائبانہ) کرے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ تیری یہ دعا اللہ قبول کرے اور تیرے لئے بھی اسی طرح کا خیر عطا کرے"۔ (مسلم) غائبانہ دعا کی خصوصی قبولیت اور برکت کی ایک وجہ بظاہر یہ بھی ہے کہ ایسی دعا میں اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔

JANATA AUTO
CONTACT : 9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 156, Friday- 05 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08
جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۱۵۶ ❁ جمعہ، ۵/جون، ۲۰۲۶، ۱۸/ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴/روپے، صفحات:۸

اب ۲۱/جون کو مقرر نیٹ امتحان کا پیپر لیک ہونے کا دعویٰ

ٹیلی گرام پوسٹ سے مچی کھلبلی، این ٹی اے حیران!

نیٹ کا امتحان ازسرنو 21 جون 2026 کو ایک شفٹ میں دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ اس امتحان کے ایڈمٹ کارڈس 14 جون کو سرکاری ویب سائٹ پر جاری کردیئے جائیں گے۔ نیٹ-یوجی 2026 امتحان اور پیپر لیک کے حوالے سے جاری تنازع کے دوران ایک اور بڑی خبر سامنے آرہی ہے۔ آئندہ 21 جون 2026 کو دوبارہ ہونے والے نیٹ امتحان کے مبینہ پیپر لیک کا دعویٰ سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کئے گئے ایک دعوے کے مطابق ٹیلی گرام پر کچھ مشتبہ گروپ کے ذریعہ 21 جون کے امتحان کے سوالنامے فروخت کرنے کا دھندا چلایا جارہا ہے جس کے لیے امیدواروں سے 35 ہزار روپئے ایڈوانس کی مانگ کی جارہی ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) اس خبر سے حیران ہے اور اس نے معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے اسے محکمہ سائبر کرائم کو سونپ دیا ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کی خبر کے مطابق یہ پورا معاملہ 'ایکس' صارف پرنس سریواستو کے ذریعہ سامنے لایا گیا ہے۔ صارف نے اسکرین شاٹ اور لنکس شیئر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ٹیلی گرام پر 'پروف'، 'پرائیویٹ گروپ' اور 'پرائیویٹ مافیا' نام سے 3 گروپ چلائے جارہے ہیں۔ ان تینوں گروپوں کو کسی ایک ہی شخص کے ذریعہ آپریٹ کیا جارہا ہے جس سے تقریباً 3 ہزار سے زیادہ ممبرس

جڑے ہوئے ہیں۔ امیدواروں کو جھانسے میں لینے کے لیے ان گروپس میں چھپے ہوئے سوالنامے کے بڑے بنڈلوں کی تصاویر پوسٹ کی گئی ہیں اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ 21 جون کو ہونے والے 'ری ایگزام' کے اصل سوالنامے ہیں۔ گروہ کی جانب سے گروپ میں باقاعدہ میسیج پن کیا گیا ہے 'Kal se advance price 35k rahega'۔ اس کے ساتھ ہی جلد ہی گروپ میں 10 سوال مفت میں حل کرانے کا جھانسہ بھی دیا جارہا ہے۔ صارف کی جانب سے وزارت تعلیم، این ٹی اے اور سائبر دوست کو ٹیگ کئے جانے کے بعد نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی فوری طور پر حرکت میں آگئی۔ این ٹی اے کے سرکاری 'ایکس' ہینڈل (NTA_Exams) سے جواب دیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ محکمہ نے اس پورے معاملے کو نوٹس میں لے لیا ہے۔ سیکورٹی اور شفافیت کے مدنظر ان سبھی مشتبہ ٹیلی گرام لنکس اور دعووں کو آگے کی قانونی کارروائی کے لیے فوری طور پر محکمہ سائبر کرائم کو بھیج دیا گیا ہے۔ دوسری جانب اس معاملے پر سوشل میڈیا کے دیگر ماہرین اور طلبا کا کہنا ہے کہ امتحان کے تناؤ کا سامنا کررہے امیدواروں کو ٹھگنے کے لیے یہ ایک 'فرضی آن لائن فراڈ' ہے۔ تصاویر میں نظر آرہے سوالناموں کے بنڈل پرانے سالوں کے یا کسی دوسرے امتحان کے بھی ہوسکتے ہیں جس کی تصدیق سائبر جانچ کے بعد ہی ہوگی۔ این ٹی اے اور وزارت تعلیم نے امیدواروں کو سخت ہدایت دی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر چل رہی ایسی کسی بھی گمراہ کن باتوں یا دعووں پر بھروسہ نہ کریں اور صرف سرکاری ویب سائٹ سے ہی معلومات کی تصدیق کریں۔ غور طلب ہے کہ 3 مئی 2026 کو منعقد ہوئے نیٹ امتحان میں پیپر لیک کے پختہ ثبوت ملنے اور سی بی آئی جانچ کے درمیان این ٹی اے نے 12 مئی کو امتحان منسوخ کردیا تھا۔ اس معاملے میں اب تک 13 اہم ملزمین کو گرفتار کیا جاچکا ہے۔ اب نیٹ کا دوبارہ ہونے والا امتحان 21 جون 2026 کو ایک شفٹ میں دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ اس امتحان کے ایڈمٹ کارڈ 14 جون کو سرکاری ویب سائٹ پر جاری کردیئے جائیں گے۔

مظفرپور میں خوفناک آتشزدگی

آئی سی یو میں آگ لگنے سے ۱۰/مریض جاں بحق

جاں بحق ہونے والوں کی شناخت کا عمل جاری ہے اور حکام اس کی تصدیق میں مصروف ہیں۔ حادثے کے بعد

مریضوں کے لواحقین نے اسپتال انتظامیہ پر سنگین غفلت کے الزامات عائد کیے ہیں۔ بہار کے ضلع مظفرپور میں دل دہلا دینے والا سانحہ پیش آیا ہے، جہاں برہماپورہ علاقے میں واقع معروف پرساد اسپتال میں خوفناک آگ لگنے کے نتیجے میں کم ازکم ۱۰/مریض جاں بحق ہوگئے جبکہ متعدد کی حالت اب بھی نازک بتائی جارہی ہے۔ یہ افسوسناک واقعہ جمعرات کی علی الصابح تقریباً ۳/بجے پیش آیا، جب اسپتال کے آئی سی یو (آئی سی او) وارڈ میں اچانک آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری عمارت میں زہریلا اور گھنا دھواں پھیل گیا۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا جب چند گھنٹے قبل ہی دہلی کے مالویہ نگر میں ایک ہوٹل میں آگ لگنے کی خبر نے بھی ملک کو ہلا کر رکھ دیا تھا، جس کے بعد اسپتال اور عوامی تحفظ کے نظام پر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات اور عینی شاہدین کے مطابق آگ اسپتال کی پانچویں منزل پر واقع آئی سی یو وارڈ میں لگی۔ آگ لگتے ہی وارڈ میں موجود مریضوں اور عملے میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔ چند ہی منٹوں میں دھواں اتنا تیزی سے پھیل گیا کہ مریضوں کا سانس لینا دشوار ہوگیا اور صورتحال مکمل طور پر قابو سے باہر ہو گئی۔ بتایا جارہا ہے کہ اس وقت آئی سی یو میں تقریباً ۱۵/سے ۲۵/مریض زیر علاج تھے۔ لمحوں میں پورا وارڈ گھنے سیاہ دھوئیں سے بھر گیا جس نے ریسکیو اور علاج کے نظام کو بری طرح متاثر کیا۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کی تقریباً ایک درجن گاڑیاں فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں اور بڑے پیمانے پر امدادی کارروائیاں شروع کردی گئیں۔ دھوئیں کی شدت اور محدود راستوں کے باعث ریسکیو ٹیموں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، تاہم انہوں نے ہمت نہیں ہاری۔ اہلکاروں نے فوری طور پر کھڑکیاں اور دروازے توڑ کر ہوا کی آمدورفت کا راستہ بنایا تا کہ دھواں باہر نکل سکے اور اندر پھنسے افراد تک پہنچا جاسکے۔ بچاؤ ٹیم نے آکسیجن کی کمی کے باعث تڑپتے ہوئے ۲۰/سے زائد مریضوں کو کھڑکیوں اور محفوظ راستوں کے ذریعے باہر نکالا۔

ریل، اسٹوریج سنٹر اور پائپ لائن کا جال

۵/خلیجی ممالک نے تیار کئے آبنائے ہرمز کے ۴/متبادل

دنیا میں تیل کی سپلائی کے لیے 'آبنائے ہرمز' سب سے اہم سمندری راستوں میں سے ایک رہا ہے۔ دہائیوں سے خلیجی ممالک کا زیادہ تر تیل اسی راستے سے دنیا کے مختلف ممالک تک پہنچتا تھا۔ لیکن ایران جنگ کے بعد اب خلیجی ممالک اس راستے پر اپنا انحصار کم کرنے کے لیے تیزی سے کام کررہے ہیں۔ سعودی عرب، یو اے ای، عراق، عمان اور کویت نئی تیل پائپ لائن، ریل کوریڈور اور بڑے انرجی اسٹوریج سنٹر بنانے میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کررہے ہیں۔ ان کا مقصد ایسا نیٹورک تیار کرنا ہے، جس سے آبنائے ہرمز بند ہونے کی صورت میں بھی تیل اور دیگر سامان کی سپلائی جاری رہ سکے۔ آیئے ذیل میں جانتے ہیں کہ آبنائے ہرمز کے 4 متبادل راستے کیا ہیں۔ ابوظہبی نے فجیرہ تک نئی ویسٹ ٹو ایسٹ کروڈ پائپ لائن بنانے کا منصوبہ تیز کردیا ہے۔ یہ پائپ لائن آبنائے ہرمز کے باہر واقع فجیرہ بندرگاہ تک

تیل پہنچائے گی۔ اس سے یو اے ای کی تیل برآمد کرنے کی صلاحیت 2027 تک تقریباً دوگنا ہوسکتا ہے۔ یو اے ای ایک ایسی نئی پائپ لائن کی منصوبہ بندی بھی کررہا ہے، جس کے ذریعہ صرف خام تیل ہی نہیں بلکہ پٹرول، ڈیزل اور جیٹ فیول جیسی مصنوعات بھی بھیجی جاسکیں گی۔ کویت، سعودی عرب اور یو اے ای کے درمیان بھی نئی پائپ لائن منصوبے پر بات چیت چل رہی ہے۔ منصوبہ یہ ہے کہ کویت کا تیل پائپ لائن کے ذریعہ سعودی عرب یا یو اے ای کی بندرگاہوں تک پہنچایا جائے۔ اس کے بعد وہاں سے تیل دنیا کے مختلف ممالک کو بھیجا جائے۔ فی الحال اس منصوبے کا حتمی روٹ طے نہیں ہوا ہے۔ عراق بھی آبنائے ہرمز پر انحصار کم کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لیے وہ اردن، شام اور ترکیہ کے راستے بحیرہ روم تک پہنچنے والے پائپ لائن کے نئے منصوبوں پر غور کررہا ہے۔ پہلا مجوزہ روٹ بصرہ سے اردن کی عقبہ بندرگاہ تک جائے گا۔ اس کی صلاحیت تقریباً 10 لاکھ بیرل روزانہ بتائی جارہی ہے۔ دوسرا مجوزہ روٹ بصرہ سے عمان کی دقم بندرگاہ تک جائے گا۔ اس سے عراق کا تیل براہ راست بحیرہ احمر تک پہنچ سکے گا۔ عراق اور ترکیہ کے درمیان موجود کرکوک-جیہان پائپ لائن کو بھی پھر سے فعال کیا جارہا ہے۔ کویت اور عمان کے درمیان آبنائے ہرمز کے باہر آئل اسٹوریج فیسلیٹی بنانے پر بھی بات چیت چل رہی ہے۔

بنگال اسمبلی میں ۵۸/ترنمول ارکان کے گروپ کو اپوزیشن کا درجہ

یہ فیصلہ ان اراکین کی جانب سے اسپیکر کو پیش کیے گئے خط کی بنیاد پر کیا گیا

کولکاتہ: مغربی بنگال میں آج ایک غیر متوقع سیاسی پیش رفت کے تحت اسمبلی اسپیکر رتھیندر بوس نے رتوبرت بندیوپادھیائے کی قیادت والے ترنمول کانگریس کے 58 اراکینِ اسمبلی کے گروپ کو باضابطہ طور پر اپوزیشن جماعت کا درجہ دے دیا۔ یہ فیصلہ ان اراکین کی جانب سے اسپیکر کو پیش کیے گئے خط کی بنیاد پر کیا گیا۔ اسپیکر کی منظوری کے بعد اسمبلی کے سکریٹری سومیندر ناتھ داس نے رتوبرت بندیوپادھیائے کو قائدِ حزبِ اختلاف کے دفتر کی چابیاں حوالے کر دیں۔ بعد ازاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے رتوبرت بندیوپادھیائے نے کہا کہ اس گروپ کو اس وقت 58 اراکینِ اسمبلی کی حمایت حاصل ہے جبکہ مزید دو اراکین نے بھی اپنی حمایت کا اعلان کردیا ہے۔ اس طرح گروپ کی مؤثر تعداد 60 ہوگئی ہے، جو ترنمول کانگریس کے 80 اراکین میں دوتہائی سے زیادہ بنتی ہے۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ آنے والے دنوں میں ان کے حامی اراکین کی تعداد میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ رتوبرت بندیوپادھیائے نے جاوید خان، سبینہ یاسمین، سندیپن ساہا اور شیولی ساہا کو نائب قائدینِ حزبِ اختلاف مقرر کرنے کا اعلان کیا، جبکہ اخترالزمان کو چیف وہپ نامزد کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا، "ہم آج سے ایک اپوزیشن جماعت کے طور پر اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز کررہے ہیں۔ ہم ایک ذمہ دار اپوزیشن کا کردار ادا کریں گے۔ حکومت جہاں بھی غلطی کرے گی، ہم اسمبلی کے اندر اور باہر اس کی مخالفت کریں گے، لیکن صرف مخالفت

برائے مخالفت نہیں کریں گے بلکہ اچھے اقدامات کی حمایت بھی کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ گروپ پارلیمانی اجلاسوں اور باہمی مشاورت کے ذریعے اجتماعی طور پر کام کرے گا اور آئندہ کی حکمتِ عملی داخلی گفتگو کے بعد طے کی جائے گی۔ قیادت کے حوالے سے انہوں نے واضح کیا کہ یہ گروپ اب بھی ترنمول کانگریس کی سربراہ اور سابق وزیرِ اعلیٰ ممتا بنرجی کو اپنا بنیادی رہنما اور سرپرست مانتا ہے۔

گرفتاری سے بچنے ابھیشیک بنرجی کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع

کولکاتہ: ترنمول کانگریس کے قومی جنرل سکریٹری ابھشیک بنرجی نے مغربی بنگال اسمبلی میں قائدِ حزبِ اختلاف کی تقرری سے متعلق ایک خط میں مبینہ دستخطی بے ضابطگیوں کی جانچ کے سلسلے میں گرفتاری سے تحفظ حاصل کرنے کیلئے چہارشنبہ کے روز کلکتہ ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ بنرجی نے سی آئی ڈی کے جاری کردہ نوٹس کو چیلنج کیا ہے اور ایجنسی کی طرف سے کسی بھی تعزیری کارروائی بشمول گرفتاری سے قانونی تحفظ مانگا ہے۔ اس معاملے کی سماعت جمعہ کے روز جسٹس اپورب سنہارائے کی بنچ کے روبرو ہونے کا امکان ہے۔ عدالت نے انہیں درخواست دائر کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ تنازعہ اس خط کو لے کر پیدا ہوا ہے جو ترنمول کانگریس قانون ساز پارٹی کی جانب سے اسمبلی میں اہم عہدوں کیلئے پارٹی رہنماؤں کے نام تجویز کرتے ہوئے پیش کیا گیا تھا۔ اس خط میں شھوبھن دیو چٹوپادھیائے کو قائدِ اپوزیشن، اسیم پاترا اور نینا بندوپادھیائے کو ڈپٹی لیڈر اور فرہاد حکیم کو چیف وہپ مقرر کرنے کی سفارش کی گئی تھی۔ الزام ہے کہ اس دستاویز میں کئی دستخط یا تو موجود نہیں تھے یا ان میں بے ضابطگیاں پائی گئیں۔ ذرائع کے مطابق خط میں 70 ارکانِ اسمبلی کے نام درج تھے، لیکن ان میں سے کم ازکم 14 نام صرف بڑے حروف میں لکھے گئے تھے اور ان کے ساتھ دستخط موجود نہیں تھے۔ بعض دیگر دستخطوں کی صداقت پر بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے معاملے کی جانچ سی آئی ڈی کے سپرد کر دی۔ چونکہ ابھیشیک بنرجی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری ہیں، اس لیے خط پر ان کے دستخط بھی موجود تھے۔ سی آئی ڈی حکام ہفتے کے روز ان کی رہائش گاہ پر پہنچے تھے اور انہیں تحقیقات میں تعاون کیلئے نوٹس دیتے ہوئے پیر کے روز بھوانی بھون میں واقع سی آئی ڈی ہیڈکوارٹر میں حاضر ہونے کو کہا تھا۔ تاہم مسٹر بنرجی مقررہ تاریخ پر تحقیقاتی ایجنسی کے سامنے پیش نہیں ہوئے اور مبینہ طور پر مزید وقت کی درخواست کی تھی۔ بدھ کے روز انہوں نے سی آئی ڈی کے نوٹس کو چیلنج کرتے ہوئے اور گرفتاری سے تحفظ کی درخواست کے ساتھ ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی۔ اس سے قبل بھی وہ اشارہ دے چکے تھے کہ ایجنسی کی کارروائی کے خلاف قانونی راستہ اختیار کریں گے۔

آدیواسیوں کے پاس جاکر ان کے مسائل کو سمجھنا ہوگا: صدر جمہوریہ

اس کے بعد ہی آدیواسیوں کی ہمہ جہت ترقی کے منصوبے حکومتی سطح پر بنائے جاسکیں گے

نئی دہلی: صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمو نے چہارشنبہ کو کہا کہ قبائلیوں کی ہمہ جہت ترقی اور حکومت کی اسکیمیں ان تک بہتر طریقے سے پہنچانے کے لیے حکام کو ان کے پاس جاکر ان کے مسائل کو سمجھنا ہوگا۔ محترمہ مرمو نے یہاں انٹیگریٹڈ ٹرائبل ڈیولپمنٹ ایجنسی (آئی ٹی ڈی اے) اور انٹیگریٹڈ ٹرائبل ڈیولپمنٹ پروجیکٹ (آئی ٹی ڈی پی) سے جڑے حکام کی قومی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں کہا کہ افسران گاؤں گاؤں جاکر آدیواسیوں سے ملیں اور ان کے ساتھ گھل مل کر ان کے مسائل کو سمجھیں، تبھی وہ حقیقتوں سے واقف ہوسکیں گے۔ اس کے بعد ہی آدیواسیوں کی ہمہ جہت ترقی کے منصوبے حکومتی سطح پر بنائے جاسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آدیواسی کھل کر اپنی تکلیفیں اور مسائل لوگوں کو نہیں بتاتے۔ ان کے ساتھ گھل مل کر ہی ان کی پریشانیاں سمجھی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے آدیواسیوں کو تعلیم اور مناسب غذائیت کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے تن من سے تعاون دینے کا حکام سے سچے دل سے مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ

آدیواسی بہت خودداری (عزتِ نفس) کے ساتھ جیتے ہیں، ان کے پاس دولت نہیں ہوگی، ان کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوگا لیکن وہ اپنی خودداری سے سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ وہ ہمیشہ چاہتے ہیں کہ ان کی خودداری پر کوئی آنچ نہ آئے۔ اس لیے ان کے پاس جاکر اور ان سے گھل مل کر ہی ان کی مشکلات سمجھی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکام کو یہ یقینی بنانا چاہیے کہ ہر حاملہ آدیواسی خاتون کو مناسب غذائیت ملے۔ ہر آدیواسی لڑکے اور لڑکی کو اسکول جانے کی سہولیات ملیں اور ہر آدیواسی کو وقار کے ساتھ روزگار حاصل ہو۔ صدر جمہوریہ نے کہا کہ آدیواسی اپنی ثقافت کے تعلق سے بہت حساس رہتے ہیں، لہٰذا ترقیاتی منصوبے بناتے وقت یہ دھیان رکھا جانا چاہیے کہ ان کی ثقافت کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ آدیواسیوں میں کھیل کی بہت سی صلاحیتیں موجود ہیں، ضرورت انکی حوصلہ افزائی کرکے آگے لانے کی ہے۔ کئی کھیلوں کے مقابلوں سے یہ ثابت بھی ہوچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرکے ہی کسی بھی برادری کی ترقی کی جاسکتی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

جھارکھنڈ کے پلامو میں کوئلے سے لدی ٹرین کے 15 ڈبے پٹری سے اترے، ریل خدمات متاثر

جھارکھنڈ کے پلامو ضلع میں جمعرات کو کوئلے سے لدی ایک مال بردار ٹرین حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں اس کے کم ازکم 15 ڈبے پٹری سے اتر گئے۔ حادثے کے بعد ڈالٹن گنج اور گڑھوا روڈ جنکشن کے درمیان ریل آمدورفت متاثر ہوئی، جبکہ کئی مسافر ٹرینوں کو منسوخ کرنے، راستہ تبدیل کرنے یا منزل تک پہنچنے سے پہلے روکنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ ریلوے حکام کے مطابق حادثے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ ریلوے کے مطابق یہ حادثہ دوپہر تقریباً ایک بجے راجہرا ریلوے اسٹیشن کے قریب پیش آیا، جو مشرق وسطی ریلوے کے دھنباد ڈویژن کے تحت واقع ہے۔ ابتدائی معلومات کے مطابق مال بردار ٹرین کے لیے راستہ تبدیل کیے جانے کے دوران اس کے 15 ڈبے پٹری سے اتر گئے، جس سے اس اہم ریلوے سیکشن پر ٹرینوں کی نقل وحرکت بری طرح متاثر ہوئی۔ مشرق وسطی ریلوے کی چیف پبلک ریلیشنز افسر سرسوتی چندرا نے بتایا کہ حادثے کا شکار ہونے والی ٹرین کوئلے سے بھری ہوئی تھی۔ ان کے مطابق اس روٹ پر طویل فاصلے کی مال بردار ٹرینیں چلتی ہیں اور حادثے کے وقت بھی بڑی تعداد میں ڈبوں پر مشتمل ریل گاڑیاں اس سیکشن سے گزر رہی تھیں۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ریلوے کے انجینئرنگ، آپریشن اور بحالی سے متعلق عملے کو موقع پر روانہ کردیا گیا۔ راجہرا ریلوے اسٹیشن کے اسٹیشن منیجر اندرجیت رام نے بتایا کہ پٹری سے اترے ڈبوں کو ہٹانے اور ٹریک کی مرمت کا کام فوری طور پر شروع کردیا گیا۔ بھاری مشینری اور خصوصی ریلیف ٹیموں کی مدد سے متاثرہ حصے کو جلد ازجلد بحال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے تاکہ ریل خدمات معمول پر لائی جاسکیں۔ حادثے کے باعث رانچی۔ساسارام ایکسپریس کو منسوخ کردیا گیا، جبکہ رانچی۔چوپن ایکسپریس، گوموہ۔چوپن مسافر ٹرین اور برکا کانا۔ڈیہری آن سون مسافر ٹرین کو راستے میں روک دیا گیا۔ اس کے علاوہ ہٹیہ۔آنند وہار ایکسپریس، رانچی۔دہلی راجدھانی ایکسپریس، پلامو ایکسپریس اور شکتی پنج ایکسپریس سمیت کئی اہم ٹرینوں کے راستے تبدیل کیے گئے۔ ریلوے حکام نے کہا ہے کہ حادثے کی وجوہات جاننے کے لیے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ مسافروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ سفر سے قبل اپنی ٹرین کی تازہ صورتحال معلوم کرلیں۔ بحالی کا کام مکمل ہونے تک اس ریلوے سیکشن پر ٹرینوں کی آمدورفت جزوی طور پر متاثر رہنے کا امکان ہے۔

راہل گاندھی کی آج کوٹ دوار میں 'محمد دیپک' سے ملاقات

نئی دہلی: لوک سبھا کے اپوزیشن لیڈر راہول گاندھی 4 جون کو اتراکھنڈ کے دورے پر جائیں گے۔ اپنے اس دورے کے دوران وہ کوٹ دوار میں محمد دیپک سے ملاقات کریں گے۔ ذرائع کے مطابق یہ ملاقات غیر سیاسی نوعیت کی ہوگی اور اس کے لیے تقریباً ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق راہول گاندھی کوٹ دوار پہنچنے کے بعد محمد دیپک کے جم کی رکنیت بھی حاصل کریں گے۔ اس پروگرام کو کانگریس کی جانب سے ایک سماجی ملاقات قرار دیا جارہا ہے۔ محمد دیپک رواں سال جنوری میں اس وقت خبروں میں آئے تھے جب کوٹ دوار میں ایک دکان پر ہونے والے تنازعے کے دوران انہوں نے مبینہ طور پر ایک معمر دکاندار کا دفاع کیا تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ اسی موقع پر انہوں نے اپنا تعارف محمد دیپک کے نام سے کروایا، جس کے بعد یہ معاملہ سوشل میڈیا اور مختلف نیوز پلیٹ فارمز پر موضوعِ بحث بن گیا۔

شکست کے بعد منعقدہ پہلی میٹنگ میں ہی بغاوت کی رکھ دی گئی تھی بنیاد

سندیپن ساہا کے مطابق جب وہ پارٹی میٹنگ میں شامل ہوئے تو تمام اراکین اسمبلی کو ہدایت جاری کی گئی کہ ابھیشیک بنرجی کے بارے میں کوئی بھی تنقیدی لفظ کہنے کی اجازت نہیں ہوگی

مغربی بنگال میں ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) کو اپنا وجود بچانے کا چیلنج درپیش ہے۔ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ٹی ایم سی کے 80 اراکین اسمبلی میں سے 60 نے پارٹی سے بغاوت کردی ہے۔ بنگال انتخاب میں ملنے والی شکست کے بعد اراکین اسمبلی کی بغاوت کی آخر کیا وجہ رہی، اس کا انکشاف اب پارٹی سے نکالے گئے لیڈر سندیپن ساہا نے کردیا ہے۔ سندیپن ساہا نے بتایا کہ ٹی ایم سی میں باقاعدہ طور پر بغاوت کی بنیاد انتخابی نتائج آنے کے بعد 6 مئی کو ہونے والی پارٹی میٹنگ میں ہی پڑگئی تھی۔ انہوں نے پارٹی کے اندرونی طریقۂ کار اور قیادت پر سنگین سوالات اٹھائے۔ ٹی ایم سی سے نکالے گئے رکن اسمبلی سندیپن ساہا نے بتایا کہ اس پورے واقعہ کا 'ٹریگر پوائنٹ' انتخاب میں پارٹی کی شکست کے بعد آیا۔ انہوں نے کہا کہ جب وہ پارٹی کی میٹنگ میں شامل ہوئے تو تمام اراکین اسمبلی کو ہدایت جاری کی گئی کہ ابھیشیک بنرجی کے بارے میں کوئی بھی تنقیدی لفظ کہنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اس کے بجائے انہیں ہدایت دی گئی کہ ابھیشیک بنرجی نے غیر معمولی طور پر شاندار کارکردگی کیا ہے اور سب کو کھڑے ہوکر تالیاں بجانی ہوں گی۔ اس میں ایسے اراکین اسمبلی بھی شامل تھے جو تب سے اسمبلی میں

خدمات انجام دے رہے ہیں، جب شاید ابھیشیک بنرجی اسکول میں پڑھ رہے تھے۔ انہیں بھی کھڑے ہوکر تالیاں بجانے پر مجبور کیا گیا۔" سندیپن ساہا نے مزید کہا کہ "فطری طور پر ایسے واقعات دل میں بے چینی پیدا کرتے ہیں۔ آج جب لوگوں کو اس رویے کو خارج کرنے کا موقع ملا ہے تو وہ بالکل وہی کررہے ہیں۔" انہوں نے پارٹی کے 60 باغی اراکین اسمبلی کے متعلق کہا کہ کچھ ایسے اراکین اسمبلی تھے جو اپوزیشن لیڈر کے انتخاب کے وقت موجود نہیں تھے، لیکن ان کے نام جلی حروف میں درج کردیے گئے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "اگر اسے اخلاقیات کے نظریہ سے دیکھا جائے تو سوال اٹھتا ہے کہ جب آپ کے پاس پہلے سے ہی ضروری تعداد تھی تب بھی آپ نے اپنے اس طرح کا طریقۂ کار کیوں اپنایا۔ اس سے ہم تمام کے دلوں میں شک پیدا ہوا۔" سندیپن کے مطابق جب انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے اس پر اعتراض کیا تو اسپیکر کو ایک باضابطہ خط سونپا گیا۔ اس کے بعد اسپیکر نے معاملے کی تحقیقات کا حکم دیا۔ ٹی ایم سی سے نکالے گئے سندیپن ساہا نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "جیسے ہی تحقیقات شروع ہوئی ایسے ثبوت سامنے آنے لگے جو ان الزامات کی تصدیق کرتے تھے۔ اس کے بعد دیگر اراکین اسمبلی بھی ہم سے رابطہ کرنے لگے۔ باہمی مشورے کے بعد باغی اراکین اسمبلی نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر انہیں اسمبلی کے اندر مؤثر طریقے سے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں اور اپنے اپنے انتخابی حلقوں کے لوگوں کی خدمت کرنی ہے تو انہیں ایک الگ گروپ بنانا ہوگا۔"

ہوائی اڈہ پر حجاج کرام کا سامان نہ ملنے سے افراتفری

حجاج کرام کو پریشانی کا سامنا، حج کمیٹی کی لاپروائی کا نتیجہ، ائیر پورٹ پر حجاج کرام کو حج کمیٹی کی سامان بھیجنے کی یقین دہانی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی حج کمیٹی آف انڈیا کی لاپروائی کے سبب ممبئی ہوائی اڈہ پر حجاج کرام کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا مکہ معظمہ جدہ میں حجاج کرام کا سامان بیگیج کو جمع کرنے کے بعد ان کا سامان اب غائب ہے جس کے سبب ممبئی ہوائی اڈہ پر حجاج کرام نے حج کمیٹی کے انتظامات پر سوال اٹھائے ہیں اور کہا ہے کہ یکم مئی کو حج کمیٹی نے سامان جمع کیا تھا لیکن اب تک ممبئی سامان نہیں پہنچا ہے۔ حج کمیٹی کی بدنظمی کے سبب مہاراشٹر اور ملک کے حجاج کرام کو دشواریوں کا سامنا ہے۔ بھوپال، بھساول، اورنگ آباد، مالیگاؤں سمیت ممبئی کے حجاج کرام کو سامان میسر نہ ہونے کے سبب ائیر پورٹ پر افراتفری کے ساتھ حاجیوں میں اضطراب پایا جارہا ہے جبکہ حجاج کرام نے حج کمیٹی پر بدنظمی کا الزام عائد کیا۔ حاجی نذر عالم نے کہا کہ یکم مئی کو ہی حجاج کا سامان جمع کرلیا گیا تھا لیکن جب ہم ائیر پورٹ پہنچے کو سامان نہیں پہنچا ہمیں یہ یقین دلایا گیا تھا کہ سامان ائیر پورٹ پہنچ جائے گا لیکن اب تک سامان کا کوئی پتہ ٹھکانہ نہیں ہے۔ سامان نہ ملنے کی وجہ سے حجاج کرام افراتفری کا شکار ہو گئے اور ممبئی ایئرپورٹ پر ہنگامہ بپا ہو گیا۔ اللہ کی مہمانوں کا سامان نہ ملنے سے ممبئی میں اضطراب پایا جارہا ہے۔ حج کمیٹی آف انڈیا نے یکم مئی کو ان کا سامان جمع کیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ ان کا سامان انہیں ممبئی ایئرپورٹ پر پہنچا دیا جائے گا۔ جب حجاج کرام ممبئی ایئرپورٹ پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ ان کا سامان ابھی نہیں پہنچا اور ان کا سامان ان کے گھروں تک پہنچا دیا جائے گا۔ مہاراشٹر کے مختلف حصوں مثلاً مالیگاؤں، اورنگ آباد، دھولیہ، جالنا، امراوتی، ناگپور سے حجاج کرام ممبئی کے ہوائی اڈے پر پہنچے تھے اور انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ان کا سامان محفوظ ہے اور انہیں کب ملے گا؟ ممبئی ایئرپورٹ پر حاجیوں کا ہنگامہ بدستور جاری ہے حج کمیٹی انتظامیہ نے ائیر پورٹ پر حجاج کرام کو بتایا ہے کہ ان کا بیگیج محفوظ ہے اور جلد ہی سامان انہیں موصول ہوگا ممبئی میں حجاج کرام کا سامان نہ ملنے پر حجاج کرام میں ناراضگی ہے جبکہ حج کمیٹی کی بدنظمی کے سبب ہزاروں حجاج کرام پریشان ہے۔

بھیونڈی روڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب ۲۵۸ جھونپڑوں پر ریلوے کا بلڈوزر

ریلوے کی زمین پر قائم اس بستی کے خلاف کی گئی کارروائی کے نتیجے میں سیکڑوں افراد بے گھر، متبادل رہائش کے بغیر انہدامی کارروائی پر سخت ناراضگی۔

سینٹرل ریلوے انتظامیہ نے بدھ کے روز بھیونڈی روڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب انجور پھاٹا علاقے میں واقع لکشمن نگر جھونپڑپٹی میں بڑے پیمانے پر انسدادِ تجاوزات مہم چلاتے ہوئے ۲۵۸ جھونپڑیوں کو منہدم کر دیا۔ ریلوے زمین پر قائم اس بستی کے خلاف کی گئی کارروائی کے نتیجے میں سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے، جبکہ متاثرین اور مقامی نمائندوں نے متبادل رہائش کے بغیر انہدامی کارروائی پر سخت ناراضی ظاہر کرتے ہوئے فوری بازآبادکاری کا مطالبہ کیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق دیوا–وسئی ریلوے لائن سے متعلق جاری منصوبوں اور ریلوے انفراسٹرکچر کی توسیع کے لیے زمین خالی کرانے کی غرض سے یہ کارروائی انجام دی گئی۔ ریلوے حکام نے جے سی بی مشینوں کی مدد سے جھونپڑیوں کو منہدم کیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کارروائی سے قبل مکینوں کو ایک ماہ پہلے نوٹس جاری کیا جا چکا تھا اور انہیں جگہ خالی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ رہنال گرام پنچایت حدود میں واقع لکشمن نگر بستی گزشتہ تقریباً ۴۰ برسوں سے آباد تھی۔ یہاں رہنے والے خاندانوں کو گرام پنچایت کی جانب سے بجلی، پینے کے پانی اور دیگر بنیادی سہولیات فراہم کی جا رہی تھیں۔ بستی میں آنگن واڑی مرکز بھی قائم تھا جس سے یہ علاقہ ایک مستقل آبادی کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ مقامی ذرائع کے مطابق یہاں زیادہ تر آدیواسی اور خانہ بدوش برادریوں کے افراد رہائش پذیر تھے جو برسوں سے اسی مقام پر زندگی گزار رہے تھے۔ انہدامی کارروائی کے بعد متعدد خاندان کھلے آسمان تلے آنے پر مجبور ہو گئے۔ متاثرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ انہیں نوٹس موصول ہوا تھا، تاہم متبادل رہائش یا بازآبادکاری کے بارے میں کوئی واضح انتظام نہیں کیا گیا۔ ان کا موقف ہے کہ طویل عرصے سے یہاں مقیم خاندانوں کو مناسب متبادل فراہم کئے بغیر بے دخل کرنا انصاف کے تقاضوں کے منافی ہے۔ رہنال گرام پنچایت کے سابق سرپنچ راجندر بھوئیر نے کارروائی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ بستی میں رہنے والے افراد انتہائی کمزور معاشی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں جن میں بیوہ خواتین، معذور افراد اور یومیہ مزدوری کرنے والے خاندان شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقامی سطح پر ان کی بازآبادکاری کے لیے کوششیں جاری تھیں، لیکن اس سے قبل ہی جھونپڑیوں کو منہدم کر دیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مانسون کی آمد قریب ہے اور شدید گرمی بھی ہے۔ ان حالات میں سینکڑوں خاندانوں کو بے گھر کرنا انسانی ہمدردی کے اصولوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت اور ریلوے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ متاثرہ خاندانوں کی فوری بازآبادکاری کو یقینی بنایا جائے اور انہیں مناسب متبادل رہائش فراہم کی جائے تاکہ ان کی زندگی مزید مشکلات کا شکار نہ ہو۔

دہرے غم میں مبتلا خاندان کی شری کانت شندے کی طرف سے امداد

بیٹے کی موت پر انصاف کیلئے شری کانت شندے سے ملنے پہنچے باپ کی ہارٹ اٹیک سے موت ہوگئی تھی

ضلع بیڑ کے تعلقہ کیج میں ایک غمزدہ خاندان پر وقت کی دہری مار پڑی تھی جب اپنے بیٹے کی موت پر رکن پارلیمان ڈاکٹر شری کانت شندے کے پاس پہنچے رسول غفور سید خود ہارٹ اٹیک کے سبب فوت ہو گئے۔ اس واقعے سے خود شری کانت شندے کو پہنچا تھا اور وہ رسول غفور کے اہل خانہ سے ملنے ان کے گھر پہنچے تھے۔ انہوں نے نہ صرف تعزیت کی بلکہ ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا تھا۔ اب شری کانت شندے نے رسول غفور سید کیلئے باقاعدہ امداد پہنچائی ہے اور ان کے بچوں کی تعلیم کا ذمہ اٹھانے کا اعلان کیا ہے۔ اطلاع کے مطابق بیڑ ضلع کے کیج تعلقے میں رہنے والے رسول غفور سید کے جوان بیٹے کا تقریباً ۱۰ روز قبل انتقال ہو گیا تھا، جسکے باعث خاندان پہلے ہی شدید غم میں مبتلا تھا۔ اسی دوران شیوسینا (شندے) کے رکن پارلیمان شری کانت شندے کیج آئے ہوئے تھے۔ رسول غفور سید اپنے بیٹے کی وفات کے معاملے میں مدد اور انصاف کی امید لے کر شری کانت شندے سے ملاقات کیلئے کیج پہنچے لیکن ملاقات سے قبل ہی انہیں اچانک دل کا دورہ پڑا۔ انہیں فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم ڈاکٹروں کی کوششوں کے باوجود ان کی جان نہ بچائی جا سکی۔ یوں مختصر عرصے کے اندر خاندان اپنے دو اہم افراد سے محروم ہو گیا، جسکے باعث اہل خانہ خانہ شدید صدمے اور مشکلات کا شکار ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی شری کانت شندے نے مرحوم کے گھر جا کر اہل خانہ سے ملاقات کی۔ انہیں تعزیت پیش کی اور ہر ممکن مدد کا یقین دلایا۔ شندے نے کہا کہ خاندان خود کو تنہا نہ سمجھے۔ مشکل کی اس گھڑی میں وہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر ۵ لاکھ روپے کی مالی امداد فراہم کرنے کا اعلان کیا اور مرحوم کے بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے کی یقین دہانی بھی کروائی۔ اطلاع کے مطابق حال ہی میں شری کانت شندے نے اپنے کارکنان کے ہاتھوں اس غریب خاندان تک اپنی جانب سے امداد پہنچائی۔

ای ڈی کا سلیم ڈولا کے خلاف کریک ڈاؤن 3.1 کروڑ کی جائیدادیں منجمد

سلیم اسماعیل ڈولا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تلاشی و سرچ آپریشن میں سلیم ڈولا کے منظم منشیات کے نیٹ ورک کا احاطہ کیا گیا ہے

ممبئی ڈائریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ (ای ڈی) ممبئی زونل آفس نے ۲ مئی اور ۳ مئی کو ممبئی، سورت، انکلیشور اور راجکوٹ بھر میں 21 مقامات پر منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (PMLA)، 2002 کے تحت ٹرانسنگ آرگنائزڈ کمپنی کے خلاف تحقیقات کے سلسلے میں تلاشی کی کارروائیاں کیں۔ سلیم اسماعیل ڈولا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تلاشی وسرچ آپریشن میں سلیم ڈولا کے منظم منشیات کے نیٹ ورک کا احاطہ کیا گیا ہے جس میں سنڈیکیٹ کے سرے سے آخر تک مالی معاملات ملوث افراد شامل ہیں جن میں پیشگی کیمیکل سپلائی کرنے والے، کیمیکل کے تاجر، مصنوعی منشیات میفیڈرون (ایم ڈی) کے مینوفیکچررز/ڈسٹری بیوٹرز، ہوالا آپریٹرز اور کروڑوں روپے مالیت کی بے نامی جائیداد رکھنے والے افراد شامل ہیں۔ اس کے مطابق، سرچ آپریشن میں غیر قانونی سپلائی چین اور منی لانڈرنگ ایکو سسٹم کے اہم روابط کو نشانہ بنایا ہے تاکہ سنڈیکیٹ کی آپریشنل صلاحیتوں اور مالیاتی انفراسٹرکچر کو نمایاں طور پر متاثر کیا جا سکے۔ تلاشی کے نتیجے میں نقدی، غیر ملکی کرنسی، سونے کے زیورات، اور تقریباً 1.33 کروڑ روپے مالیت کے بینک بیلنس ضبط اور منجمد کر دیے گئے۔ غیر ملکی کرنسی کے ساتھ 2 USD 200,مزید برآں، بھارت اور دبئی میں واقع کئی کروڑ روپے کی غیر منقولہ جائیدادوں سے متعلق دستاویزات برآمد کیے گئے، جو منشیات کے منظم سنڈیکیٹ کی آمدنی سے کی گئی کافی سرمایہ کاری کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس معاملے کی تحقیقات ممبئی میں مختلف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذریعہ سلیم ڈولا اور دیگر کے خلاف نشہ آور ادویات اور سائیکوٹراپک مادوں کی غیر قانونی اسمگلنگ سے متعلق جرائم میں درج متعدد ایف آئی آر کی بنیاد پر شروع کی گئی تھیں۔ اب تک کی تحقیقات میں ایک انتہائی منظم بین الاقوامی مجرمانہ نیٹ ورک کے وجود کا انکشاف ہوا ہے جو پیشگی کیمیکلز کی خریداری، میفیڈرون (MD) کی خفیہ تیاری، منشیات کی بین الاقوامی نقل و حمل اور تقسیم، نشہ آور اشیاء کی بین الاقوامی اسمگلنگ، جرائم کی آمدنی کو جمع کرنے اور قابل عمل چینلز کے ذریعے حاصل کرنے میں مصروف ہے۔ ساتھیوں اور دیگر افراد کے نام پر اثاثے بھی موجود ہے مزید تفتیش جاری ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے انڈرورلڈ ڈان داؤد ابراہیم کے قریبی اور منشیات کے اسمگلر محمد سلیم اسماعیل ڈوالا (سلیم ڈولا) کے بین الاقوامی ڈرگ سنڈیکیٹ کے خلاف بڑے کریک ڈاؤن میں 1.33 کروڑ روپے کے مالی اثاثے منجمد اور ضبط کر لیے ہیں۔ منی لانڈرنگ ایکٹ (PMLA) کے تحت کی گئی اس کارروائی میں مہاراشٹر اور گجرات کے 20 سے زائد مقامات پر چھاپے مارے گئے۔

مہاراشٹر اے ٹی ایس کا پاکستان میں مقیم ہینڈلر شہزاد بھٹی کے حامیوں کے خلاف کریک ڈاؤن

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ناندیڑ میں اے ٹی ایس کی کارروائی، شہزاد بھٹی کے حامیوں سے باز پرس، پربھنی سے بھی نوجوان حراست میں لئے گئے۔ مہاراشٹر میں پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی اور انڈورلڈ ڈان شہزاد بھٹی کے ریاست میں نیٹ ورک کو مہاراشٹر اے ٹی ایس نے بے نقاب کرنے کے ساتھ مشتبہ اراکین سے باز پرس بھی شروع کردی ہے اس کے علاوہ اس کے حامیوں اور سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر بھی اے ٹی ایس کی نظر ہے شہزاد بھٹی کے حامیوں کے خلاف اے ٹی ایس کا کریک ڈاؤن جاری ہے۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس نے ناندیڑ شہر میں کچھ مشتبہ افراد سے پوچھ گچھ کی سوشل میڈیا پر یہ اطلاع ملنے کے بعد کہ پاکستان میں مقیم ہینڈلر شہزاد بھٹی کے کچھ حامی ملک مخالف سرگرمیوں میں ملوث ہیں اے ٹی ایس ٹیم نے ناندیڑ شہر میں اس کے کچھ حامیوں کو زیر حراست لے کر تفتیش کے ساتھ تلاشی لی۔ یہ کارروائی ناندیڑ اے ٹی ایس نے بدھ 3 جون کو شہر کے مختلف حصوں میں کی تھی۔ ناندیڑ اور پربھنی کے نوجوانوں سے پوچھ گچھ کی گئی لیکن ان موجوانوں کا کوئی براہ راست تعلق نہیں تھا اور پوچھ گچھ کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا اے ٹی ایس نے شہزاد بھٹی سے تعلقات کے الزام میں اس سے قبل ۷۵ افراد کو زیر حراست لیا تھا اور ریاست کے ۹ اضلاع میں بیک وقت چھاپہ کارروائی کی تھی اور شہزاد بھٹی کنکشن کو بے نقاب کر کے ان نوجوانوں سے بھی باز پرس کی تھی بعد ازاں انہیں بھی رہا کر دیا گیا تھا شہزاد بھٹی، پاکستانی خفیہ ایجنسی اور داؤد ابراہیم ڈی کمپنی کا منا جھنگاڑہ نے ہندوستان میں تخریبی کارروائی کی سازش کی ہے جس کے بعد اے ٹی ایس نے ریاست بھر میں تلاشی مہم شروع کررکھی ہے اس معاملہ میں دلی اسپیشل سیل کے اب تک ۱۰ ملزمین کو گرفتار کیا ہے جو دلی اور ممبئی میں بم دھماکوں کی سازش کو انجام دینے کی کوشش کررہے تھے۔ مہاراشٹر اینٹی ٹیررازم اسکواڈ نے حال ہی میں پاکستان میں مقیم گینگسٹر اور مبینہ آئی ایس آئی ہینڈلر شہزاد بھٹی اور اس کے نیٹ ورک کے خلاف ریاست بھر میں ایک بڑا کریک ڈاؤن کیا ہے۔ مہاراشٹر اے ٹی ایس نے ریاست کے مختلف شہروں میں 40 سے زائد مقامات پر بیک وقت چھاپے مارے۔ ان چھاپوں میں ممبئی، پونے، ناگپور، ناسک، اکولا، ناندیڑ، جلگاؤں، میرا روڈ اور نالاسوپارہ جیسے اہم علاقے شامل تھے۔

مالیگاؤں پولس کی چوروں کے خلاف بڑی کارروائی

دو درجن مسروقہ موٹر سائیکلیں برآمد، چار ملزمین گرفتار

مالیگاؤں: (نامہ نگار) مالیگاؤں شہر اور مضافاتی علاقوں میں گزشتہ کئی مہینوں سے موٹر سائیکل چوری کی مسلسل بڑھتی ہوئی وارداتوں نے عوام کا جینا دوبھر کر دیا تھا۔ شہری اپنی گاڑیاں گھروں کے باہر، مارکیٹوں میں، دفاتر کے سامنے اور تعلیمی اداروں کے اطراف کھڑی کرنے سے خوفزدہ ہو چکے تھے۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ موٹر سائیکل چوری کی نئی شکایات سامنے آرہی تھیں اور لوگ یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ آخر ان وارداتوں کے پیچھے کون سا منظم گروہ سرگرم ہے جو قانون کی گرفت سے مسلسل بچتا آرہا ہے۔ متاثرہ شہریوں میں مزدور، ملازمین، طلبہ، تاجر اور روزمرہ زندگی میں موٹر سائیکل پر انحصار کرنے والے عام لوگ شامل تھے۔ کسی کی موٹر سائیکل اس کی روزی روٹی کا ذریعہ تھی تو کسی کیلئے تعلیم حاصل کرنے کا واحد وسیلہ۔ چوری کی ایک واردات صرف ایک گاڑی کا نقصان نہیں بلکہ ایک پورے خاندان کیلئے پریشانی، مالی بحران اور ذہنی اذیت کا سبب بن رہی تھی۔ ایسے میں پوارواڑی پولس نے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کا عزم کیا۔ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولس سورج گنجال کی رہنمائی میں خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی جس نے دن رات محنت کرتے ہوئے خفیہ معلومات جمع کیں، مشتبہ افراد کی نقل وحرکت پر نظر رکھی اور تکنیکی شواہد کی بنیاد پر تفتیش کا دائرہ وسیع کیا۔ پولس اہلکاروں نے کئی دنوں تک مسلسل نگرانی، چھاپے اور خفیہ کارروائیاں انجام دیں جن کے نتیجے میں ایک بڑے موٹر سائیکل چور گروہ کا پردہ فاش ہو گیا۔ پولس کی جانب سے کی گئی اس بڑی کارروائی کے دوران چار ملزمین کو گرفتار کیا گیا جبکہ ان کے قبضے سے تقریباً دو درجن چوری شدہ موٹر سائیکلیں برآمد کی گئیں۔ برآمد شدہ گاڑیوں کی مالیت لاکھوں بتائی جارہی ہے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق ملزمین مختلف علاقوں میں ریکی کرتے تھے، سنسان مقامات یا بھیڑ بھاڑ والے علاقوں میں کھڑی موٹر سائیکلوں کو نشانہ بناتے تھے اور واردات کے فوراً بعد گاڑیوں کو دوسری جگہ منتقل کر دیا کرتے تھے تاکہ ان کا سراغ نہ لگایا جا سکے۔ پولس ذرائع کے مطابق گرفتار ملزمین ایک منظم انداز میں کام کرتے تھے۔ واردات سے قبل علاقے کی مکمل معلومات حاصل کی جاتی تھیں اور موقع ملتے ہی چند منٹوں میں موٹر سائیکل غائب کردی جاتی تھی۔ بعض گاڑیوں کو فروخت کرنے جبکہ بعض کے پرزے الگ کر کے مختلف مقامات پر سپلائی کرنے کی بھی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ تاہم پولس کی بروقت اور مؤثر کارروائی نے ان کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ پریس کانفرنس کے دوران ایڈیشنل ایس پی سورج گنجال نے اس کامیاب کارروائی کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ پولس کی اولین ترجیح ہے اور جرائم پیشہ عناصر کو کسی بھی صورت بخشا نہیں جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ موٹر سائیکل چوری کے بڑھتے ہوئے واقعات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے خصوصی تفتیشی ٹیم کو ذمہ داری سونپی گئی تھی جس نے قابل تعریف کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

سونا بیچنے کی رپورٹوں کی آر بی آئی نے تردید کردی

ممبئی: ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے غیر ملکی میڈیا میں آنے والی ان رپورٹوں کی سخت تردید کی ہے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ مرکزی بینک نے غیر ملکی زرِ مبادلہ کے ذخائر (فاریکس ریزرو) میں کمی کو روکنے کیلئے بھاری مقدار میں سونا بیچا ہے۔ مرکزی بینک نے چہارشنبہ کے روز ایک پریس ریلیز میں کہا کہ یہ رپورٹیں ''درست نہیں ہیں''۔ بینک نے واضح کیا کہ وہ ہر ماہ اپنے پاس موجود فزیکل گولڈ کے اعداد وشمار جاری کرتا ہے۔ پریس ریلیز میں وضاحت کی گئی ہے کہ مئی میں جاری ہونے والی آخری رپورٹ اس کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے، اور اس کا لنک بھی شیئر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی صاف کیا گیا ہے کہ آج کی تاریخ میں بھی سونے کے ذخائر 880.52 ٹن پر برقرار ہیں، جتنے مئی میں جاری کردہ اپریل کے مہینے کی رپورٹ میں تھے۔ مئی میں جاری ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ 3 اپریل کو ختم ہونے والے ہفتے میں مرکزی بینک کے سونے کے ذخائر میں 180 کلوگرام کا اضافہ ہوا تھا، جس سے یہ مارچ کے 880.34 ٹن سے بڑھ کر 880.52 ٹن پر پہنچ گیا تھا۔

مالیگاؤں: قہقہوں کی بارش، محفلِ طنز ومزاح کا یادگار اور کامیاب انعقاد

مالیگاؤں: (نامہ نگار) ادب، شگفتگی اور خوش مزاجی کے حسین امتزاج سے سجی ایک یادگار شام اُس وقت اپنے عروج کو پہنچی جب کل شب دس بج کر دس منٹ پر اسکس لائبریری ہال میں اسکس لائبریری کے زیرِ اہتمام، زندہ دلانِ مالیگاؤں اور مالیگاؤں آرٹس وکلچرل ایسوسی ایشن کے اشتراک سے محفلِ طنز ومزاح سلسلہ نمبر 17 نہایت شان وشوکت اور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئی۔ یہ محفل نہ صرف ہنسی اور مسرت کے چراغ روشن کرنے میں کامیاب رہی بلکہ حاضرین کے دلوں میں ادب کی محبت اور باہمی یگانگت کے جذبات کو بھی تازگی بخش گئی۔ محفل کا آغاز ناظمِ محفل رضوان ربانی کی پُرسوز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جس نے پورے ماحول کو روحانی کیفیت سے سرشار کر دیا۔ اس کے بعد عبدالماجد انصاری نے اپنے مخصوص انداز میں ادبی ومزاحیہ لطائف پیش کر کے محفل کو ابتدا ہی سے زندہ دلی اور خوشگوار فضا سے آشنا کر دیا۔ حاضرین کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں اور ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔ تبرک کے طور پر عمران جمیل نے برصغیر کے ممتاز طنز ومزاح نگار عطاء الحق قاسمی کا مختصر مگر جامع تعارف پیش کیا اور اُن کا شہرۂ آفاق انشائیہ ''ہنسنے والا بوڑھا'' انتہائی دلنشیں انداز میں سنایا۔ ان کی شگفتہ پیشکش نے سامعین کو نہ صرف محظوظ کیا بلکہ قہقہوں کے ساتھ ساتھ فکر و تدبر کی دنیا میں بھی لے گئی۔ حاضرین بار بار داد وتحسین پیش کرتے رہے۔ ہزل خوانی کے مرحلے میں سلیم گڑبڑ مالیگانوی اور محمد رضا سر نے اپنی برجستہ مزاحیہ شاعری اور دلکش اندازِ پیشکش سے سامعین کے دل جیت لیے۔ ان کے اشعار پر خوب قہقہے لگے اور محفل دیر تک داد وتحسین کی صداؤں سے گونجتی رہی۔ مزاحیہ مضامین کے سلسلے میں ڈاکٹر عمران امین نے ''ہنسنا ضروری ہے'' کے عنوان سے نہایت معنی خیز اور دلچسپ مضمون پیش کیا جس میں زندگی کی تلخیوں کے درمیان مسکراہٹ کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا۔ ڈاکٹر مختار احمد انصاری نے ''بقرعید کے جلوے'' کے عنوان سے معاشرتی رویوں اور تہوار سے جڑی دلچسپ صورتحال کو مزاحیہ پیرائے میں بیان کیا جبکہ آصف سبحانی نے ''صدارت تمہاری مصیبت ہماری'' کے عنوان سے اپنی منفرد اور برجستہ تحریر پیش کر کے سامعین کو خوب محظوظ کیا۔ تینوں قلمکاروں کی تخلیقات نے ثابت کیا کہ طنز ومزاح صرف تفریح ہی نہیں بلکہ سماج کی اصلاح اور انسانی رویوں کی عکاسی کا بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ صدرِ محفل جمیل کرانتی صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں مزاح کی ادبی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ایسی شگفتہ گفتگو فرمائی کہ پورا ہال قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ان کے خطاب نے محفل کو ایک یادگار اختتام کی جانب گامزن کیا اور حاضرین دیر تک ان کے برجستہ جملوں سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ آخر میں معیذ بادشاہ نے نہایت شائستگی، خلوص اور وقار کے ساتھ رسمِ شکریہ ادا کرتے ہوئے تمام مہمانوں، ادیبوں، شاعروں، سامعین اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ صدرِ محفل کی اجازت سے محفل کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اس موقع پر رضوان ربانی کی بہترین نظامت، وقت کی پابندی، شرکاء کے تعارف اور محفل کو مربوط انداز میں آگے بڑھانے کی بھرپور ستائش کی گئی۔ محفل میں شہر کے ادبی، علمی اور سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ سامعین نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ موجودہ دور کی مصروفیات اور ذہنی دباؤ کے ماحول میں ایسی ادبی ومزاحیہ نشستیں نہ صرف تفریح کا سامان فراہم کرتی ہیں بلکہ انسان کو چند لمحوں کے لیے فکروں اور پریشانیوں سے دور لے جا کر زندگی کو مثبت زاویے سے دیکھنے کا حوصلہ بھی عطا کرتی ہیں۔

دھولیہ میں ہندوتوا وادیوں کا مورچہ، گئو کشی کے خلاف کارروائی کا مطالبہ

ہندو گئو رکشک سمیتی نے دعویٰ کیا کہ شہر میں عید قربان کے موقع پر گئو ونش کا بھی قتل کیا گیا، میونسپل کمشنر پر بھی معاملہ درج کرنے کی مانگ

دھولیہ میں ایک ہندوتوا وادی تنظیم نے مطالبہ کیا ہے کہ ضلع کے سبھی غیر قانونی مذبح بند کئے جائیں اور ان پر بلڈوزر چلا کر انہیں زمین بوس کیا جائے۔ نیز بقرعید کے تہوار کے موقع پر مبینہ طور پر گئو ونش کا قتل کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔ حتیٰ کہ تنظیم نے دھولیہ میونسپل کمشنر پر بھی معاملہ درج کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ دھولیہ میں ہندو گئو رکشک سمیتی نامی تنظیم نے بدھ کو صبح ۱۱ بجے چھترپتی شیواجی کے مجسمے کے پاس سے ریلی نکالی جو کہ ضلع کلکٹر دفتر تک پہنچی۔ دفتر کے صدر دروازے کے سامنے جم کر نعرے بازی کی گئی۔ اس ضمن میں ضلع کلکٹر کو مکتوب پیش کر کے مبینہ خاطیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی مانگ کی۔ گئو رکشک سمیتی کے سنجے شرما نے میڈیا کے نمائندوں کو بتایا کہ ضلع انتظامیہ، ضلع پولیس انتظامیہ سے بقرعید تہوار کے موقع پر گئو ونش قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی مانگ کی گئی تھی۔ اس بابت انتظامیہ کو مکتوب بھی دیا گیا تھا لیکن دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ گئو کشی بقرعید کے تہوار پر ہوئی ہے۔ معلوم ہو کہ ہندو گئو رکشک سمیتی کے ایک کارکن وکاس گومساڑے گائے کی نسل کے جانوروں کی قربانی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی مانگ کرتے ہوئے گزشتہ تین دن سے بھوک ہڑتال پر بیٹھا ہے۔ گومساڑے کا کہنا ہے کہ میونسپل کارپوریشن کی کچرا گاڑیوں میں جانوروں کے آلائش بھر کر پھینکے گئے اس کے ویڈیو اور فوٹو ہونے کا دعویٰ گومساڑے نے کیا ہے۔ گئو رکشا سمیتی نے میونسپل کارپوریشن کی لاپروائی کے خلاف شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے میونسپل کمشنر اور دیگر افسران کے خلاف معاملہ درج کرنے کا مطالبہ کیا۔ معلوم ہو کہ ہندو گئو رکشک سمیتی کی جانب سے نکالی گئی اس ریلی میں ہندو گئو رکشک سمیتی کے کارکنان کے علاوہ شندے گروپ کا ایک کارپوریٹر دھیرج کلنتری اور چند کارکنان موجود تھے۔ بی جے پی کے ۶۰ کارپوریٹروں میں سے ایک بھی کارپوریٹر نظر نہ آنے پر شہر میں جتنے منہ اتنی باتیں سننے کو ملیں۔ حالانکہ ایک روز قبل ویڈیو کلپ جاری کر کے بی جے پی کے رکن اسمبلی انوپ اگروال نے نجی کام کے سلسلے ممبئی میں ہونے کی وجہ سے ریلی میں شامل نہ ہونے کیلئے معذرت ظاہر کی تھی۔ گئو کشی کے خلاف بھوک ہڑتال پر بیٹھے گومسالے کو ضلع کلکٹر کی جانب سے تفتیش کر کے خاطیوں کے خلاف کارروائی کا تیقن دیا گیا اور بھوک ہڑتال ختم کرنے کی گزارش کی گئی تاہم گومسالے نے ضلع انتظامیہ کے نمائندے کے ہاتھوں پانی پی کر بھوک ہڑتال ختم کردی۔ یاد رہے کہ اس سال بقرعید پر ریاست کے کسی بھی حصے سے کسی ناخوشگوار واقعے کی خبر نہیں آئی ہے۔ مہاراشٹر کے ضلع دھولیہ میں ہندو گئو رکشک سمیتی اور دیگر ہندوتوا وادی تنظیموں کی جانب سے غیر قانونی گئو کشی (گائے اور دیگر مویشیوں کے ذبیحہ) کے خلاف ایک بڑا احتجاجی مورچہ (مارچ) نکالا گیا ہے۔ یہ مورچہ شہر کے چالیسگاؤں چوفلی پر واقع چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمے سے شروع ہو کر ضلع کلکٹر دفتر تک پہنچا، جہاں مظاہرین نے شدید نعرے بازی کی اور انتظامیہ کو ایک یادداشت پیش کی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

لندن، پارلیمنٹ اسکوائر: فلسطینی لیڈر مروان برغوثی کا مجسمہ نصب، پولیس نے ہٹا دیا

برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں فلسطین نواز کارکنوں نے پارلیمنٹ اسکوائر میں قید فلسطینی لیڈر مروان برغوثی کا مجسمہ نصب کرکے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا

برطانیہ کے دارالحکومت لندن میں فلسطین نواز کارکنوں نے پارلیمنٹ اسکوائر میں قید فلسطینی لیڈر مروان برغوثی کا مجسمہ نصب کرکے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا، تاہم پولیس نے مختصر وقت بعد اسے ہٹا دیا۔ کارکنوں نے برغوثی کو فلسطینی عوام کی جدوجہد کی علامت قرار دیتے ہوئے ان کا موازنہ جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا سے کیا۔ یہ واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب غزہ جنگ کے بعد فلسطینی قیادت کے مستقبل اور برغوثی کے ممکنہ سیاسی کردار پر بحث تیز ہوگئی ہے۔ لندن میں فلسطین کے حامی کارکنوں نے ایک غیر معمولی احتجاجی اقدام کے تحت پارلیمنٹ اسکوائر میں فلسطینی لیڈر مروان برغوثی کا مجسمہ نصب کردیا، جسے بعدازاں پولیس نے ہٹا دیا۔ اس اقدام کا مقصد اسرائیلی جیل میں گزشتہ چوبیس برس سے قید برغوثی کی رہائی کے مطالبے کو عالمی سطح پر اجاگر کرنا اور فلسطینی سیاسی منظرنامے میں ان کی اہمیت کو نمایاں کرنا تھا۔ سوشل میڈیا پر جاری ویڈیوز اور احتجاجی مہم سے وابستہ گروپوں کے بیانات کے مطابق مجسمہ پارلیمنٹ اسکوائر میں نیلسن منڈیلا کے مجسمے کے قریب نصب کیا گیا تھا۔ منتظمین کا کہنا تھا کہ وہ مروان برغوثی کو بھی ایک ایسے سیاسی قیدی کے طور پر دیکھتے ہیں جس نے اپنی قوم کی آزادی اور خودمختاری کے لیے جدوجہد کی۔ ان کے مطابق جیسے منڈیلا نے جنوبی افریقہ میں نسل پرستانہ نظام کے خلاف طویل قید برداشت کی، اسی طرح برغوثی فلسطینی عوام کے حقوق کی جدوجہد کی علامت بن چکے ہیں۔ تاہم پولیس نے اس تنصیب کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دی اور چند گھنٹوں کے اندر مجسمہ ہٹا دیا گیا۔ برطانوی حکام کی جانب سے فوری طور پر اس حوالے سے کوئی تفصیلی بیان جاری نہیں کیا گیا، تاہم مبصرین کا کہنا ہے کہ پارلیمنٹ اسکوائر جیسے حساس اور تاریخی مقام پر کسی بھی غیر مجاز تنصیب کے خلاف کارروائی معمول کی بات سمجھی جاتی ہے۔ یہ احتجاج ایسے وقت سامنے آیا ہے جب برطانیہ میں فلسطین کے حق میں ہونے والے مظاہروں، ریلیوں اور احتجاجی سرگرمیوں پر بحث شدت اختیار کرگئی ہے۔ انسانی حقوق کی بعض تنظیموں اور شہری آزادیوں کے حامی گروپوں نے حالیہ مہینوں میں فلسطین نواز سرگرمیوں پر بڑھتی ہوئی قانونی پابندیوں اور پولیس کارروائیوں پر تشویش ظاہر کی ہے۔ دوسری جانب حکام کا موقف ہے کہ عوامی نظم وضبط اور سیکیورٹی کو برقرار رکھنا ان کی ذمہ داری ہے۔ مروان برغوثی فلسطینی جماعت فتح کے سینئر لیڈر اور فلسطینی سیاست کی اہم ترین شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ اسرائیل نے انہیں ۲۰۰۲ء میں دوسری انتفاضہ کے دوران گرفتار کیا تھا۔ بعدازاں ایک اسرائیلی عدالت نے انہیں متعدد حملوں میں ملوث قرار دیتے ہوئے پانچ عمر قید کی سزائیں سنائیں۔ اسرائیلی حکام کے مطابق ان حملوں میں پانچ اسرائیلی شہری ہلاک ہوئے تھے اور برغوثی نے ایسی سرگرمیوں میں کردار ادا کیا تھا جن کے نتیجے میں جانیں ضائع ہوئیں۔ برغوثی نے مقدمے کے آغاز سے ہی اسرائیلی عدالت کے اختیار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ ان کا موقف تھا کہ ایک مقبوضہ قوم کے نمائندے کو قابض طاقت کی عدالت میں منصفانہ انصاف نہیں مل سکتا۔ ان کے حامیوں اور بعض بین الاقوامی حلقوں نے بھی مقدمے کے مختلف پہلوؤں پر سوالات اٹھائے۔ آئی پی یو کی ایک رپورٹ میں عدالتی کارروائی اور شواہد کے معیار سے متعلق تحفظات کا اظہار کیا گیا تھا، جس کے بعد برغوثی کے حامی انہیں سیاسی قیدی قرار دیتے رہے ہیں۔ دو دہائیوں سے زائد عرصے سے جیل میں ہونے کے باوجود برغوثی فلسطینی عوام میں غیر معمولی مقبولیت رکھتے ہیں۔ مختلف سرویز اور سیاسی تجزیوں میں انہیں فلسطینی علاقوں کے مقبول ترین لیڈروں میں شمار کیا گیا ہے۔ بعض ماہرین کا کہنا ہے کہ وہ ان چند شخصیات میں شامل ہیں جو فلسطینی سیاسی دھڑوں کے درمیان موجود خلیج کو کم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ غزہ جنگ کے بعد فلسطینی سیاسی قیادت کے مستقبل پر ہونے والی بحث میں بھی برغوثی کا نام بار بار سامنے آیا ہے۔ کئی مبصرین کا خیال ہے کہ اگر وہ کبھی رہا ہوتے ہیں تو فلسطینی سیاست میں ایک اہم اور فیصلہ کن کردار ادا کرسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی رہائی کا مطالبہ نہ صرف فلسطینی حلقوں بلکہ بین الاقوامی شخصیات اور انسانی حقوق کے بعض گروپوں کی جانب سے بھی وقتاً فوقتاً سامنے آتا رہتا ہے۔ گزشتہ برس دنیا بھر کے دو سو سے زائد ادیبوں، فنکاروں، دانشوروں اور سماجی شخصیات نے ایک مشترکہ اپیل میں مروان برغوثی کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن اور سیاسی استحکام کیلئے فلسطینی قیادت کو نئی سمت دینے کی ضرورت ہے اور برغوثی اس عمل میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔

چین کے جوہری ہتھیاروں کے عزائم پر عالمی تشویش میں اضافہ، شفافیت پر سوالات برقرار

بیجنگ: چین کے تیزی سے پھیلتے ہوئے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام اور اس سے متعلق محدود شفافیت نے عالمی سطح پر تشویش پیدا کردی ہے۔ دفاعی اور اسٹریٹجک ماہرین کا کہنا ہے کہ چین گزشتہ چند برسوں کے دوران اپنے جوہری ذخیرے، میزائل نظام اور متعلقہ انفراسٹرکچر میں نمایاں اضافہ کررہا ہے، جبکہ اس پروگرام کی حقیقی وسعت اور مستقبل کے اہداف کے بارے میں بہت کم معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔ مختلف بین الاقوامی جائزوں کے مطابق چین کا جوہری ذخیرہ اب تقریباً 620 وارہیڈز تک پہنچ چکا ہے اور اندازہ ہے کہ 2030 تک یہ تعداد ایک ہزار کے قریب ہوسکتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین نے زمینی، بحری اور فضائی ذرائع پر مشتمل مکمل "نیوکلیئر ٹرائیڈ" کی صلاحیت کو مزید مضبوط بنایا ہے اور نئے میزائل سائلوز، آبدوزوں اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے نظاموں پر کام جاری ہے۔ امریکہ اور بعض مغربی ممالک نے چین پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ اپنے جوہری پروگرام میں غیر معمولی توسیع کررہا ہے اور اس حوالے سے خاطر خواہ شفافیت نہیں دکھا رہا۔ واشنگٹن نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ بیجنگ نے ماضی میں خفیہ جوہری تجربات کیے، تاہم چین نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے انہیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔ سیٹلائٹ تصاویر اور تحقیقی رپورٹس میں چین کے صوبہ سچوان سمیت مختلف مقامات پر جوہری تنصیبات اور متعلقہ بنیادی ڈھانچے کی توسیع کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ یہ پیش رفت چین کی کئی دہائیوں کی سب سے بڑی جوہری جدیدکاری مہم کا حصہ ہوسکتی ہے۔ چین کا موقف ہے کہ اس کی جوہری حکمتِ عملی دفاعی نوعیت کی ہے اور وہ "پہلے استعمال نہ کرنے" کی پالیسی پر قائم ہے۔ بیجنگ کا کہنا ہے کہ وہ کسی بھی ملک کے ساتھ جوہری ہتھیاروں کی دوڑ میں شامل نہیں اور اس کا جوہری ذخیرہ اب بھی امریکہ اور روس کے مقابلے میں بہت چھوٹا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ چین اپنے جوہری پروگرام کو قومی سلامتی کے تناظر میں ضروری قرار دیتا ہے، تاہم اس کی بڑھتی ہوئی عسکری صلاحیتیں اور محدود شفافیت عالمی اسلحہ کنٹرول اور اسٹریٹجک استحکام کے حوالے سے نئے سوالات کو جنم دے رہی ہیں۔ بیجنگ کے تیزی سے پھیلتے ہوئے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام اور اس سے متعلق محدود شفافیت نے عالمی سطح پر شدید تشویش پیدا کردی ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق چین نے گزشتہ چند برسوں کے دوران اپنے جوہری ذخیرے، جدید میزائل نظام اور عسکری انفراسٹرکچر میں نمایاں ترین اضافہ کیا ہے۔ تاہم، اس پروگرام کی حقیقی وسعت اور مستقبل کے سٹریٹجک اہداف کو انتہائی خفیہ رکھا جارہا ہے جس سے عالمی برادری میں عدم اعتماد کی فضا گہری ہورہی ہے۔

امریکی قانون سازوں کا چینی بایوٹیک شعبے میں سرمایہ کاری محدود کرنے کیلئے نیا بل پیش

امریکہ کے دو سینئر قانون سازوں نے چین کے بایوٹیکنالوجی شعبے میں امریکی سرمایہ کاری پر سخت نگرانی عائد کرنے کے لیے ایک نیا بل پیش کیا ہے

واشنگٹن: امریکہ کے دو سینئر قانون سازوں نے چین کے بایوٹیکنالوجی شعبے میں امریکی سرمایہ کاری پر سخت نگرانی عائد کرنے کے لیے ایک نیا بل پیش کیا ہے، جس کا مقصد قومی سلامتی اور ادویات کی سپلائی چین سے متعلق خدشات کا تدارک کرنا ہے۔ امریکی ایوانِ نمائندگان کی چین سے متعلق خصوصی کمیٹی کے چیئرمین جان مولینار اور کانگریس خاتون ڈیبی ڈنگیلے بایوٹیک انویسٹمنٹ نیشنل سیکیورٹی ایکٹ متعارف کرایا۔ اس قانون کے تحت چینی بایوٹیک کمپنیوں میں امریکی سرمایہ کاری کو قومی سلامتی کے جائزے کے عمل سے گزارا جائے گا۔ مجوزہ قانون کا اطلاق ادویات کی تیاری، بایولوجکس مینوفیکچرنگ، اور کلینیکل تحقیق و ترقی جیسے شعبوں پر ہوگا۔ قانون سازوں کا موقف ہے کہ امریکی سرمایہ، ٹیکنالوجی اور مہارت چین کی بایوٹیک صلاحیتوں کو مضبوط بنا رہی ہے، جس سے مستقبل میں امریکہ کی صنعتی اور طبی خودمختاری متاثر ہو سکتی ہے۔ جان مولینار نے الزام عائد کیا کہ بعض بڑی امریکی دواساز کمپنیاں چینی شراکت داروں کے ساتھ ایسے معاہدے کر رہی ہیں جو امریکہ کی دواسازی کی صنعت کو کمزور کر سکتے ہیں۔ ان کے مطابق حساس بایوٹیک سرمایہ کاری کو بھی انہی حفاظتی معیارات کے تحت جانچا جانا چاہیے جو پہلے ہی بعض جدید ٹیکنالوجی شعبوں پر لاگو ہیں۔ ڈیبی ڈنگل نے کہا کہ بایوٹیکنالوجی مستقبل میں طب، زراعت، مینوفیکچرنگ اور قومی سلامتی کے لیے کلیدی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے امریکہ کو اہم ادویات، خام اجزاء اور طبی سپلائی چین کے معاملے میں چین پر انحصار سے گریز کرنا چاہیے۔ یہ اقدام واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان ٹیکنالوجی اور قومی سلامتی کے بڑھتے ہوئے مقابلے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ گزشتہ برسوں میں امریکہ نے مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم ٹیکنالوجی اور بایوٹیکنالوجی سمیت کئی حساس شعبوں میں چین کے ساتھ سرمایہ کاری اور تعاون پر پابندیاں یا سخت نگرانی متعارف کرائی ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر یہ بل قانون بن جاتا ہے تو امریکہ اور چین کے درمیان بایوٹیک تعاون اور سرمایہ کاری کے بہاؤ پر نمایاں اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، جبکہ عالمی دواسازی اور طبی تحقیق کے شعبے میں بھی اس کے دور رس نتائج سامنے آسکتے ہیں۔ یہ بل واشنگٹن اور بیجنگ کے درمیان بڑھتی ہوئی تکنیکی اور تجارتی کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ اس کا مقصد حساس سائنسی تحقیق، ادویات کی تیاری، اور طبی سپلائی چین کے معاملے میں چین پر امریکی انحصار کو ختم کرنا ہے۔ فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے بڑے سودے: امریکی قانون سازوں نے پفائزر اور برسٹل مائرز اسکوئب جیسی بڑی کمپنیوں کے چینی فرموں کے ساتھ ہونے والے اربوں ڈالرز کے معاہدوں کو امریکی معیشت اور سیکیورٹی کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔

چین تیانان مین اسکوائر کریک ڈاؤن کی یادوں کو نہیں مٹا سکتا: امریکہ

واشنگٹن: بیجنگ کی سنسرشپ 1989 میں تیانمن اسکوائر میں پرامن مظاہرین پر اس کے فوجی حملے کی یادوں کو نہیں مٹا سکتی، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے بدھ کے روز وہاں چین کے پرتشدد جبر کی برسی سے قبل یہ بات کہی۔ روبیو کا بیان بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کے بارے میں ان کے ماضی کے تبصروں کی عکاسی کرتا ہے لیکن امکان ہے کہ یہ چینی مخالفین اور جمہوریت کے حامیوں کو ایک ایسے وقت میں یقین دہانی کرائے گا جب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے چین کے رہنما شی جن پنگ کے ساتھ اپنے تعلقات کو بار بار بیان کیا ہے، جن سے ان کی گزشتہ ماہ بیجنگ میں ملاقات ہوئی تھی۔ انسانی حقوق کے گروپوں کے مطابق، چینی فوجیوں نے تیانان مین اسکوائر میں جمہوریت کے حامی مظاہرین پر فائرنگ کی اور ہزاروں نہیں تو سینکڑوں افراد کو ہلاک کردیا۔ روبیو نے ایک بیان میں کہا، 4 جون کو، دنیا کو 37 سال ہورہے ہیں جب چینی کمیونسٹ پارٹی نے اپنے فوجیوں کو تیانمن اسکوائر اور اس کے آس پاس ہزاروں پرامن مظاہرین پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ کسی بھی قسم کی سنسرشپ ماضی کو نہیں مٹا سکتی۔ وہ لوگ جنہوں نے آزادیٔ اظہار اور پرامن اجتماع کے اپنے ناقابل تنسیخ حقوق کو برقرار رکھنے کے لیے قربانیاں دیں۔

چیک سینیٹ کے سربراہ کا تائیوان کے حق میں دوٹوک موقف

چین کے دباؤ کو مسترد کیا

تائی پے: چیک جمہوریہ کے سینیٹ صدر میلوس وسٹرسیل نے تائیوان کے دورے کے دوران چین کے دباؤ اور تنقید کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیجنگ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ یہ طے کرے کہ چیک جمہوریہ کن ممالک اور شراکت داروں کے ساتھ تعلقات قائم کرے گا۔ تائیوان کی پارلیمنٹ کے اسپیکر کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ویسٹرچل نے کہا کہ تائیوان اور چیک جمہوریہ دونوں خودمختار اور جمہوری معاشرے ہیں جو اپنی خارجہ پالیسی کے فیصلے آزادانہ طور پر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے تائیوانی اسپیکر کو چیک جمہوریہ کے دورے کی دعوت بھی دی۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا جب چین نے ویسٹرچل کے تائیوان دورے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے "ایک چین" اصول کی خلاف ورزی اور چین کے داخلی معاملات میں مداخلت قرار دیا۔ چینی سفارت خانے نے پراگ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس دورے کے منفی اثرات کو کم کرنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ ویسٹرچل نے جواب میں کہا کہ چیک جمہوریہ اپنی "ایک چین پالیسی" پر عمل کرتا ہے، نہ کہ بیجنگ کی تشریح کردہ "ایک چین" پالیسی پر۔ انہوں نے پارلیمانی سطح پر تائیوان کے ساتھ روابط کو چیک خارجہ پالیسی کا جائز اور اہم حصہ قرار دیا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ تائیوان کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کے حوالے سے سینیٹرز سے مشاورت کی گئی تھی اور 80 فیصد سے زائد ارکان نے تائیوان کے ساتھ تعاون بڑھانے کی حمایت کی۔ ان کے مطابق تائیوان اور چیک جمہوریہ کے درمیان تعاون دونوں ممالک کے لیے اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی فوائد کا باعث بن رہا ہے۔ تائیوانی حکام نے چیک حمایت کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ دونوں فریقوں کے درمیان تجارت، سیاحت، تعلیم اور عوامی روابط مسلسل فروغ پا رہے ہیں، جبکہ تائی پے اور پراگ کے درمیان مزید براہِ راست پروازیں بھی شروع کی جارہی ہیں۔ چیک جمہوریہ باضابطہ طور پر چین کو تسلیم کرتا ہے، تاہم حالیہ برسوں میں تائیوان کے ساتھ اس کے اقتصادی اور تکنیکی تعلقات میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس پر بیجنگ مسلسل اعتراض کرتا رہا ہے۔

تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں اضافہ

متعدد جنگی طیارے اور بحری جہاز دیکھے گئے

تائی پے: تائیوان کی وزارتِ قومی دفاع نے کہا ہے کہ تائیوان کے گرد چینی فوجی سرگرمیوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ وزارت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران چین کے 18 فوجی طیارے، 8 بحری جنگی جہاز اور 6 سرکاری جہاز تائیوان کے اطراف میں سرگرم پائے گئے۔ وزارت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں کہا کہ 18 میں سے 14 چینی طیاروں نے آبنائے تائیوان کی وسطی لکیر عبور کی اور تائیوان کے شمالی اور جنوب مغربی فضائی دفاعی شناختی زون (ADIZ) میں داخل ہوئے۔ تائیوانی مسلح افواج نے صورتحال کی نگرانی کی اور مناسب ردعمل دیا۔ تائیوان کے مطابق ایک روز قبل بھی چینی فوجی سرگرمیاں ریکارڈ کی گئی تھیں، جن میں 7 فوجی طیارے، 8 بحری جہاز اور 5 سرکاری جہاز شامل تھے۔ تمام 7 طیارے تائیوان کے جنوب مغربی ADIZ میں داخل ہوئے تھے۔ چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور حالیہ برسوں میں جزیرے کے اطراف فضائی اور بحری سرگرمیوں میں اضافہ کرچکا ہے۔ تائیوان ان کارروائیوں کو اپنی سلامتی اور علاقائی استحکام کے لیے خطرہ قرار دیتا ہے، جبکہ بیجنگ کا موقف ہے کہ یہ سرگرمیاں اس کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے جائز ہیں۔

چین کو تیان مین کے بارے میں سچائی کو تسلیم کرنا چاہیے: تائیوانی صدر

تاپے: چین کو 37 سال قبل بیجنگ کے تیانمن اسکوائر پر جو کچھ ہوا اس کے بارے میں سچائی کو تسلیم کرنا چاہیے، تائیوان کے صدر لائی چنگ۔ تے نے جمعرات کو ایک تقریب کی سالگرہ کے موقع پر کہا کہ بیجنگ اسے ممنوع سمجھتا ہے۔ لائی نے اپنے فیس بک پیج پر ایک پوسٹ میں کہا، مجھے پوری امید ہے کہ چین 4 جون کو 37 سال پہلے کے واقعے کا سامنا کرسکتا ہے، سچائی کو تسلیم کرسکتا ہے، درد کو کم کرسکتا ہے، اور مفاہمت اور بات چیت کے دروازے کھول سکتا ہے۔ 4 جون 1989 کو وسطی بیجنگ اسکوائر پر اور اس کے آس پاس ہونے والے واقعات، جب چینی فوجیوں نے طلباء کی قیادت میں جمہوریت نواز مظاہروں کو ختم کرنے کے لیے فائرنگ کی تھی، چین میں عوامی طور پر زیر بحث نہیں آتے اور سرکاری طور پر برسی منائی نہیں جاتی۔ عوامی تقریبات اب بیرون ملک کے شہروں میں ہوتی ہیں، بشمول تائی پے جہاں تائیوان کی حکومت کے سینئر رہنما اکثر برسی کو چین پر تنقید کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جو تائیوان کو اپنا علاقہ سمجھتا ہے۔ لائی نے عسکریت پسندی پر "اندھا یقین" کے خلاف خبردار کیا اور کہا کہ ایک صحت مند حکومت اور معاشرے کو تشدد، نگرانی، اور دیگر ذرائع استعمال کرنے کے بجائے اگلی نسل کے لیے بہتر زندگیوں کی حمایت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے ان کے خوابوں کا گلا گھونٹنے اور ان کی رائے کو مٹانے کے لیے، ان کی فیس بک پوسٹ نے دکھایا۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے الزامات میں اضافہ

پاکستانی سکیورٹی فورسز پر نئے کریک ڈاؤن کا الزام

کوئٹہ: بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور سکیورٹی کارروائیوں سے متعلق الزامات ایک بار پھر شدت اختیار کر گئے ہیں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور بلوچ تنظیموں نے دعویٰ کیا ہے کہ مختلف اضلاع میں حالیہ دنوں کے دوران متعدد افراد کو حراست میں لیا گیا ہے، جن میں بعض کے بارے میں اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کی موجودگی اور مقام کے بارے میں کوئی معلومات فراہم نہیں کی جارہیں۔ رپورٹس کے مطابق متاثرہ خاندانوں اور بلوچ سماجی کارکنوں نے الزام عائد کیا ہے کہ سکیورٹی فورسز کی جانب سے چھاپوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے، جس کے نتیجے میں جبری گمشدگیوں کے نئے واقعات سامنے آرہے ہیں۔ بعض خاندانوں نے اپنے عزیزوں کی بازیابی کے لیے احتجاجی مظاہرے بھی کیے ہیں۔ انسانی حقوق سے وابستہ تنظیمیں طویل عرصے سے بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے مسئلے پر تشویش کا اظہار کرتی رہی ہیں۔ مختلف مقامی اور بین الاقوامی اداروں کا کہنا ہے کہ بلوچ کارکنوں، طلبہ اور سیاسی کارکنوں کی گمشدگیوں کے الزامات مسلسل سامنے آتے رہے ہیں، جبکہ پاکستانی حکام ان الزامات کو اکثر مسترد کرتے ہیں یا ان کے بارے میں مختلف وضاحتیں پیش کرتے ہیں۔ پاکستانی حکام کا موقف ہے کہ بلوچستان میں سکیورٹی فورسز دہشت گردی اور شورش پسندی کے خلاف کارروائیاں کر رہی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ بعض افراد جنہیں لاپتہ قرار دیا جاتا ہے، وہ یا تو مسلح تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں، ملک چھوڑ دیتے ہیں یا سکیورٹی آپریشنز میں مارے جاتے ہیں۔ دوسری جانب بلوچ حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ جبری گمشدگیوں، ماورائے عدالت ہلاکتوں اور سیاسی کارکنوں کے خلاف کارروائیوں کی آزادانہ تحقیقات ہونی چاہئیں۔ حالیہ مہینوں میں بلوچ یکجہتی کمیٹی اور دیگر گروپوں نے بھی بلوچستان میں انسانی حقوق کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ بلوچستان کئی برسوں سے شورش، علیحدگی پسند سرگرمیوں اور سکیورٹی آپریشنز کا مرکز رہا ہے، جس کے باعث صوبے میں انسانی حقوق اور سلامتی کی صورتحال مسلسل بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے۔

فائیو آئیز سیکورٹی الائنس نے چینی جاسوسی کے خطرہ سے خبردار کیا

فائیو آئیز" اتحاد کی سیکیورٹی ایجنسیوں جس میں امریکہ اور برطانیہ شامل ہیں

لندن: "فائیو آئیز" اتحاد کی سیکیورٹی ایجنسیوں جس میں امریکہ اور برطانیہ شامل ہیں، بدھ کو چینی جاسوسوں کے بارے میں ایک انتباہ جاری کیا کہ وہ حساس معلومات تک رسائی والے لوگوں کو بھرتی کرنے کے لیے آن لائن جاب پلیٹ فارمز کا جارحانہ استعمال کر رہے ہیں۔ ایجنسی کے بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ چین کی ملٹری انٹیلی جنس سروسز حکومت، فوج یا کسی ایسے شخص کو نشانہ بنانے کے لیے پیشہ ورانہ نیٹ ورکنگ سائٹس اور آن لائن بھرتی کی خدمات کا استعمال کررہی ہیں جو خفیہ معلومات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی ملکی سیکورٹی ایجنسیوں نے کہا، "چینی ملٹری انٹیلی جنس سروسز بالآخر مراعات یافتہ فوجی، سیاسی اور اقتصادی انٹیلی جنس حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں جو چین کو فائیو آئیز پر سٹریٹجک اور حکمت عملی سے فائدہ فراہم کرسکتی ہیں۔ اگرچہ ماضی میں بھی انفرادی ممالک کی طرف سے اسی طرح کی وارننگیں آتی رہی ہیں، لیکن مشترکہ بلیٹن کو بے مثال قرار دیا گیا۔ بیجنگ نے بارہا جاسوسی کے ایسے دعووں کو مسترد کرتے ہوئے انہیں خالص من گھڑت اور بدنیتی پر مبنی بہتان" قرار دیا ہے۔ بلیٹن میں، فائیو آئیز ایجنسیوں نے کہا کہ چینی جاسوس خاص طور پر ان لوگوں کو نشانہ بنارہے ہیں جو دفاع، خارجہ امور اور انٹیلی جنس میں مہارت رکھتے ہیں۔ صحافیوں، تھنک ٹینک کے ملازمین یا سرکاری ڈیٹا تک پردیی رسائی رکھنے والے افراد بھی خطرے میں تھے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جاسوسوں نے کامیاب امیدواروں کے ساتھ ایک جارحانہ آن لائن بھرتی کی حکمت عملی کا استعمال کیا اور پھر "چینی حکومت سے وابستہ غیر متعینہ کلائنٹس کے لیے خفیہ معلومات فراہم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ بلیٹن میں کہا گیا ہے کہ جن لوگوں کو بھرتی کیا گیا تھا انہیں ہر رپورٹ میں چند سو سے لے کر کئی ہزار ڈالر تک ادا کیا جاسکتا ہے، اور بڑھتی ہوئی حساس معلومات کے لیے مزید پیشکش کی جاسکتی ہے۔ امریکہ نے اس سے قبل چینی انٹیلی جنس کو موجودہ اور سابق امریکی سرکاری ملازمین کو نشانہ بنانے کے لیے دھوکہ دہی کا استعمال کرتے ہوئے خبردار کیا تھا جبکہ برطانیہ کی MI5 سیکیورٹی سروس نے گزشتہ نومبر میں قانون سازوں کو چینی ایجنٹوں کے بارے میں خبردار کیا تھا جو پارلیمنٹ کی جاسوسی کرنے کی کوشش کررہے تھے۔

پاکستان نے آئی ایم ایف کے ساتھ فوجی اخراجات کے تنازعہ کے درمیان بجٹ میں تاخیر کی

دفاعی اخراجات میں تیزی سے مجوزہ اضافے نے پاکستان کے وفاقی بجٹ پر اتفاق رائے کو روک دیا ہے، جس کی اصل میں 5 جون کے آس پاس توقع کی گئی تھی

اسلام آباد: دفاعی اخراجات میں تیزی سے مجوزہ اضافے نے پاکستان کے وفاقی بجٹ پر اتفاق رائے کو روک دیا ہے، جس کی اصل میں 5 جون کے آس پاس توقع کی گئی تھی۔ آئی ایم ایف سخت دفاعی اضافے کی مخالفت کرتا ہے، جبکہ صوبے اپنے حصص میں کٹوتیوں کی مخالفت کرتے ہیں، جس سے سیاسی اور مالیاتی تعطل مزید گہرا ہوتا ہے۔ حکومت نے گذشتہ منگل کے روز نئے بجٹ کا اعلان اگلے ہفتے تک موخر کردیا کیونکہ وہ اخراجات کی مختص کرنے کے مسائل کو بروقت حل نہ کرسکی اور اتحادیوں کے کچھ خدشات کو دور کرسکی۔ حکومتی ذرائع کے مطابق، وزارت خزانہ نے اس ہفتے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے بڑے اخراجات کے سروں میں ایڈجسٹمنٹ کرنے کے لیے رضامندی طلب کی تھی، جو کہ 5 جون کی بجٹ کی عارضی تاریخ سے صرف چار دن پہلے تھی۔ ذرائع نے بتایا کہ آئی ایم ایف نے حکومت کی تجاویز کو قبول نہیں کیا لیکن اس سے اخراجات میں مجوزہ ایڈجسٹمنٹ کو معقولیت کے ساتھ شیئر کرنے کو کہا۔ وفاقی حکومت چاروں صوبوں، خاص طور پر پنجاب اور سندھ سے، نئے مالی سال کے لیے نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ میں ایڈجسٹمنٹ اور کچھ اخراجات کی منتقلی کے ذریعے 1.7 ٹریلین روپے کی اضافی مالی جگہ تلاش کررہی ہے، ان بات چیت سے واقف لوگوں کے مطابق۔ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام، پاور سیکٹر سبسڈیز، اور بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت سماجی تحفظ کے اخراجات کے علاج سے متعلق مسائل کے دوبارہ کھلنے کی وجہ سے، حکومت نے قومی اقتصادی کونسل کا طے شدہ اجلاس ملتوی کردیا ہے۔ این ای سی، جو کہ مرکز اور چاروں صوبوں کے لیے نئے مالی سال کے قومی ترقیاتی بجٹ کے ساتھ ساتھ میکرو اکنامک اہداف کی منظوری کے لیے طے شدہ تھی، وزیراعظم شہباز شریف کی زیرصدارت بدھ کو اجلاس ان میں صوبائی وزرائے اعلیٰ نے شرکت کی۔ ذرائع نے بتایا کہ 2022 سے آئی ایم ایف اور پی پی پی کے اہم اتحادی پارٹنر کے ساتھ بقایا مسائل کو حل کرنے کی حکومتی کوششوں کے درمیان بجٹ کے اعلان کو اب اگلے ہفتے میں منتقل کردیا گیا ہے، جس کی حمایت شہباز شریف کے عہدے پر رہنے کے لیے اہم ہے۔ بجٹ 8 یا 10 جون کو پیش کیا جا سکتا ہے، یہ اس بات پر منحصر ہے کہ ان بقایا مسائل کو کتنی جلدی حل کیا جاتا ہے۔ وزارت خزانہ نے بجٹ ملتوی کرنے کی وجوہات پر کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ بقایا مسائل میں اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ کا حجم اور اتحادی شراکت داروں کی طرف سے تجویز کردہ اسکیموں کی شمولیت شامل ہیں۔ پی پی پی اور حکومت ان مسائل کو حل کرنے کے لیے باقاعدگی سے ملاقاتیں کررہی تھی، جس میں وسائل کی تقسیم اور اخراجات کی تقسیم شامل تھی۔ وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال نے پیر کو کہا کہ حکومت اپنے اتحادیوں کی طرف سے تجویز کردہ اسکیموں کے لیے 87 ارب روپے مختص کررہی ہے، بشمول صوبائی نوعیت کے منصوبوں کے لیے، جسے وہ اتحادی حکومت کی لاگت" کہتے ہیں۔ پی پی پی نے ان اسکیموں کے لیے زیادہ مختص کرنے کا مطالبہ کیا تھا جن پر وہ عملدرآمد کرنا چاہتی تھی، زیادہ تر سندھ میں وفاقی فنڈنگ ہے۔

چینی کمپنی مبینہ طور پر ممکنہ ناقدین اور مخالفین کی پیش گوئی کرنے والی اے آئی ٹیکنالوجی تیار کرنے میں سرگرم: ماہرین

بیجنگ: ایک چینی ٹیکنالوجی کمپنی کے بارے میں انکشاف ہوا ہے کہ وہ مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی ایسے نظام پر کام کررہی ہے جو نہ صرف حکومتی ناقدین کی نگرانی کرسکے بلکہ مستقبل میں حکومت پر تنقید کرنے یا اختلافی سرگرمیوں میں شامل ہونے والے افراد کی پیش گوئی بھی کرسکے۔ رپورٹس کے مطابق گیڈز نیٹ ورکس نامی کمپنی، جو انٹرنیٹ نگرانی اور سنسرشپ سے متعلق سافٹ ویئر تیار کرتی ہے، اے آئی کی مدد سے افراد کے آن لائن رویوں، مقام کی معلومات، سماجی روابط اور انٹرنیٹ استعمال کے ڈیٹا کا تجزیہ کرنے والی ٹیکنالوجی پر تحقیق کررہی ہے۔ امریکی ریاست ٹینیسی کی وانڈربلٹ یونیورسٹی کے محققین کی جانب سے لیک ہونے والی دستاویزات کے تجزیے میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کا مقصد ایسے "رویہ جاتی پروفائلز" تیار کرنا ہے جو کسی فرد کے ممکنہ مستقبل کے اقدامات اور روابط کا اندازہ لگاسکیں۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر ایسی ٹیکنالوجی کامیاب ہوجاتی ہے تو یہ روایتی نگرانی سے ایک قدم آگے بڑھ کر "پریڈکٹیو سرویلنس" یا پیشگی نگرانی کی شکل اختیار کرسکتی ہے، جس کے تحت کسی شخص کے اختلافی موقف اختیار کرنے سے پہلے ہی اس کی نشاندہی کی جاسکے گی۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ گیڈز نیٹ ورکس کے سافٹ ویئر اور نگرانی کے نظام بعض دیگر ممالک بشمول ایتھوپیا، قازقستان، میانمار اور پاکستان تک بھی برآمد کیے گئے ہیں، جس سے نگرانی کی ٹیکنالوجی کے عالمی پھیلاؤ پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ دوسری جانب مبصرین کا کہنا ہے کہ چین پہلے ہی دنیا کے سب سے بڑے نگرانی کے نظاموں میں سے ایک چلاتا ہے اور حالیہ برسوں میں بیجنگ نے عوامی نگرانی، چہرہ شناسی، ڈیٹا اینالیٹکس اور مصنوعی ذہانت کے استعمال کو مزید وسعت دی ہے۔ تازہ رپورٹس کے مطابق چینی حکام اے آئی کی مدد سے "پریڈکٹیو پولیسنگ" اور سماجی استحکام کی نگرانی کے نظام کو بھی جدید بنارہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت رازداری، شہری آزادیوں اور انسانی حقوق سے متعلق نئی بحث کو جنم دے رہی ہے، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ ایسی ٹیکنالوجی اختلافِ رائے کو دبانے اور سماجی نگرانی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے استعمال ہوسکتی ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسو پوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

قرآن کا دفاع خود قرآن کی زبان میں۔۔۔

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جسے اپنے نزول کے زمانے ہی میں شدید مخالفت، اعتراضات اور الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ کفارِ مکہ نے کبھی اسے شاعری قرار دیا، کبھی جادو کہا، کبھی کاہنوں کا کلام بتایا اور کبھی اسے پہلے لوگوں کی کہانیوں کا مجموعہ قرار دے کر اس کی حقانیت مشتبہ بنانے کی کوشش کی۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ قرآن نے اپنے دفاع کے لیے کسی بیرونی دلیل کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود ان اعتراضات کو نقل کیا اور پھر ان کا ایسا مدلل، حکیمانہ اور فیصلہ کن جواب دیا کہ مخالفین لاجواب ہو گئے۔ چنانچہ قرآن کا مطالعہ کرنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ہدایت کا سرچشمہ ہے بلکہ اپنی صداقت کی سب سے بڑی گواہ بھی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں ہم دیکھیں گے کہ کفارِ مکہ نے قرآن پر کیا کیا اعتراضات کیے اور قرآن نے اپنی ہی زبان میں ان کا کیا جواب دیا۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

قرآن مجید دنیا کی واحد کتاب ہے جسے اپنے نزول کے زمانے ہی میں شدید مخالفت، اعتراضات اور الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ کفارِ مکہ نے کبھی اسے شاعری قرار دیا، کبھی جادو کہا، کبھی کاہنوں کا کلام بتایا اور کبھی اسے پہلے لوگوں کی کہانیوں کا مجموعہ قرار دے کر اس کی حقانیت مشتبہ بنانے کی کوشش کی۔ لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ قرآن نے اپنے دفاع کے لیے کسی بیرونی دلیل کا انتظار نہیں کیا بلکہ خود ان اعتراضات کو نقل کیا اور پھر ان کا ایسا مدلل، حکیمانہ اور فیصلہ کن جواب دیا کہ مخالفین لاجواب ہو گئے۔ چنانچہ قرآن کا مطالعہ کرنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف ہدایت کا سرچشمہ ہے بلکہ اپنی صداقت کی سب سے بڑی گواہ بھی ہے۔ زیرِ نظر مضمون میں ہم دیکھیں گے کہ کفارِ مکہ نے قرآن پر کیا کیا اعتراضات کیے اور قرآن نے اپنی ہی زبان میں ان کا کیا جواب دیا۔ مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا آخری کلام ہے جو حضرت جبرئیلؑ کے واسطے سے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ مثال کے طور پر سورہ سجدہ میں فرمایا گیا: تَنْزِيلُ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ (السجدہ: 2) ''اس کتاب کا نازل ہونا اس میں کوئی شک نہیں، تمام جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔'' سورہ اعراف میں کہا گیا:

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ • نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ • عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (الشعراء: 192-194) 'اور بے شک یہ تمام جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا کلام ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ (جبرئیلؑ) لے کر اترا ہے۔ آپ کے دل پر، تاکہ آپ خبردار کرنے والوں میں سے ہوں۔'' سورہ فصلت میں مزید وضاحت کے ساتھ یہ دعویٰ کیا گیا کہ:

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ • لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ (فصلت: 41-42) ''اور بے شک یہ ایک زبردست کتاب ہے، اس میں باطل نہ آگے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے، یہ ایک حکمت والے، خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔'' مگر کفار و مشرکین اس بات کو ماننے کو تیار نہیں تھے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت محمدؐ کو کوئی اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص وضع کر کے دیتا ہے، کوئی کہتا کہ یہ جادو کا اثر ہے، کچھ لوگ کہتے یہ شاعری ہے، کوئی اسے کہانت قرار دیتا تو کوئی گزرے وقتوں کی کہانیاں کہہ کر مذاق اڑاتا۔ غرض حضرت محمد ﷺ کی دعوت کے مقابلے میں کفار و مشرکین نے مختلف اعتراضات اٹھائے۔ قرآن نے ہر اعتراض کا مدلل جواب دیا۔ ذیل میں کفار کے اعتراضات اور قرآن کے ذریعہ ان اعتراضات کے دیے گئے جوابات ملاحظہ کیجیے:

یہ پرانی کہانیاں ہیں: وَقَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ اكْتَتَبَهَا (الفرقان: 5) ''انہوں نے کہا یہ تو اگلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں اس نے لکھوا لیا ہے۔'' قرآن نے اس کے مقابلے میں اپنی صداقت اور اعجاز کو بطور دلیل پیش کیا:

قُلْ أَنزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ (الفرقان: 6) ''کہہ دیجیے اسے اس ذات نے نازل کیا ہے جو آسمانوں اور زمین کے بھید جانتا ہے۔''

کوئی انسان سکھاتا ہے: إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ (النحل: 103) ''انہیں کوئی انسان سکھاتا ہے۔'' قرآن نے کہا جس شخص پر الزام لگایا جا رہا تھا وہ اس درجے کی فصاحت والا کلام پیش ہی نہیں کر سکتا۔ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ (النحل: 103) ''جس کی طرف یہ نسبت کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے جبکہ یہ قرآن صاف عربی میں ہے۔'' یہ جادو ہے إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ (المدثر: 24) ''یہ تو بس ایک جادو ہے۔'' قرآن نے بتایا کہ یہ جادو نہیں بلکہ ہدایت ہے: إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ (القلم: 52) ''یہ تو سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہے۔'' یہ شاعری ہے: وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ (الصافات: 36) ''اور وہ کہتے ہیں: کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کے کہنے پر چھوڑ دیں؟'' قرآن نے جواب دیا کہ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔ قرآن مجید نے شعرا کے بارے چند حقائق بھی پیش کیے اور اس جانب متوجہ کیا کہ کیا ان میں سے کوئی ایک صفت بھی تمہیں حضرت محمدؐ میں نظر آتی ہے جو تم اپنے شعراء میں دیکھتے ہو۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ (الحاقہ: 41) ''یہ کسی شاعر کا کلام نہیں، تم بہت کم ایمان لاتے ہو۔'' یہ کاہن (نجومی) کا کلام ہے: قرآن نے کفار کے اس اعتراض کو نقل نہیں کیا بلکہ اعتراض نقل کیے بغیر جو جواب دیا وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ کفار مکہ نبی اکرم ﷺ کو کاہن کہتے تھے اور قرآن مجید کو کسی کاہن کا کلام گردانتے تھے۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ (الحاقہ: 42) ''اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے، تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔'' قرآن نے کفار مکہ کو یہ بھی چیلنج دیا کہ اگر یہ انسانی کلام ہے تو تم بھی اس جیسی کوئی سورۃ بنا لاؤ، یا ایک ہی آیت بنا کر دکھا دو۔ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (سورہ ھود 13) ''کیا کہتے ہیں وہ کہ تو نے قرآن خود بنا لیا ہے، کہہ دو تم بھی ایسی دس سورتیں بنا لاؤ اور اللہ کے سوا جس کو بلا سکو بلا لو اگر تم سچے ہو۔'' وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (البقرہ 23) ''اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ، اور اللہ کے سوا جس قدر تمہارے حمایتی ہوں بلا لو اگر تم سچے ہو۔''

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا (88 بنی اسرائیل) ''کہہ دو اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو۔'' عرب کے نامور خطیبوں، شاعروں اور ادیبوں نے قرآن کے اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی، لیکن تاریخ گواہ ہے کہ وہ اس کے اسلوب، فصاحت اور تاثیر کا ہم پلہ کلام پیش نہ کر سکے۔ قرآن کا یہ چیلنج قیامت تک کے لیے ہے، آج کے دور میں جب کہ علم اپنے معراج کمال کو پہنچا ہوا ہے، لوگ عربی ادب میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں، لیکن قرآن مجید کو جب پڑھتے ہیں تو ان کا دل کہہ اٹھتا ہے کہ یہ انسانی کلام نہیں ہے۔

قرآن مجید کا کمال یہ ہے کہ اس کو دل کی زبان سے پڑھنے والا اور دل کے کانوں سے سننے والا خود پکار اٹھتا ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اثرات کے تعلق سے بھی چند حقائق بیان کیے ہیں، جو اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ اللہ ہی کا کلام ہے۔ ملاحظہ کیجیے: ۔اگر یہ پہاڑ پر نازل ہوتا تو پہاڑ کی کیا کیفیت ہوتی۔

لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَىٰ جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ (الحشر: 21) ''اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔'' اور اہل ایمان جب قرآن سنتے ہیں تو ان کی کیا کیفیت ہوتی ہے۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا (الانفال: 2) ''مومن تو وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں، اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان میں اضافہ کر دیتی ہیں۔'' وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ (المائدہ: 83) ''اور جب وہ اس (کلام) کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل کیا گیا تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔'' اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ (الزمر: 23) ''اللہ نے بہترین کلام نازل کیا۔ اس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی کھالیں اور دل اللہ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔'' قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے پر اس کی درج ذیل معجزاتی صفات بھی دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً

قرآن مجید کو ایک معصوم بچہ بھی حفظ کر لیتا ہے، ایک نابینا بھی حافظ ہو جاتا ہے، یہ اس کلام کا معجزہ ہے، ورنہ دس بیس صفحے کی کتاب بھی زبانی یاد کرنا بہت مشکل ہے اور اگر یاد ہو بھی جائے تو یاد رکھنا مشکل ہے۔ مگر اللہ کے کلام کی یہ خوبی ہے کہ وہ سماج کے کند ذہن بچوں کو بھی قوم کا امام بنا دیتا ہے۔ یہ کلام ہر وقت تر و تازہ معلوم ہوتا ہے، اس کا ایک بھی مضمون ایسا نہیں جسے کوئی یہ کہہ کر نکال دے کہ اس مضمون کی آج کے زمانے میں ضرورت نہیں۔ قرآن مجید میں وہ تاریخی حقائق بھی بیان کیے گئے جنھیں دنیا نہیں جانتی تھی، اس نے عربوں کو انھیں کے علاقے کی بعض قوموں کی تاریخ بتائی، اس نے کعبے کو ڈھانے کے لیے ابرہہ کا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ جیسے حضرت محمد ﷺ خود اس وقت موجود ہوں، جب کہ یہ واقعہ آپ کی ولادت سے چالیس پہلے ہوا تھا۔

قرآن مجید اگرچہ سائنس کی کتاب نہیں، لیکن اس میں کائنات، فطرت اور تخلیقِ انسانی سے متعلق ایسی نشانیاں بیان کی گئی ہیں جنہوں نے مختلف ادوار میں اہلِ علم و تحقیق کو غور و فکر پر آمادہ کیا ہے جس کے نتیجے میں بے شمار سعید روحوں نے قرآن کے دامن حق میں پناہ حاصل کی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۵ر جون ۔ ۲۰۲۶

امتحانات بھی غیر محفوظ

ملک میں امتحانات کا انعقاد جن حالات کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے وہ قابل تشویش ہے۔ طلباء کئی برسوں تک لگاتار محنت کرتے ہوئے آنکھوں میں خواب سجائے توقعات کے ساتھ امتحان تحریر کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں امتحانات کا انعقاد بھی کئی طرح کی بدعنوانیوں کا شکار ہو گیا ہے یا پھر امتحانات غیر محفوظ ہو گئے ہیں۔ شائد ہی کوئی امتحان ایسا ہو جو کسی رکاوٹ یا بدعنوانی سے پاک ہو رہا ہو۔ ملک میں نیٹ کا پرچہ لیک ہو گیا۔ لاکھوں طلباء و طالبات کا مستقبل داؤ پر لگ گیا۔ اس کے بعد سی بی ایس ای کے امتحانی نتائج میں بھی طلباء کو بدعنوانیوں کی شکایات درپیش رہی ہیں۔ نشانات کی اجرائی میں الٹ پھیر کے الزامات سامنے آئے تھے اور آج CUET-UG کے امتحان میں بھی ملک کے کئی مراکز پر تکنیکی خرابی کی وجہ سے تاخیر ہوئی۔ کچھ مراکز پر طلباء نے شکایت کی کہ انتظامیہ کی غلطی کے باوجود انہیں پورا امتحان تحریر کرنے کا موقع نہیں مل سکا۔ امتحان کا تاخیر سے آغاز ہوا تاہم وقت سے پہلے ہی ان سے پرچے چھین لئے گئے اور وہ پورا پرچہ تحریر کئے بغیر امتحانی مرکز سے باہر نکال دئے گئے۔ یہ انتہائی افسوسناک صورتحال ہے کیونکہ طلباء کا مستقبل ملک کے مستقبل سے جڑا ہوا ہے اور حکومت انتہائی لاپرواہی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس معاملے میں حکومت کو سنجیدہ ہونے اور طلباء کے مستقبل کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ نیٹ کا امتحان از سر نو 21 جون 2026 کو ایک شفٹ میں دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ اس امتحان کے ایڈمٹ کارڈس 14 جون کو سرکاری ویب سائٹ پر جاری کر دیئے جائیں گے۔ نیٹ-یوجی 2026 امتحان اور پیپر لیک کے حوالے سے جاری تنازع کے دوران ایک اور بڑی خبر سامنے آ رہی ہے۔ آئندہ 21 جون 2026 کو دوبارہ ہونے والے نیٹ امتحان کے مبینہ پیپر لیک کا دعویٰ سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کئے گئے ایک دعوے کے مطابق ٹیلی گرام پر کچھ مشتبہ گروپ کے ذریعہ 21 جون کے امتحان کے سوالنامے فروخت کرنے کا دھندا چلایا جا رہا ہے جس کے لیے امیدواروں سے 35 ہزار روپئے ایڈوانس کی مانگ کی جا رہی ہے۔ نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) اس خبر سے حیران ہے اور اس نے معاملے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے اسے محکمہ سائبر کرائم کو سونپ دیا ہے۔ نیوز پورٹل 'آج تک' کی خبر کے مطابق یہ پورا معاملہ 'ایکس' صارف پرنس سریواستو کے ذریعہ سامنے لایا گیا ہے۔ صارف نے اسکرین شاٹ اور لنکس شیئر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ٹیلی گرام پر 'پروف'، 'پرائیویٹ گروپ' اور 'پرائیویٹ مافیا' نام سے 3 گروپ چلائے جا رہے ہیں۔ ان تینوں گروپوں کو کسی ایک ہی شخص کے ذریعہ آپریٹ کیا جا رہا ہے جس سے تقریباً 3 ہزار سے زیادہ ممبرس جڑے ہوئے ہیں۔ امیدواروں کو جھانسے میں لینے کے لیے ان گروپس میں چھپے ہوئے سوالنامے کے بڑے بنڈلوں کی تصاویر پوسٹ کی گئی ہیں اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہ 21 جون کو ہونے والے 'ری ایگزام' کے اصل سوالنامے ہیں۔ گروہ کی جانب سے گروپ میں باقاعدہ میسیج پن کیا گیا ہے 'Kal se advance price 35k rahega'۔ اس کے ساتھ ہی جلد ہی گروپ میں 10 سوال مفت میں حل کرانے کا جھانسہ بھی دیا جا رہا ہے۔ صارف کی جانب سے وزارت تعلیم، این ٹی اے اور سائبر دوست کو ٹیگ کئے جانے کے بعد نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی فوری طور پر حرکت میں آ گئی۔ این ٹی اے کے سرکاری 'ایکس' ہینڈل (NTA_Exams) سے جواب دیتے ہوئے واضح کیا گیا ہے کہ محکمہ نے اس پورے معاملے کو نوٹس میں لے لیا ہے۔ سیکورٹی اور شفافیت کے مدنظر ان سبھی مشتبہ ٹیلی گرام لنکس اور دعووں کو آگے کی قانونی کارروائی کے لیے فوری طور پر محکمہ سائبر کرائم کو بھیج دیا گیا ہے۔ دوسری جانب اس معاملے پر سوشل میڈیا کے دیگر ماہرین اور طلبا کا کہنا ہے کہ امتحان کے تناؤ کا سامنا کر رہے امیدواروں کو ٹھگنے کے لیے یہ ایک 'فرضی آن لائن فراڈ' ہے۔ تصاویر میں نظر آ رہے سوالناموں کے بنڈل پرانے سالوں کے یا کسی دوسرے امتحان کے بھی ہو سکتے ہیں جس کی تصدیق سائبر جانچ کے بعد ہی ہوگی۔ این ٹی اے اور وزارت تعلیم نے امیدواروں کو سخت ہدایت دی ہے کہ وہ سوشل میڈیا پر چل رہی ایسی کسی بھی گمراہ کن باتوں یا دعووں پر بھروسہ نہ کریں اور صرف سرکاری ویب سائٹ سے ہی معلومات کی تصدیق کریں۔ غور طلب ہے کہ 3 مئی 2026 کو منعقد ہوئے نیٹ امتحان میں پیپر لیک کے پختہ ثبوت ملنے اور سی بی آئی جانچ کے درمیان این ٹی اے نے 12 مئی کو امتحان منسوخ کر دیا تھا۔ اس معاملے میں اب تک 13 اہم ملزمین کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ اب نیٹ کا دوبارہ ہونے والا امتحان 21 جون 2026 کو ایک شفٹ میں دوپہر 2 بجے سے شام 5 بجے تک منعقد کیا جائے گا۔ اس امتحان کے ایڈمٹ کارڈ 14 جون کو سرکاری ویب سائٹ پر جاری کر دیئے جائیں گے۔

روزنامہ ''ممبئی رابطہ'' میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مہانگر پالیکا شکشن منڈل دھولیہ معرفت مفت کتابوں کی تقسیم

تعلیمی سال 27-2026 کے لئے ریاستی حکومت مہاراشٹر کی جانب سے موصول کتابوں کی تقسیم دھولیہ مہانگر پالیکا شکشن منڈل کے معرفت ایڈمنسٹریٹو آفیسر محترم وشمبھر داسرواڈ سر صاحب کی رہنمائی اور سمگر شکشا سمنویک محترم جیتندر ریسوودیہ سر صاحب کی نگرانی میں مہانگر پالیکا کے ماتحت جاری تمام ہی تقریباً 60 سرکاری، پرائیویٹ پرائمری و ہائی اسکولوں کو 3 جون 2026 بروز بدھ سے تقسیم کا آغاز محترم وشمبھر داسرواڈ سر صاحب کے دست مبارک سے کیا گیا۔ کتابوں کی تقسیم پوری منصوبہ بندی کے ساتھ سمگر شکشا کی پوری ٹیم جس میں وجئے کمار دیورے سر، گنیش سوریہ ونشی سر، تشار روانی سر، مہندر پوار سر، گوپال پوار سر، محترمہ چیتنا پاٹل میڈم، محترمہ الکا باگلے میڈم، و محترمہ سنگیتا ناگرے میڈم وغیرہ نے اپنی ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتے ہوئے کیا۔ اس وقت مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا کے ضلعی صدر محترم عقیل احمد سر، نفیس سر، شکشک بھارتی سے محترم شیخ مشتاق سر، الطاف حسین سر، شکیل احمد سر، جاوید سر، کفیل سر، اشفاق احمد سر، زاہد سر شہاب الدین سر، انیس احمد بھیا، شکیل احمد بھیا مختار بھیا بنفس نفیس موجود تھے۔ اس ضمن میں اتیریکت شکشن آیوکت محترمہ ڈاہاڑے میڈم صاحبہ اور وشمبھر داسرواڈ سر صاحب کا شکریہ تمام ہی سنگھٹنا اور اساتذہ کی جانب سے کیا گیا کہ دھولیہ شکشن منڈل کے معرفت قبل از وقت کتابوں کو اسکولوں تک پہنچانے کا نظم کیا۔

مراسلات واعلانات

ہیرا گروپ کو بے سہارا، لاچار و بے یار و مددگار کرنے کیلئے ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی ذاتی قانونی صلاح کار کو گرفتار کرلیا

ہیرا گروپ آف کمپنیز کی چیئرپرسن اور سی ای او عالمہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی دوبارہ گرفتاری کے فوراً بعد ان کی ذاتی قانونی صلاح کار نازنین عابدہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ اس اقدام نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) حیدرآباد زونل آفس کے خلاف شکوک و شبہات کو مزید تقویت دی ہے کہ محکمہ کے پاس ہیرا گروپ کے خلاف ٹھوس ثبوت موجود نہیں ہیں۔ پس منظر اور کیس کی تاریخ بتاتی ہے کہ ای ڈی حیدرآباد زونل آفس 2018 سے ہیرا گروپ آف کمپنیز کے خلاف تفتیش کر رہا ہے۔ 2021 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کو عدالت سے ضمانت مل چکی تھی۔ سپریم کورٹ نے اس کیس میں یہ رائے ظاہر کی تھی کہ ڈاکٹر نوہیرا شیخ اور ان کی کمپنی کو سیاسی عناد کی بنیاد پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اب جون 2026 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی دوبارہ گرفتاری، عدالت کی جانب سے دی گئی جائیدادوں پر کارروائی کے بجائے ای ڈی کی جانب سے MSTC ویب سائٹ پر 50 جائیدادوں کی من مانی نیلامی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ماہرین اور متعلقہ حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ اقدامات ای ڈی کی قانونی کمزوری اور ثبوتوں کی عدم دستیابی کی نشاندہی کرتے ہیں۔ 2018 میں ڈاکٹر نوہیرا شیخ کی گرفتاری کے وقت ای ڈی نے کمپنی کی تمام جائیدادوں پر اٹیچمنٹ آرڈرز چسپاں کر دیے، دفتروں پر تالے لگا دیے اور کارپوریٹ ہیڈ آفس سے ہارڈ ڈسکس سمیت تمام ڈیٹا ضبط کر لیا گیا۔ اس وقت حیدرآباد پولیس کمشنر انجنی کمار کے بیانات بھی تنازع کا باعث بنے تھے۔ ان کارروائیوں کی جڑ 2012 میں اسد اویسی کی جانب سے درج کیے گئے ایف آئی آر سے ملتی ہے، جس میں بعد میں اویسی کو عدالت میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور ان پر ہتک عزت کا سو کروڑ روپے کا مقدمہ بھی قائم ہوا۔ اب 2026 میں تقریباً ایک جیسے انداز میں دوبارہ گرفتاریاں اور جائیدادوں کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ نازنین عابدہ کی گرفتاری کو ای ڈی کی بے بسی کا واضح ثبوت قرار دیا جا رہا ہے۔ 8 سال گزرنے کے باوجود ای ڈی اب تک کمپنی کے خلاف کوئی پکا ثبوت پیش نہیں کر سکی۔ ماہرین کے مطابق یہ بوکھلاہٹ ہے جو طاقت کے زور پر کیس کو آگے بڑھانے کی کوشش کی شکل اختیار کر رہی ہے، خاص طور پر جب عدالتوں میں گرمی کی تعطیلات جاری ہیں۔ ای ڈی کی 2018 کی کارروائیوں کے دوران ہیرا گروپ کی متعدد قیمتی جائیدادوں پر زمین مافیا نے ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ چند نمایاں مثالیں یہ ہیں، ٹولی چوکی، ایس اے کالونی، مہنگی زمینوں پر ایس اے بلڈرز کے سید اختر اور ان کے داماد عبدالرحیم نے قبضہ کر کے ملٹی اسٹوری عمارتیں تعمیر کر لیں۔ بنجارہ ہلز کے ایک مہنگے بنگلے پر فلم پروڈیوسر بنڈلہ گنیش نے قبضہ جما لیا۔ اور جبلی ہلز کے ایک بنگلے پر سید معین الدین (وقف معاملات کے صدر) نے قبضہ کر لیا۔ ایسے درجنوں دیگر ناجائز قبضوں کی مثالیں موجود ہیں۔

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

سوال صرف سہولتوں کا نہیں، احساس ذمہ داری کا بھی ہے

مولانا قاری اسحاق گورا

حج 2026 پورا ہو گیا۔ دنیا کے مختلف ملکوں، زبانوں، رنگوں اور ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں مسلمان اب اپنے گھروں کی طرف واپس لوٹ رہے ہیں۔ کوئی انڈونیشیا جا رہا ہے، کوئی ہندوستان، کوئی ترکی، کوئی افریقہ اور کوئی یورپ کے کسی شہر کی طرف روانہ ہے۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی گلیاں ان قافلوں کو رخصت کر رہی ہیں جن کی آنکھوں میں رخصتی کا غم بھی ہے اور حاضری کی خوشی بھی۔ لبیک اللھم لبیک کی صدائیں اب یادوں کا حصہ بن رہی ہیں۔ منیٰ کے خیمے خالی ہو گئے ہیں۔ عرفات کا میدان پھر خاموش ہو گیا ہے۔ مزدلفہ کی رات ایک مرتبہ پھر تاریخ کا حصہ بن گئی ہے۔ جمرات کے پل سے گزرنے والے لاکھوں قدم اپنے اپنے وطنوں کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ لیکن ہر سال کی طرح اس سال بھی حج چند ایسے سوالات چھوڑ گیا ہے جو حاجیوں کے ساتھ ان کے گھروں تک سفر کرتے ہیں۔ یہ سوالات صرف انتظامات کے نہیں، صرف سہولتوں کے نہیں، صرف شکایات کے نہیں بلکہ احساس ذمہ داری کے بھی ہیں۔ الحمد للہ، اللہ تعالیٰ نے اس سال مجھے بھی حج کی سعادت نصیب فرمائی۔ اس عظیم سفر کے دوران جو کچھ دیکھا، محسوس کیا اور سنا، اس نے دل و دماغ میں کئی سوالات پیدا کیے۔ ان سوالات کا مقصد کسی کی تنقیص نہیں، کسی ادارے کو نشانہ بنانا نہیں اور نہ ہی کسی کی خدمات کا انکار کرنا ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ اس عظیم عبادت کو ایک ذمہ دار مسلمان کی نگاہ سے دیکھا جائے۔

یہ حقیقت تسلیم کرنے میں کوئی تردد نہیں ہونا چاہیے کہ سعودی عرب نے گزشتہ چند برسوں میں حج کے انتظامات کے میدان میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا اجتماع ہو جہاں چند دنوں کے اندر بیس سے پچیس لاکھ افراد ایک محدود جغرافیائی علاقے میں جمع ہوتے ہوں، پھر مقررہ اوقات میں ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہوتے ہوں اور اس پورے عمل کے دوران نظم و ضبط برقرار رکھنے کی کوشش کی جاتی ہو۔ خوراک کا انتظام، ٹرانسپورٹ کا انتظام، رہائش، طبی سہولتیں، سکیورٹی، صفائی اور ہنگامی خدمات، یہ سب ایسے امور ہیں جنہیں معمولی سمجھنا ناانصافی ہوگی۔ جو لوگ بڑے اجتماعات کی مشکلات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ لاکھوں افراد کے اس سمندر کو منظم رکھنا کتنا بڑا چیلنج ہے۔ اسی لیے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں خامیوں کی نشاندہی کی جائے وہاں مثبت پہلوؤں کا اعتراف بھی کیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا صرف ترقی یافتہ انفراسٹرکچر ہی کامیابی کی مکمل ضمانت ہے؟ شاید نہیں۔ کیونکہ حج کے اختتام پر مختلف ملکوں سے آنے والے حاجیوں کی گفتگو سننے کا موقع ملا۔ بہت سے لوگ انتظامات سے مطمئن تھے، بہت سے لوگ خوش تھے، بہت سے لوگ سعودی حکومت کی کوششوں کی تعریف کر رہے تھے، لیکن اس کے ساتھ کچھ ایسی آوازیں بھی سنائی دیں جنہیں نظر انداز کرنا مناسب نہیں ہوگا۔

کسی نے سامان گم ہونے کی شکایت کی، کسی نے رہنمائی نہ ملنے کا شکوہ کیا، کسی نے اپنے گروپ سے بچھڑ جانے کا واقعہ سنایا اور کسی نے یہ کہا کہ اتنے بڑے نظام میں عام حاجی کی آواز کہیں کھو جاتی ہے۔ یہ شکایات شاید تعداد میں کم ہوں، لیکن ان کا وجود یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ بہتری کی گنجائش ہمیشہ باقی رہتی ہے۔ یہاں ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کیا حج کو صرف انتظامیہ کے نقطہ نظر سے دیکھنا کافی ہے؟ یا پھر حاجیوں کی ذمہ داریوں کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے؟ میرا خیال ہے کہ اگر ہم صرف ایک فریق کو ذمہ دار قرار دیں گے تو تصویر ادھوری رہ جائے

گی۔ حج صرف ایک انتظامی منصوبہ نہیں، یہ ایک تربیتی عمل بھی ہے۔ یہ صرف سفر نہیں، کردار سازی کا ایک عالمی مدرسہ ہے۔ یہ صرف عبادت نہیں، اجتماعی زندگی کا ایک عملی امتحان بھی ہے۔

منیٰ میں چلتے ہوئے بار بار یہ احساس ہوتا تھا کہ دنیا کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے مسلمان ایک ہی لباس میں، ایک ہی مقصد کے لیے جمع ہیں۔ لیکن اسی ہجوم میں یہ بھی محسوس ہوتا تھا کہ بعض مشکلات سہولتوں کی کمی سے نہیں بلکہ شعور کی کمی سے پیدا ہو رہی ہیں۔ کچھ لوگ قطار کا احترام نہیں کرتے۔ کچھ لوگ ہجوم کے اصولوں کو نظر انداز کرتے ہیں۔ کچھ لوگ دوسروں کے آرام کو اہمیت نہیں دیتے۔ کچھ لوگ جلد بازی میں خود کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں اور دوسروں کو بھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان تمام مسائل کا حل صرف مزید عمارتیں اور مزید بسیں ہیں؟ یقیناً نہیں۔ ان کا ایک بڑا حل تربیت اور شعور بھی ہے۔

ہندوستان سمیت دنیا کے کئی ممالک میں حج سے پہلے تربیتی پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں، لیکن کیا یہ پروگرام واقعی اتنے مؤثر ہیں کہ ایک عام حاجی میدانِ عمل میں ان سے فائدہ اٹھا سکے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس پر سنجیدگی سے غور ہونا چاہیے۔ حج کے لیے صرف پاسپورٹ، ویزا اور ٹکٹ کافی نہیں ہوتے۔ حج کے لیے ذہنی تیاری بھی چاہیے۔ جسمانی تیاری بھی چاہیے۔ اجتماعی زندگی کے آداب بھی سیکھنے پڑتے ہیں۔ صبر اور برداشت کی مشق بھی ضروری ہوتی ہے۔

افسوس یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے لوگ مالی تیاری تو کرتے ہیں لیکن عملی تیاری نہیں کرتے۔ ہم حج پر جانے سے پہلے سامان کی فہرست بناتے ہیں، لیکن اپنے مزاج کی اصلاح کی فہرست نہیں بناتے۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ کون سا بیگ لے جانا ہے، لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہجوم میں دوسروں کا خیال کیسے رکھنا ہے۔ ہم یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ کون سی دوائیں ساتھ لے جانی ہیں، لیکن یہ جاننے کی کوشش کم کرتے ہیں کہ مشکل حالات میں صبر کیسے کرنا ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات معمولی مسائل بھی بڑے مسائل محسوس ہونے لگتے ہیں۔ عرفات کا میدان اس سال بھی ایمان افروز منظر پیش کر رہا تھا۔ لاکھوں انسان ایک ہی وقت میں اپنے رب کے سامنے کھڑے تھے۔ وہاں کھڑے ہو کر انسان کو احساس ہوتا ہے کہ اصل اہمیت نہ دولت کی ہے، نہ شہرت کی، نہ عہدے کی اور نہ طاقت کی۔ وہاں صرف بندگی کی اہمیت رہ جاتی ہے۔

لیکن عرفات میں بھی ایک سوال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ کیا ہم عرفات کی روح کو سمجھ رہے ہیں؟ یا صرف عرفات کی موجودگی کو کافی سمجھ رہے ہیں؟ کیونکہ عرفات کا اصل پیغام توبہ، عاجزی اور خود احتسابی ہے۔ اگر انسان عرفات سے واپس آ کر بھی دوسروں کے حقوق پامال کرتا رہے تو اسے اپنے عرفات پر غور کرنا چاہیے۔ اگر حج کے بعد بھی اس کی زبان دوسروں کو تکلیف دیتی رہے تو اسے اپنے حج کے اثرات کا جائزہ لینا چاہیے۔ اگر حج کے بعد بھی اس کے اندر تکبر باقی رہے تو اسے سوچنا چاہیے کہ اس نے احرام کے فلسفے کو کتنا سمجھا۔ مزدلفہ کی رات انسان کو دنیاوی آسائشوں کی حقیقت بھی سمجھاتی ہے۔ کھلے آسمان کے نیچے رات گزارنا، زمین پر آرام کرنا اور لاکھوں انسانوں کے درمیان اپنے رب کو یاد کرنا ایک ایسا تجربہ ہے جو انسان کے اندر عاجزی پیدا کرتا ہے۔ لیکن آج کے دور میں ایک اور سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ کیا ضعیف، بیمار اور معذور حاجیوں کے لیے مزید سہولتیں پیدا کی جا سکتی ہیں؟ میرا خیال ہے کہ اس سوال پر مسلسل غور ہونا چاہیے۔ کیونکہ اسلام آسانی کا دین ہے۔ روحانیت اور سہولت ایک دوسرے کی دشمن نہیں ہیں۔ بہتر انتظامات عبادت کے حسن کو کم نہیں کرتے بلکہ اس میں اضافہ کرتے ہیں۔

جمرات کا نظام جدید حج کی بڑی کامیابیوں میں شمار ہوتا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب جمرات کے ذکر کے ساتھ حادثات کی خبریں بھی آتی تھیں۔ آج صورتحال بہت بہتر ہے۔ وسیع پل، جدید نگرانی اور ہجوم کو کنٹرول کرنے کے نئے طریقے ایک بڑی پیش رفت ہیں۔ لیکن یہاں بھی تربیت کا مسئلہ موجود ہے۔ ہر حاجی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کب جانا ہے، کس راستے سے جانا ہے اور ہجوم میں کس طرح چلنا ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگ معلومات کے فقدان کی وجہ سے خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور دوسروں کے لیے بھی مشکلات پیدا کرتے ہیں۔ میرے نزدیک حج 2026 کا سب سے اہم سبق یہی ہے کہ حج صرف سہولتوں کا نام نہیں بلکہ ذمہ داری کا نام بھی ہے۔ ذمہ داری انتظامیہ کی بھی ہے۔ ذمہ داری حج مشنوں کی بھی ہے۔ ذمہ داری علماء اور تربیت دینے والوں کی بھی ہے۔ اور ذمہ داری خود حاجیوں کی بھی ہے۔ اگر انتظامیہ بہتر سہولت فراہم کرے لیکن حاجی نظم و ضبط کا خیال نہ رکھے تو مسائل پیدا ہوں گے۔ اور اگر حاجی پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کرے لیکن انتظامی کمزوریاں موجود ہوں تو تب بھی مشکلات پیدا ہوں گی۔ اس لیے کامیاب حج وہی ہو گا جس میں دونوں اپنی اپنی ذمہ داری ادا کریں۔

ایک اور پہلو بھی قابلِ غور ہے۔ ہم اکثر حج کی کامیابی کو خیموں، بسوں اور عمارتوں سے ناپتے ہیں۔ حالانکہ حج کی اصل کامیابی ان چیزوں سے کہیں آگے ہے۔ اصل کامیابی یہ ہے کہ حاجی اپنے آپ کو باعزت محسوس کرے۔ اس کی بات سنی جائے۔ اس کے مسائل کو اہمیت دی جائے۔ اسے یہ احساس ہو کہ وہ محض ایک نمبر نہیں بلکہ ایک انسان ہے۔ جدید ٹیکنالوجی یقیناً ضروری ہے، لیکن انسانی احساس اس سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ حج کا تعلق صرف جسم سے نہیں، دل سے بھی ہے۔ اور دل کو صرف سہولت نہیں، توجہ بھی چاہیے۔ آج جب دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، ٹیکنالوجی ترقی کر رہی ہے اور حج کے انتظامات ہر سال بہتر ہو رہے ہیں تو ہمیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا ہماری تربیت بھی اسی رفتار سے بہتر ہو رہی ہے؟ کیا ہمارے اندر نظم و ضبط بڑھ رہا ہے؟ کیا ہم دوسروں کے حقوق کا زیادہ خیال رکھنے لگے ہیں؟ کیا حج کے بعد ہماری زندگیوں میں کوئی مثبت تبدیلی آ رہی ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب صرف سعودی حکومت یا حج کمیٹی آف انڈیا کے پاس نہیں، بلکہ ہم سب کے پاس ہے۔

آخر میں میں یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ حج 2026 پر گفتگو کرتے وقت ہمارا مقصد الزام تراشی نہیں ہونا چاہیے۔ تعریف بھی ہونی چاہیے اور تنقید بھی، لیکن دونوں کا مقصد اصلاح ہونا چاہیے۔ کیونکہ اصلاح ہی وہ راستہ ہے جو اداروں کو بہتر بناتا ہے، معاشروں کو مضبوط کرتا ہے اور عبادتوں کو ان کے اصل مقصد سے جوڑتا ہے۔ اصل سوال یہ نہیں کہ منیٰ میں کیا کمی تھی، عرفات میں کیا دشواری تھی یا مزدلفہ میں کیا مسئلہ تھا۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم اس سفر سے کیا سیکھ کر لوٹے ہیں؟ اگر حج نے ہمیں صبر سکھایا، نظم سکھایا، برداشت سکھائی، دوسروں کے حقوق کا احترام سکھایا اور اپنے رب کے سامنے عاجزی سکھائی تو یقیناً ہم نے حج کے پیغام کو سمجھ لیا۔ اور اگر ہم صرف یادیں، تصویریں اور قصے لے کر واپس آئے ہیں تو پھر ہمیں اپنے سفر کے مقصد پر دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام حاجیوں کے حج کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، تمام ذمہ داران کو بہتر فیصلوں کی توفیق دے، حج کے انتظامات کو ہر سال مزید بہتر بنائے اور ہمیں اس عظیم عبادت کے ظاہری اعمال کے ساتھ اس کے باطنی پیغام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حج کے بعد کی زندگی یعنی تجدید عہد بندگی

مفتی اشفاق قاضی

حج بیت اللہ کوئی رسمی عبادت یا مقدس مقامات کی زیارت کا نام نہیں، بلکہ یہ بندۂ مومن کی زندگی میں ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب کا آغاز ہے، یہ وہ عظیم تربیتی عمل ہے جس میں انسان اپنے رب کے حضور تمام ظاہری امتیازات، دنیوی حیثیتوں اور نفسانی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر سراپا عجز و انکسار بن جاتا ہے، حج ایک ایسی روحانی ورکشاپ ہے جو انسان کو نئی زندگی عطا کرتی ہے اور اسے گناہوں سے توبہ کر کے بندگی کے ایک نئے سفر پر گامزن کرتی ہے، جب ایک حاجی مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر قدم رکھتا ہے تو درحقیقت وہ اپنی سابقہ کوتاہیوں اور لغزشوں سے نجات کا عہد کرتا ہے، حج کے بعد اس کی زندگی ایک صاف اور سفید کورے کاغذ کی مانند ہونی چاہیے جس پر تقویٰ، اطاعتِ الٰہی، حسنِ اخلاق اور خدمتِ خلق کی نئی داستان لکھی جائے، اگر اس عظیم عبادت کے بعد بھی انسان کی زندگی میں کوئی مثبت تبدیلی پیدا نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس نے حج کی ظاہری مشقت تو اٹھائی، مگر اس کی روح اور پیغام کو پوری طرح نہیں اپنایا، حج کے دوران حاجی کی زبان پر مسلسل ''لبیک اللھم لبیک'' کا ورد جاری رہتا ہے، یہ دراصل بندے کی جانب سے اپنے رب کے حضور وفاداری اور اطاعت کا اعلان ہے، میدانِ عرفات میں بہنے والے آنسو، گناہوں پر ندامت اور مغفرت کی دعائیں، محض وقتی جذبات سے ہم آہنگ نہیں ہوتیں، بلکہ ایک نئے عہد کی بنیاد ہوتی ہیں، عرفات کا میدان انسان کو اس کی حقیقت یاد دلاتا ہے اور اسے زندگی کا رخ بدلنے کی دعوت دیتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا عرفات کی وہ کیفیت وطن واپسی کے بعد بھی باقی رہتی ہے؟ ایک سچے حاجی کی پہچان یہی ہے کہ اس کے دل کی نرمی، خشیتِ الٰہی اور احساسِ جواب دہی حج کے بعد بھی برقرار رہے، بیت اللہ کے طواف کے دوران اس نے جو دعائیں کیں، ملتزم سے لپٹ کر جو التجائیں پیش کیں اور کعبہ کے سامنے جو عہد و پیمان کیے، وہ سب اس بات کا اعلان تھے کہ اب اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہوگی، اگر کوئی شخص واپسی کے فوراً بعد انہی گناہوں اور غفلتوں کی طرف لوٹ جائے جن سے نجات کے لیے اس نے دعا کی تھی، تو یہ بہت بڑی محرومی ہے، سفرِ حج کا ایک نہایت ایمان افروز مرحلہ مدینہ منورہ کی حاضری بھی ہے، روضۂ اقدس کے سامنے حاضری اور

مسجدِ نبوی ﷺ میں عبادت کا شرف انسان کے دل کو عشقِ رسول ﷺ سے سرشار کر دیتا ہے، وہاں پہنچ کر حاجی اپنے آقا ﷺ کی سنتوں پر عمل کا عزم کرتا ہے، اس لیے حج کے بعد اس کی گفتگو، معاملات، اخلاق اور طرزِ زندگی میں سنتِ نبوی ﷺ کی جھلک نمایاں ہونی چاہیے، اگر مدینہ سے واپسی کے بعد بھی انسان کے کردار میں کوئی تبدیلی نہ آئے تو اسے سنجیدگی سے اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہیے، بعض اوقات حج ایک روحانی انقلاب کے بجائے محض ایک سماجی لقب بن کر رہ جاتا ہے، حالانکہ حج کا اصل مقصد انسان کے باطن اور ظاہر دونوں کی اصلاح ہے، اگر حج کے بعد بھی نمازوں میں سستی، جھوٹ، غیبت، چغلی، دھوکہ دہی، سود، بددیانتی اور حقوق العباد کی پامالی جاری رہے تو یہ غور و فکر کا مقام ہے کہ اس عظیم عبادت کا اثر کہاں ظاہر ہوا؟ حج انسان گناہوں سے پاک کرنے کے لیے کرتا ہے، لیکن بعض لوگ اپنی غفلت کے باعث دوبارہ انہی برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ایسے شخص کی مثال اس فرد کی سی ہے جو نہایت قیمتی لباس پہن کر پھر کیچڑ میں جا بیٹھے، یہی وجہ ہے کہ احادیثِ نبویہ ﷺ میں حجِ مبرور کی غیر معمولی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس دوران کوئی فحش بات یا گناہ نہ کیا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔'' ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ''حجِ مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔'' سوال یہ ہے کہ حج کے مقبول ہونے کی علامت کیا ہے؟ اس بارے میں امام حسن بصریؒ کا قول نہایت بصیرت افروز ہے کہ حجِ مبرور کی نشانی یہ ہے کہ انسان دنیا کی محبت میں کمی اور آخرت کی فکر میں اضافہ محسوس کرے، اگر حج کے بعد نمازوں کا ذوق بڑھ جائے، دل میں تقویٰ پیدا ہو، غریبوں سے ہمدردی اور بندگانِ خدا کی خدمت کا جذبہ بیدار ہو جائے تو یہ قبولیت کی امید افزا علامت ہے، لیکن اگر انسان میں تکبر پیدا ہو جائے اور وہ محض ''حاجی'' کے لقب پر فخر کرنے لگے تو یہ ایک خطرناک بیماری ہے۔

حج کے بعد ہر حاجی کو اپنی زندگی کا نیا لائحۂ عمل ترتیب دینا چاہیے، عبادات کے میدان میں نمازوں کی پابندی، تلاوتِ قرآن اور ذکرِ الٰہی کو معمول بنائے، اخلاقیات کے شعبے میں جھوٹ، غیبت، چغلی اور بدزبانی سے مکمل اجتناب کرے، معاملات میں حلال روزی، امانت داری اور دیانت کو اختیار کرے اور ہر قسم کے دھوکے اور ظلم و زیادتی سے بچے، اسی طرح معاشرتی زندگی میں والدین، اہلِ خانہ، پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی فکر کرے اور محبت، رواداری اور حسنِ سلوک کو اپنا شعار بنائے، صالحین کی صحبت اختیار کرنا اور بری محفلوں سے دور رہنا بھی حج کے اثرات کو باقی رکھنے کے لیے ضروری ہے، انسان اپنے ماحول سے متاثر ہوتا ہے، اس لیے نیک لوگوں کی رفاقت اسے استقامت عطا کرتی ہے اور برائیوں سے بچنے میں مدد دیتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ حج ایک ابدی بیداری کا نام ہے، میدانِ عرفات کی دعائیں، کعبۃ اللہ کا طواف، صفا و مروہ کی سعی اور مدینہ منورہ کی مقدس فضائیں محض یادگار لمحات نہیں بلکہ ایسی امانتیں ہیں جن کا حق پوری زندگی ادا کرنا ہوتا ہے، حج کے بعد حاجی معاشرے میں اسلام کا ایک چلتا پھرتا سفیر بن جاتا ہے، لوگ اس کے کردار اور اخلاق کو دیکھ کر دین کی خوبصورتی کا اندازہ لگاتے ہیں، اس لیے ہر حاجی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی باقی زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ تمام حجاجِ کرام کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور ہمیں بھی ایسی زندگی نصیب فرمائے جو حج کے حقیقی پیغام، یعنی تجدیدِ عہدِ بندگی کا عملی نمونہ بن سکے۔ آمین۔

غزل

کھینچ لایا تجھے احساس تحفظ مجھ تک
ہم سفر ہونے کا تیرا بھی ارادہ کب تھا

درگزر کرتی رہی تیری خطاؤں کو برسوں
میرے جذبات و خیالات تو سمجھا کب تھا

موج در موج بھنور کھینچ رہا تھا مجھ کو
میری کشتی کے لیے کوئی کنارہ کب تھا

ظاہراً ساتھ وہ میرے تھا مگر آنکھوں سے
بد گمانی کے نقابوں کو اتارا کب تھا

تجھ کو معلوم نہیں اپنی وفاؤں کے عوض
جان جاں میں نے جو چاہا تھا زیادہ کب تھا

دو کناروں کو ملایا تھا فقط لہروں نے
ہم اگر اس کے نہ تھے وہ بھی ہمارا کب تھا

اس نے میری ہی رفاقت کو بنایا ملزم
میں اگر بھیڑ میں تھی وہ بھی اکیلا کب تھا

وہ ترا عہد وفا یاد ہے اب تک میتاؔ
بھول بیٹھی ہوں محبت کا زمانہ کب تھا

امیتا پرسو رام میتا

الجھنوں کو سلجھانے کا فن

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

زندگی میں نشیب و فراز اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، کئی بار ہم خود کو مسائل سے اس قدر گھرا پاتے ہیں کہ باہر نکلنے کا راستہ نہیں دکھائی دیتا، ہم اپنی عادتوں، ڈر اور خطرات کی وجہ سے دیر تک ان مسائل میں الجھے رہتے ہیں اور مسائل کے اصل اسباب تک ہماری نظر نہیں جاتی، ہمیں لگتا ہے کہ ہم ایک دوراہے پر کھڑے ہیں، کدھر جانا ہے کا فیصلہ نہیں کر پاتے ہیں اور اپنے کو بے بس محسوس کرنے لگتے ہیں۔ اس بے بسی سے نکلنے کا واحد طریقہ تقدیر پر ایمان ہے، اس سے ہمیں حوصلہ ملتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے، وہ اللہ کی مرضی اور ہمارے مقدر کا حصہ ہے، یہ احساس ہمیں مایوسی کے دلدل اور خوف کی نفسیات سے نکالتا ہے اور ہمارے دماغ میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ جو ہوا، اچھا ہوا جو ہو رہا ہے اچھا ہو رہا ہے، جو ہوگا وہ بھی اچھا ہی ہوگا، اس کا نقد فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مایوسی کے بادل چھٹ جاتے ہیں، دماغ میں تازگی آتی ہے، خوف کی نفسیات سے ہم نکل پاتے ہیں، اسباب کے درجے میں ہمارا دماغ الجھنوں کے سلجھانے کے طریقہ پر غور کرتا ہے اور سمت سفر کی تعیین آسان ہو جاتی ہے، ہمارا رویہ لاپرواہی کا نہیں رہتا، ٹال مٹول اور جلد بازی کی نفسیات سے ہم باہر نکل آتے ہیں، مسائل کے حل کی شکلوں پر سنجیدگی سے غور کرتے ہیں، اپنے خیالات مجتمع کرتے ہیں، حالات و مسائل کے منظر، پس منظر کا تجزیہ کر کے صحیح فیصلہ لے پاتے ہیں، اس سے ہماری خود اعتمادی میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ہم اپنے کو کچھ کر گذرنے کی پوزیشن میں پاتے ہیں اور اس طرح نوے فی صد الجھنوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ الجھنیں منفی خیالات سے بھی پیدا ہوتی ہیں، فیملی تھروپی میں ایک اصطلاح نیگیٹو اسپیس کی ہے، اس کا مطلب ہے کہ جو سامنے آ چکا یا جو کہا گیا، اس سے زیادہ اہم وہ ہے جو ابھی چھپا ہوا ہے یا جواب تک نہیں کہا جا سکا ہے، ایسے امور کی فہرست سازی کرنا اور اسے پانا بھی الجھنوں سے نجات کا مؤثر ذریعہ ہے، بہت سارے مسائل اس لیے بھی پیدا ہوتے ہیں کہ سامنے والا آپ کے رویہ سے شاکی ہوتا ہے، اس کی وجہ چھوٹی بھی ہو سکتی ہے اور بڑی بھی، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے چہرے پر ہر وقت کرختگی کے آثار ہوتے ہیں، مسکراہٹ آپ کے ہونٹوں پر کبھی نہیں رینگتی، آپ رشتہ داروں پر یا تو بہت غصہ کرتے ہیں یا بالکل نہیں کرتے، کسی موقع سے آپ کی زبان پر کسی کے لیے تعریفی کلمات نہیں آتے، ان رویوں کی وجہ سے بھی الجھنیں آتی ہیں، ان کی فہرست بنا کر اپنی زندگی میں ان کو برتیں، لوگوں کی شکایتوں کی بھی فہرست بنائیں اور جائز شکایتوں کو دور کریں، آپ محسوس کریں گے کہ آپ الجھنوں کے دلدل سے باہر آ گیے ہیں اور بہت ساری الجھنیں صرف رویوں کی تبدیلی سے دور ہو گئیں اور بہت ساری الجھنیں سلجھ گئیں۔ بعض الجھنیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو ہماری غلطیوں کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوتی ہیں، ان الجھنوں کے سلسلے میں ایک طریقۂ کار تو یہ ہے کہ ہم ان غلطیوں پر ماتم کرتے رہیں، ان الجھنوں کو راستے کی رکاوٹ سمجھ کر بیٹھ جائیں، دوسرا طریقہ یہ ہے کہ غلطیوں کے ذریعہ پیدا شدہ الجھنوں سے سبق سیکھیں اور اسے تجربہ کے خانے میں ڈال کر اپنی زندگی کو صحیح رُخ پر ڈال دیں۔ الجھنوں کی وجہ اگر کچھ سمجھ میں نہ آئے تو ایمانداری، غیر جانب داری، ہر قسم کے تعصب سے پاک رویہ کو اپنائیے، اپنے لیے بھی اور دوسروں کے لیے بھی، یہ بات الجھن اور مسائل کا حل نہیں ہے کہ آپ اپنے درد کو چھپاتے رہیں اور دوسروں کی دُھتکار سنتے رہیں، تحقیق سے معلوم ہوا کہ دوسروں کے تئیں ہمدرد ہونا اچھی بات ہے، پر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دوسروں کے غلط رویہ کو ہم برداشت کرتے جائیں، برداشت کی ایک حد ہوتی ہے، آپ برداشت کرتے رہے تو دوسرے اپنی حدیں پار کرنے لگتے ہیں، اس لیے ہوشیار بھی رہیے اور خبردار بھی، ایسا نہ ہو کہ تعلقات نبھاتے نبھاتے آپ خود ہی کھو جائیں، اگر آپ نے اپنا وجود کھو دیا تو الجھنیں کہاں قیام پذیر ہوں گی، اگر آپ نے الجھنوں کو سلجھانے میں ایسا رویہ اختیار کیا جو آپ کے وجود کو عدم میں بدل دے تو آپ پر وہ مثل صادق آئے گی کہ ''نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''، اس موقع پر اکبر الہ آبادی کا یہ شعر بھی نوک قلم پر آ گیا۔

دھو شوق سے کپڑے کو پر اتنا نہ رگڑ
نہ دھبہ رہے کپڑے پر نہ کپڑا باقی

الجھنوں کا ایک سبب تجسس بھی ہے، جس سے قرآن نے منع کیا ہے، غیر ضروری سوالات بھی الجھنوں میں اضافہ کرتے ہیں، اللہ رب العزت نے یہ بھی کہا ہے کہ ''ہر چیز کے بارے میں سوال نہ کرو، مبادا اگر وہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے تو تمہیں بُرا محسوس ہو''، اس لیے تجسس اور غیر ضروری سوال سے گریز کرنا چاہیے کیا جاننا ہے اور کسے نظر انداز کر دینا ہے، اس کی سمجھ ہونی ضروری ہے، نفسیات کی اصطلاح میں اسے ''کریٹیکل اگنورنگ'' کہا جاتا ہے، ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ اس سے ہماری توانائی، مسئلے پر ارتکاز اور فیصلے لینے کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، ''کریٹیکل اگنورنگ'' کا مطلب قطعاً یہ نہیں ہے کہ ہم دنیا، ادارے، تنظیموں سے کٹ جائیں، یہ تو رہبانیت کے مثل ہے، جس کی اجازت اسلام نہیں دیتا، آپ کو صرف یہ طے کرنا ہے کہ آپ کی دماغی صلاحیتیں کس کام آنی ہیں اور کس کام نہیں، اس کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ ہر طرح کی معلومات جو آپ تک پہونچ رہی ہیں، اس کو نہ تو دماغ میں بٹھائیں اور نہ ہی اس پر اپنا ردعمل ظاہر کریں، کیوں کہ اس سے آپ الجھن میں پڑ سکتے ہیں، اسی طرح موبائل میں بھی غیر ضروری نوٹی فیکشن بند کر دیں، مختلف قسم کے رنگ ٹون بھی آپ کے ذہنی سکون اور یکسوئی کو برباد کرتے ہیں، اس کے لیے بھی اوقات مقرر کیجیے، اگر آپ کے پاس کام کرنے والی ٹیم ہے تو بہت سارے غیر اہم معاملات و مسائل جو آپ کی الجھن کا سبب ہیں، اسے دوسروں کے حوالہ کر دیجیے، کوئی اطلاع، خبر، پیغام جو الجھن میں مبتلا کر سکتا ہے، اسے قبول کرنے سے پہلے پوری تحقیق کر لیں، خبر کہاں سے آئی ہے، کس نے نشر کی ہے، کیا وہ بھروسے مند ہے، اس الجھن کو سلجھانے کے لیے ہمیں اپنی توانائی صرف کرنی چاہیے یا نہیں، یہی قرآن کا حکم اور اسلام کی تعلیم ہے کہ ''اے ایمان والو! اگر کوئی ایرا غیرا خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ جہالت کی وجہ سے کسی مصیبت میں پڑ جاؤ اور اس خبر پر اعتماد کر کے جو اقدام کیا اس پر نادم ہونا پڑے''۔ ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہر تنازعہ پر اپنا ردعمل ظاہر کرنا ضروری نہیں ہے، ایسا کرنے سے آپ اپنی الجھن میں مزید اضافہ کر لیں گے، کیوں کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ کے قولی و فعلی تبصرے اور ردعمل کے نتیجے میں بات بگڑ جائے اور بے وجہ معاملہ طول پکڑ لے، یا آپ کے ردعمل سے غلط ارادے والوں کے حوصلے بڑھ جائیں اور آپ اس کے نتیجے میں اپنے مقصد سے دور ہو جائیں، جب آپ ان چیزوں کو سمجھ کر ان دیکھا کرنے پر قادر ہوں گے، تبھی دوسرے ضروری مسائل پر گہرائی سے غور کرنے کے قابل ہوتے ہیں، بہتر فیصلے لے پاتے ہیں، اہم اور ضروری امور پر یکسوئی سے ترجیحی بنیادوں پر اپنی توانائی صرف کر سکتے ہیں، اس طریقۂ عمل سے غلط سلط پیغام رسانی اور خوشنودی کے حصول کے لیے صرف باتیں بنانے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور آپ ذہنی طور پر پُرسکون رہ سکیں گے۔ الجھنوں کو سلجھانے کے معاملہ میں ہمیں غیر ضروری طور پر خوش فہمی کا شکار بھی نہیں ہونا چاہیے، اس سے الجھن دور ہوگی یا نہیں، یہ بعد کی بات ہے، البتہ نفسیاتی طور پر عمل اور کوشش میں کمی آتی ہے، جس سے نتائج تک پہونچنا دشوار ہو جاتا ہے۔ الجھنیں کبھی غیر معمولی ہوتی ہیں اور آپ ساری ترکیبوں کے بعد بھی اسے سلجھانے پر قادر نہیں ہوتے، ایسے میں آپ کو اپنی خود اعتمادی کو بڑھانے اور تحمل و برداشت کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اس کی وجہ سے آپ کے اندر مشکل حالات کے مقابلے اور الجھنوں کو دور کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اور آپ جان لیں گے کہ زندگی ہمیشہ آسان نہیں ہوتی، زندگی میں دشواریوں اور مشکلات کا آنا فطری ہے، ناکامی ہو یا روزمرہ کی مشکلات آپ اس کو قبول کریں، اس سے آپ کو ذہنی توانائی حاصل ہوگی، جذبات کو دبانے کے بجائے انہیں محسوس کریں، یہ حالات مشکل ضرور ہیں، لیکن دھیرے دھیرے گذر ہی جاتے ہیں، یہ وقت بھی گذر جائے گا، کا احساس خوشی، غمی دونوں میں آپ کو نفسیاتی طور پر تقویت پہونچاتا ہے، احساس و جذبات جو الجھنوں کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں، ان کا تجزیہ کریں کہ یہ احساس حالیہ الجھنوں کے نتیجے میں پیدا ہوئے یا ماضی کے کسی تلخ تجربات کا نتیجہ ہیں۔

بھارت اور وینزویلا نے

متعدد شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں تلاش کیں

دہلی: بھارت اور وینزویلا نے آج متعدد شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں تلاش کیں جب وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو نئی دہلی میں وینزویلا کی قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگ کے ساتھ ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعلقات اور باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی مسائل پر بات چیت ہوئی۔ اپنی بات چیت کے دوران، پی ایم مودی اور روڈریگز نے بھی دوطرفہ تعلقات کو گہرا کرنے اور گلوبل ساؤتھ کے مفادات کو آگے بڑھانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس میٹنگ کے دوران وزیر خارجہ ایس جے شنکر، خارجہ سکریٹری وکرم مصری اور دیگر حکام بھی موجود تھے۔ وزارت خارجہ امور کے ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے آج وینزویلا کے کارگزار صدر ڈیلسی روڈریگیز کے ساتھ وسیع پیمانے پر بات چیت کی۔ رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کے مکمل اسپیکٹرم کا جائزہ لیا اور توانائی، تجارت، سرمایہ کاری، صحت کی دیکھ بھال، آٹوموبائل سمیت دیگر شعبوں میں تعاون کی نئی راہیں تلاش کیں۔ رہنماؤں نے باہمی دلچسپی کے عالمی اور علاقائی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ شراکت داری کو مزید گہرا کرنے اور گلوبل ساؤتھ کے مفادات کو آگے بڑھانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ اس سے پہلے دن میں، وزیر خارجہ جے شنکر نے روڈریگز سے ملاقات کی اور شراکت کو مضبوط بنانے کے لیے ان کے مستقل عزم کی تعریف کی۔ وینزویلا کے قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگس کے دورے کے بارے میں وزارت خارجہ کی ایک خصوصی بریفنگ میں بات کرتے ہوئے، سکریٹری (مشرق) (رودر یندر ٹنڈن نے کہا کہ دورہ کرنے والے رہنما کے ساتھ وزراء کا ایک بڑا وفد تھا اور اس نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ سرکاری بات چیت کی، جس میں ورکنگ لنچ بھی شامل تھا۔ مصروفیت کے بنیادی فوکس پر روشنی ڈالتے ہوئے، ٹنڈن نے نوٹ کیا کہ وینزویلا اس ماہ خام تیل کا "پہلے سے ہی تیسرا سب سے بڑا اسپلائر بن کر ابھرا ہے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ بات چیت "توانائی کی شراکت قائم کرنے پر مرکوز تھی"۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں فریقوں کو تعلقات میں مضبوط باہمی فائدے نظر آتے ہیں، یہ بتاتے ہوئے کہ ہندوستان اور وینزویلا کے لیے توانائی کے شعبے میں کام کرنے کے لیے ایک کامل تکمیلی حیثیت موجود ہے۔ ان کے مطابق، وینزویلا ہندوستان کو کئی سالوں سے ایک مستحکم "ڈیمانڈ پارٹنر" کے طور پر دیکھتا ہے، جو پائیدار تعاون کی بنیاد ہے۔ توانائی کے علاوہ، بات چیت میں وسیع تر اقتصادی مشغولیت کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ٹنڈن نے وینزویلا کو ایک "بڑا ملک، وسائل سے مالا مال" کے طور پر بیان کیا جواب کئی شعبوں میں مواقع پیدا کرتے ہوئے پائیدار ترقی کی راہ کی طرف بڑھنے کے آثار دکھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "نہ صرف توانائی کے شعبے میں بلکہ کان کنی، مویشی پالنے، نقل و حمل، زرعی آلات، آٹوموٹیو سیکٹر اور فارما میں بھی بہت بڑا موقع موجود ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بات چیت میں اس بات پر توجہ مرکوز کی گئی کہ کس طرح ہندوستانی کمپنیاں ان بازاروں میں کامیابی کے ساتھ داخل ہو سکتی ہیں اور نئی شراکتیں قائم کر سکتی ہیں۔ ٹنڈن نے اس مصروفیت کو بہت کاروباری اور بہت ہی اہم قرار دیتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ دونوں وفود کے درمیان حقیقی گرمجوشی تھی۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ وینزویلا کی طرف نے ہندوستان کی دیرینہ حمایت کو تسلیم کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان برے اور اچھے وقتوں میں وینزویلا کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔

وزیر دفاع نے آپریشنل کارکردگی کو مضبوط بنانے کے لیے

فیلڈ کمانڈروں کیلئے مالی حد میں دوگنا اضافے کو منظوری دی

نئی دہلی: وزیر دفاع شری جناب راج ناتھ سنگھ نے آج نئی دہلی میں دفاعی خدمات بشمول طبی اور کام کے منصوبوں کے لیے مالیاتی اختیارات کے نظرثانی شدہ وفد کو جاری کیا۔ اس سے فیلڈ کمانڈروں کی آپریشنل کارکردگی کو مزید تقویت ملے گی اور معاہدوں اور منصوبوں پر تیزی سے عمل درآمد ہو گا۔ غیر ملکی اصل سازوسامان کے مینوفیکچررز پر انحصار کو کم کر کے دفاع میں آتم نیر بھر بھارت کو فروغ دینے کے لیے عسکری ماحولیاتی نظام میں مقامی بنانے اور تحقیق اور ترقی کے لیے سونپے گئے مالیاتی اختیارات کو دوگنا کر دیا گیا ہے۔ مالی اختیارات کا نظرثانی شدہ وفد موجودہ سال کے بجٹ کے مختص کے مطابق ریونیو کے ذریعے 25.1 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی خریداری میں سہولت فراہم کرے گا۔ فوری آپریشنل ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فراہم کردہ کل حد میں 100٪ اضافے کے ساتھ آرمی/ ایئر فورس/ بحری کمانڈروں کو تفویض کردہ خصوصی مالی اختیارات میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ مالیاتی اختیارات میں اضافے کے علاوہ، عام خریداری سے زیادہ اعلیٰ وفود کے ساتھ لیڈ سروس کے ذریعے مشترکہ سروس پروکیورمنٹ کو فروغ دینے کے لیے نئی دفعات شامل کی گئی ہیں۔ سامان اور خدمات کی خریداری کو ڈی سینٹرلائز ڈ کرنے کے لیے کئی نئی قابل مالیاتی اتھارٹیز متعارف کرائی گئی ہیں۔ مالیاتی اختیارات کو آخری بار 2021 میں مطلع کیا گیا تھا۔ قوت کی سطح میں توسیع کی وجہ سے اور بجٹ کی مختص میں اضافے کے مقابلے آپریشنز اور رزق پر بڑھتے ہوئے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے نظرثانی کی ضرورت تھی۔ مالی اختیارات میں یہ نظرثانی شدہ وفد اکتوبر 2025 میں مطلع شدہ نظرثانی شدہ دفاعی حصولی مینول کے ساتھ، تیزی سے فیصلہ سازی کے ساتھ دفاعی خریداری کو تقویت دے گا۔ اس سے دفاعی افواج کی ضروریات کے مطابق وسائل کی بروقت دستیابی ہوگی۔ چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل این ایس راجہ سبرامنی، چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اپیندر دویدی، چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل کرشنا سوامی ناتھن، دفاعی سیکریٹری جناب راجیش کمار سنگھ، سیکریٹری (دفاعی پیداوار) شری سنجیو کمار، سیکریٹری (سابق فوجیوں کی بہبود) شری سوکرتی لکی، سیکریٹری (دفاع کے چیف ایئر اسٹاف شری ویشہل، ایئر چیف ایئر اسٹاف) شری ویشہل، ایئر اسٹاف کے سیکریٹری جنرل (سابق فوجیوں کی فلاح وبہبود) شری سوکرتی لکھی، مارشل ناگیش کپور، کنٹرولر جنرل آف ڈیفنس اکاؤنٹس شری انوگرا نارائن داس اور دیگر سینئر افسران بھی اس موقع پر موجود تھے۔

هندوستان اگلی دودهائیوں تک دنیا کی سب سے

تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت رہے گا: پیوش گوئل

ممبئی: مرکزی کامرس اور صنعت کے وزیر پیوش گوئل نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان آئندہ دو دہائیوں تک دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت بنے گا، بحرانوں کو مواقع میں تبدیل کرنے اور طویل مدتی عالمی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی ملک کی صلاحیت کو اجاگر کرتا ہے۔ سٹی انڈیا کانفرنس 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ عالمی غیر یقینی صورتحال کے دوران ہندوستان مسلسل مضبوط ہوا ہے اور تجارت، مینوفیکچرنگ، کاروبار اور سرمایہ کاری کے لیے ایک پرکشش مقام بنا ہوا ہے۔ ہندوستان مستقبل میں دو دہائیوں سے زیادہ عرصے تک دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت بنے گا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ہندوستان نے بار بار اپنی پالیسیوں اور کاروباری حکمت عملیوں کو بدلتے ہوئے عالمی حالات کے مطابق ڈھال لیا ہے اور چیلنجوں کو ترقی کے مواقع کے طور پر استعمال کیا ہے۔ وزیر کے مطابق، ان کی حالیہ بات چیت کے دوران عالمی سرمایہ کاروں کے ساتھ بات چیت نے ہندوستان کی طویل مدتی ترقی کے امکانات پر اعتماد کو تقویت بخشی۔ انہوں نے کہا کہ ہر بات چیت جس میں میں نے ایک سچائی کو تقویت دی تھی۔ دنیا کا طویل مدتی سرمایہ ہندوستان اور ان مواقع کو دیکھ رہا ہے جو ہندوستان پیش کرتا ہے۔ گوئل نے مزید کہا کہ سرمایہ کاروں کے لیے اب سوال یہ نہیں ہے کہ وہ ہندوستان میں سرمایہ کاری کریں یا نہیں، بلکہ وہ ملک کی ترقی کی کہانی کو کتنی جلدی پہچانتے ہیں۔ ہندوستان کی ترقی کی صلاحیت کو واضح کرنے کے لیے، وزیر نے جنوبی کوریا کی آٹوموبائل بنانے والی کمپنی ہنڈائی کی مثال پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی 1999 میں ہندوستان میں داخل ہوئی جب بنیادی ڈھانچے کے حالات اب بھی ترقی کر رہے تھے اور اس نے 200 ملین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی۔ گوئل کے مطابق، ہنڈائی نے چند سال بعد گاڑیاں بنانا شروع کیں اور اپنے کام کو بڑھانا جاری رکھا۔ انہوں نے کہا کہ صرف پچھلے 10 سالوں میں ہیونڈائی نے اپنے حصص کی بقایا قیمت کے ذریعے 12-13 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی مالیت پیدا کی ہے، جبکہ رائلٹی، ڈیویڈنڈ اور سرمایہ بھی ملا کر مزید 12-13 بلین امریکی ڈالر حاصل کیے ہیں۔

بھارت۔ مشرقِ وسطیٰ۔ یورپ اقتصادی راہداری

عالمی تجارت کا نیا خواب یا جغرافیائی سیاست کا امتحان؟

نئی دہلی: بھارت، مشرقِ وسطیٰ اور یورپ کو جوڑنے والی مجوزہ انڈیا۔مڈل ایسٹ۔یورپ اکنامک کوریڈور (آئی ایم ای سی) کو 2023 کے جی-20 سربراہی اجلاس میں متعارف کرایا گیا تھا۔ اس منصوبے کا مقصد بندرگاہوں، ریلوے نیٹ ورکس، توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور ڈیجیٹل رابطوں کے ذریعے ایشیا، خلیج اور یورپ کے درمیان تجارت اور رابطوں کو فروغ دینا ہے۔ یہ راہداری دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے۔ مشرقی راہداری بھارت کو متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب سے جوڑے گی، جبکہ شمالی راہداری خلیجی ممالک کو اردن، اسرائیل اور یورپ سے ملائے گی۔ منصوبے کے ابتدائی حامیوں میں بھارت، امریکہ، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، فرانس، جرمنی، اٹلی اور یورپی یونین شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق آئی ایم ای سی کا مقصد نہ صرف تجارتی راستوں کو متنوع بنانا ہے بلکہ ان کمزوریوں کو بھی دور کرنا ہے جو حالیہ برسوں میں سویز نہر کی بندش اور بحیرہ احمر میں سلامتی کے بحرانوں کے دوران سامنے آئیں۔ منصوبے کے حامیوں کا کہنا ہے کہ اس سے ایشیا اور یورپ کے درمیان ترسیل کے وقت اور لاجسٹک اخراجات میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق آئی ایم ای سی کو اکثر چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) کے متبادل کے طور پر دیکھا جاتا ہے، تاہم خلیجی ممالک اسے چین کے خلاف کسی منصوبے کے بجائے اپنی معاشی تنوع اور عالمی تجارتی مرکز کے طور پر کردار کو مضبوط بنانے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ تاہم اس منصوبے کو کئی چیلنجز کا سامنا بھی ہے۔ غزہ جنگ، ایران اور اسرائیل کے درمیان کشیدگی، بحیرہ احمر میں سلامتی کے مسائل اور خطے کے مختلف ممالک کے سیاسی مفادات آئی ایم ای سی کی رفتار کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں استحکام کے بغیر اس منصوبے پر عملدرآمد مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود بھارت، یورپی یونین اور متعدد شراکت دار ممالک آئی ایم ای سی کو مستقبل کی عالمی تجارت کے لیے ایک اہم منصوبہ قرار دے رہے ہیں۔ حالیہ برسوں میں قبرص، اٹلی اور دیگر یورپی ممالک کے ساتھ ہونے والی سفارتی سرگرمیوں میں بھی اس راہداری کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبہ اب بھی متعلقہ ممالک کی اقتصادی اور تزویراتی ترجیحات میں شامل ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر آئی ایم ای سی اپنے اہداف کے مطابق مکمل ہو جاتا ہے تو یہ نہ صرف بھارت، خلیجی ممالک اور یورپ کے درمیان تجارت کو نئی جہت دے سکتا ہے بلکہ عالمی سپلائی چین کے نقشے میں بھی اہم تبدیلی لا سکتا ہے۔

آئی این ایس ایراوت آپریشنل تبدیلی کیلئے کولمبو پہنچا

کولمبو: ہندوستانی بحریہ کا جہاز (آئی این ایس) ایراوات آپریشنل ٹرنارا ؤنڈ کے لئے سری لنکا کے کولمبو پہنچ گیا، جس نے دونوں ملکوں کے درمیان مضبوط سمندری شراکت داری کا اعادہ کیا۔ ہندوستانی بحریہ نے جمعرات کو ایک بیان میں کہا کہ واسودھائیو کٹمبکم کے لازوال اخلاقیات سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اور حکومت ہند کے مہاساگر اور پڑوس فرسٹ کے وژن کے ساتھ ہم آہنگ، آئی این ایس ایروت 01 جون 26 کو آپریشنل ٹرنارا ؤنڈ کے لیے کولمبو پہنچا۔ پورٹ کال ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان مضبوط سمندری شراکت داری کی تصدیق کرتا ہے۔ سری لنکا کی بحریہ کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق سری لنکا کی بحریہ نے کولمبو کی بندرگاہ پر کمانڈر آئی پی پاٹل کی قیادت میں آئی این ایس ایروت کا خیر مقدم کیا۔ جزیرے میں اپنے قیام کے دوران، جہاز کا عملہ سری لنکا نیوی یا یو ایس انڈیا تعلقات کے زیر اہتمام کئی پیشہ ورانہ طور پر افزودگی کے پروگراموں اور دوستی کی تعمیر کے پروگراموں میں شرکت کرے گا۔ ایک بیان میں، سری لنکا کی بحریہ نے کہا، ہندوستانی بحریہ کے اہلکار جہاز کی تعیناتی مکمل کرنے سے پہلے ملک بھر میں کئی تاریخی اور نمایاں سیاحتی مقامات کا دورہ بھی کریں گے۔ اس سے پہلے مئی میں، ہندوستانی فضائیہ کے چیف آف دی ایئر اسٹاف، ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ نے جزیرے کے ملک کے سرکاری دورے کے دوران سری لنکا ایئر فورس ہیڈ کوارٹر میں ایک رسمی گارڈ آف آنر حاصل کیا۔

بھارت کے این ڈی سی وفد نے

کینیڈین ہم منصبوں کے ساتھ دفاعی تعلقات پر تبادلہ خیال کیا

اوٹاوا: ہندوستان کے نیشنل ڈیفنس کالج (این ڈی سی) کے ایک وفد نے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعلقات کو بڑھانے کے طریقوں کی نشاندہی کرنے کے لیے نیشنل ڈیفنس اینڈ گلوبل افیئر کینیڈا کے محکمہ کے ہم منصبوں سے ملاقات کی۔ بھارت سے نیشنل ڈیفنس کالج کا 16 رکنی وفد اس وقت کینیڈا کے پانچ روزہ دورے پر ہے۔ ایکس پر ایک بیان میں، کینیڈا میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے کہا،" وفد، جس میں ہندوستانی مسلح افواج، سول سروسز کے افسران اور دوستانہ غیر ملکی ممالک کے پانچ افسران شامل ہیں، نے ہندوستان اور کینیڈا کے دفاعی تعلقات کو بڑھانے کے مواقع کی نشاندہی کرنے کے مقصد سے محکمہ قومی دفاع اور عالمی امور کینیڈا کے ہم منصبوں کے ساتھ بات چیت کی۔ مئی کے شروع میں، ہندوستان اور کینیڈا نے دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا تھا جبکہ کئی دیگر شعبوں میں گہرے تعاون کے مواقع تلاش کیے تھے۔ یہ بات چیت دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ اور کینیڈا کے سینئر اسوسی ایٹ ڈپٹی منسٹر آف نیشنل ڈیفنس کیلون بروسو کے درمیان سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر ہوئی میٹنگ کے دوران ہوئی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، وزارت دفاع کے ڈائریکٹوریٹ آف پبلک ریلیشنز نے کہا، دونوں فریقوں نے ہندوستان-کینیڈا دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا اور کلیدی ڈومینز میں گہرے تعاون کے مواقع تلاش کیے، جو اسٹریٹجک نشہ آور ہاٹومون کے بڑھتے ہوئے کنورجن کی عکاسی کرتا ہے۔

بھارت اور کمبوڈیا کے درمیان ڈیجیٹل ادائیگیوں کے نئے باب کا آغاز

نئی دہلی: بھارت کے مقبول ڈیجیٹل ادائیگی نظام یونائیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) کی بین الاقوامی توسیع کے سلسلے میں کمبوڈیا کو بھی اس نیٹ ورک سے جوڑ دیا گیا ہے۔ اس اقدام کے تحت بھارتی صارفین اب کمبوڈیا کے قومی کیو آر ادائیگی نظام کے ایچ کیو آر کے ذریعے لاکھوں تجارتی مراکز پر آسانی سے ادائیگیاں کر سکیں گے۔ اس منصوبے کے پہلے مرحلے میں بھارتی سیاح اور کاروباری افراد کمبوڈیا بھر میں 45 لاکھ سے زائد کے ایچ کیو آر مرچنٹ مقامات پر اپنے UPI ایپس کے ذریعے ادائیگی کر سکیں گے۔ ان مقامات میں سیاحتی مراکز، ریستوران، دکانیں اور دیگر تجارتی ادارے شامل ہیں۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں کمبوڈیا کے شہری بھی بھارت میں موجود لاکھوں یو پی آئی۔ کیو آر مراکز پر اپنے مقامی بینکنگ اور ادائیگی ایپس کے ذریعے ادائیگیاں کر سکیں گے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان مالی روابط مزید مضبوط ہوں گے۔ یہ شراکت داری بھارت کی انٹرنیشنل پیمنٹ لمیٹڈ اور کمبوڈیا کے ACLEDA بنک کے تعاون سے عمل میں آئی ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام سے سیاحت، تجارت اور عوامی روابط کو فروغ ملے گا جبکہ سرحد پار ادائیگیوں کو زیادہ آسان، محفوظ اور تیز بنایا جا سکے گا۔ این پی سی آئی انٹرنیشنل کے مطابق یہ منصوبہ بھارت کی عالمی ڈیجیٹل ادائیگی حکمتِ عملی کا حصہ ہے۔ یو پی آئی اس وقت بھوٹان، فرانس، ماریشس، نیپال، قطر، سنگاپور، سری لنکا اور متحدہ عرب امارات سمیت کئی ممالک میں دستیاب ہے، جبکہ انڈونیشیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، جاپان، مالدیپ اور دیگر ممالک میں بھی اس کی توسیع پر کام جاری ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ کمبوڈیا کے ساتھ یہ نیا رابطہ نہ صرف بھارتی سیاحوں کے لیے سہولت کا باعث بنے گا بلکہ جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا میں ڈیجیٹل مالیاتی انضمام کو بھی نئی تقویت فراہم کرے گا۔

سٹی گروپ کی سی ای او جین فریزر کی وزیراعظم مودی سے ملاقات

بھارت کی ترقیاتی ترجیحات کی حمایت کا اعادہ

نئی دہلی: عالمی بینکاری ادارے سٹی گروپ کی چیئر اور سی ای او جین فریزر نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کرتے ہوئے بھارت کی اقتصادی ترقی اور سرمایہ کاری کے ایجنڈے کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ سٹی گروپ کے مطابق ملاقات میں بھارت میں عالمی سرمایہ کاری کے فروغ، بھارتی کمپنیوں کی بین الاقوامی توسیع، توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری اور مصنوعی ذہانت (AI) کے امکانات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم مودی نے "وکست بھارت 2047" کے ہدف کے تحت تیز رفتار اقتصادی ترقی اور اصلاحات کے اپنے وژن سے بھی آگاہ کیا۔ ملاقات کے دوران قابلِ تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن، شمسی توانائی اور توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری کے مواقع پر بھی گفتگو ہوئی۔ دونوں فریقوں نے اس بات پر زور دیا کہ مالیاتی ادارے بھارت کے توانائی کی منتقلی اور پائیدار ترقی کے اہداف کے لیے سرمایہ فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت بھی مذاکرات کا ایک اہم موضوع رہی۔ جین فریزر اور وزیر اعظم مودی نے AI کے ذریعے پیداواریت، جدت طرازی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا، جبکہ ایسے ضابطہ جاتی فریم ورک کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا جو جدت اور ذمہ دارانہ استعمال کے درمیان توازن قائم رکھ سکے۔ جین فریزر کے ہمراہ سٹی انڈیا کے سی ای او کے بالا سبرامنیم بھی موجود تھے۔ سٹی گروپ نے اس موقع پر بھارت میں اپنی تقریباً 125 سالہ موجودگی پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ادارہ مستقبل میں بھی بھارت کی ترقیاتی ترجیحات اور اپنے صارفین کی ضروریات کی حمایت جاری رکھے گا۔ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب سٹی ممبئی میں اپنے سالانہ انڈیا کانفرنس 2026 کا انعقاد کر رہا ہے، جس میں 1,500 سے زائد عالمی سرمایہ کار، صنعت کار اور کاروباری رہنما شریک ہو رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت اس بات کا اشارہ ہے کہ عالمی مالیاتی ادارے بھارت کو دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی معیشتوں میں سے ایک اور سرمایہ کاری کے لیے پرکشش مرکز سمجھتے ہیں۔

بھارت 2 ارب ڈالر کے مقامی ڈرونز خریدنے کی تیاری میں

دفاعی شعبے کی سب سے بڑی ڈرون خریداری متوقع

نئی دہلی: بھارت رواں سال مقامی کمپنیوں سے 2 ارب ڈالر (تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے) سے زائد مالیت کے فوجی ڈرونز خریدنے کی تیاری کر رہا ہے، جسے ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی ڈرون خریداری قرار دیا جا رہا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد مسلح افواج کی نگرانی، انٹیلی جنس اور حملہ آور صلاحیتوں کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانا ہے۔ ڈرون فیڈریشن آف انڈیا (DFI) کے صدر سمیت شاہ کے مطابق نئی خریداری کے منصوبے حتمی مراحل میں ہیں اور امکان ہے کہ یہ ڈرونز 18 سے 24 ماہ کے اندر فوج کے حوالے کر دیے جائیں گے۔ ان کے مطابق آئندہ مرحلے میں ٹیکٹیکل ڈرونز کی خریداری 200 ارب روپے سے تجاوز کر سکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ خریداری تیز رفتار دفاعی حصول کے تحت کی جا سکتی ہے تاکہ فوج کی فوری آپریشنل ضروریات پوری کی جا سکیں۔ حالیہ برسوں میں عالمی تنازعات، خصوصاً یوکرین اور مشرق وسطیٰ کی جنگوں، نے جدید جنگ میں کم لاگت اور مؤثر ڈرونز کی اہمیت کو نمایاں کیا ہے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان حالیہ کشیدگی کے دوران بھی دونوں ممالک نے بڑے پیمانے پر ڈرونز کا استعمال کیا، جس کے بعد بھارتی دفاعی منصوبہ سازوں نے بغیر پائلٹ فضائی نظاموں کی ضرورت پر مزید زور دیا ہے۔ بھارت میں اس وقت 600 سے زائد کمپنیاں ڈرونز اور ان کے پرزہ جات تیار کر رہی ہیں، جن میں 100 سے زیادہ کمپنیاں دفاعی شعبے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ ان میں بڑی دفاعی کمپنیوں کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے اسٹارٹ اپس بھی شامل ہیں، جو نگرانی، لاجسٹکس، لوئٹرنگ میونیشن اور پریسیژن اسٹرائیک ڈرونز تیار کر رہے ہیں۔ حکومت نے گزشتہ چند برسوں کے دوران "میک اِن انڈیا" پالیسی کے تحت دفاعی ساز و سامان کی مقامی تیاری کو فروغ دینے کے لیے خریداری کے قواعد میں نرمی، تیز تر منظوریوں اور اسٹارٹ اپس کی معاونت جیسے اقدامات متعارف کرائے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مجوزہ خریداری نہ صرف بھارتی فوج کی جدید جنگی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی بلکہ مقامی دفاعی صنعت، تحقیق و ترقی اور ڈرون مینوفیکچرنگ کے شعبے کو بھی نمایاں تقویت فراہم کرے گی۔

جنوبی افریقہ کے نائب صدر کے دورۂ

بھارت سے تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع روشن

نئی دہلی: جنوبی افریقہ کے نائب صدر پول ماشا تائیلے کے حالیہ دورۂ بھارت کو دونوں ممالک کے درمیان تجارتی، اقتصادی اور تزویراتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ اس دورے کے دوران اعلیٰ سطحی سیاسی ملاقاتوں اور کاروباری روابط کے ذریعے باہمی تعاون کے نئے امکانات پر غور کیا گیا۔ دورے کے دوران مشاتیلے نے بھارتی قیادت سے ملاقاتیں کیں، جن میں صدر دروپدی مرمو، نائب صدر سی پی رادھا کرشنن اور وزیر خارجہ ایس جے شنکر شامل تھے۔ دونوں فریقوں نے تجارت، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، صنعتی تعاون اور عالمی جنوب کے مفادات سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔ بھارت اور جنوبی افریقہ کے درمیان دوطرفہ تجارت اس وقت تقریباً 15.5 ارب امریکی ڈالر تک پہنچ چکی ہے، تاہم دونوں ممالک کا خیال ہے کہ اس میں مزید نمایاں اضافہ ممکن ہے۔ بھارتی سرمایہ کاری جنوبی افریقہ میں تقریباً 10 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے جبکہ 150 سے زائد بھارتی کمپنیاں وہاں سرگرم عمل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دونوں ممالک معدنیات، دواسازی، آٹوموبائل، انفارمیشن ٹیکنالوجی، زراعت، بنیادی ڈھانچے اور قابلِ تجدید توانائی کے شعبوں میں تعاون بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ جنوبی افریقہ نے خاص طور پر پلاٹینم گروپ دھاتوں، مینگنیز، وینیڈیم، فارماسیوٹیکلز اور گرین ٹیکنالوجی میں مشترکہ سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ دونوں ممالک نے چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار (SMMEs) کے درمیان روابط بڑھانے، سپلائی چین کے انضمام اور مشترکہ پیداواری منصوبوں پر بھی زور دیا۔ اس کے علاوہ فن ٹیک، ڈیجیٹل ادائیگیوں، صحت کی ٹیکنالوجی، زرعی جدت اور اسٹارٹ اپس کے شعبوں میں مشترکہ منصوبوں پر بھی گفتگو ہوئی۔ مبصرین کے مطابق بھارت اور جنوبی افریقہ کی شراکت داری صرف تجارت تک محدود نہیں بلکہ دونوں ممالک برکس، ابسا، جی 20 اور ناوابستہ تحریک جیسے عالمی فورمز پر بھی قریبی تعاون کرتے ہیں، جہاں وہ ترقی پذیر ممالک کے مفادات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے باوجود یہ دورہ اس بات کا اشارہ ہے کہ بھارت اور جنوبی افریقہ تجارت، اختراع، سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کے ذریعے اپنی شراکت داری کو ایک نئے مرحلے میں داخل کرنا چاہتے ہیں، جس سے دونوں ممالک کے عوام اور کاروباری حلقوں کو طویل مدتی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

وارانسی میں عجائب شہید مزار اور مسجد پر آدھی رات کو بلڈوزر کارروائی

وارانسی: اتر پردیش کے وارانسی شہر میں منگل اور بدھ کی درمیانی شب انتظامیہ نے کاشی ریلوے اسٹیشن کمپلیکس میں واقع قدیم عجائب شہید مزار اور اس سے متصل مسجد کو مسمار کر دیا۔ کارروائی رات گئے سخت سکیورٹی انتظامات کے درمیان انجام دی گئی، جہاں سینکڑوں پولیس اہلکاروں اور پی اے سی کے جوانوں کو تعینات کیا گیا تھا۔ کارروائی سے قبل اے سی پی شیوہری مینا نے دیگر افسران کے ساتھ مقام کا معائنہ کیا۔ انتظامیہ نے مسجد اور مزار کے اطراف رکاوٹیں نصب کیں اور تین بلڈوزر موقع پر طلب کیے گئے۔ اس کے بعد مزار اور ملحقہ مسجد کو منہدم کر دیا گیا جبکہ ملبہ بھی راتوں رات ہٹا دیا گیا۔ کارروائی کے دوران ڈی سی پی کاشی گورو بنسل، اے ڈی سی پی وبھو بنگر، اے سی پی وجے پرتاپ اور دیگر سینئر افسران موقع پر موجود رہے۔ علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اضافی نفری بھی تعینات کی گئی تھی۔ یہ معاملہ گزشتہ دو برس سے عدالت میں زیر سماعت تھا۔ بھداوچونگی کے قلعہ کوہنا علاقے میں واقع اس مقام پر مزار، مسجد اور قبرستان موجود تھے۔ مسلم فریق کا موقف ہے کہ مسجد کئی سو برس قدیم ہے، جبکہ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ زمین ریلوے کی ملکیت ہے اور اس پر غیر قانونی قبضہ کر کے مزار، مسجد اور قبرستان قائم کیے گئے تھے۔

ٹاٹا موٹرز کی پریمیم الیکٹرک گاڑیوں کیلئے چینی ٹیکنالوجی سے شراکت

اوینیا برانڈ کو نئی رفتار ملنے کی توقع

نئی دہلی: بھارت کی سب سے بڑی الیکٹرک گاڑی ساز کمپنی ٹاٹا موٹرز نے اپنی پریمیم الیکٹرک گاڑیوں کی حکمت عملی کو آگے بڑھانے کے لیے چین کی معروف آٹوموبائل کمپنی چیری کی ٹیکنالوجی استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد طویل عرصے سے تاخیر کا شکار اوینیا منصوبے کو دوبارہ رفتار دینا اور بڑھتے ہوئے مسابقتی دباؤ کا مقابلہ کرنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ٹاٹا موٹرز چیری کے فری لینڈر پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے بھارت میں اپنی نئی پریمیم الیکٹرک گاڑیاں تیار کرے گی۔

یہ گاڑیاں جنوبی بھارت کی ریاست تمل ناڈو میں واقع ٹاٹا کے نئے پلانٹ میں تیار کی جائیں گی۔ اوینیا سیریز کی پہلی گاڑی 2027 میں جبکہ دوسری گاڑی 2029 تک متعارف کرائے جانے کا امکان ہے۔ یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ٹاٹا کا سابقہ منصوبہ، جس کے تحت اوینیا گاڑیوں کو جیگوار لینڈ روور کے الیکٹرک پلیٹ فارم پر تیار کیا جانا تھا، عملی مشکلات کے باعث روک دیا گیا تھا۔ اس تعطل کے بعد کمپنی نے متبادل راستہ اختیار کرتے ہوئے چیری کی آزمودہ ٹیکنالوجی کا سہارا لیا ہے۔ ماہرین کے مطابق اگرچہ چینی گاڑی ساز کمپنیاں براہِ راست بھارتی مارکیٹ میں محدود رسائی رکھتی ہیں، لیکن ان کی الیکٹرک گاڑیوں کی ٹیکنالوجی عالمی سطح پر تیزی سے مقبول ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے بھارتی کمپنیاں مسابقت برقرار رکھنے کے لیے چینی پلیٹ فارمز اور ٹیکنالوجی لائسنسنگ کی جانب رجوع کر رہی ہیں۔ ٹاٹا موٹرز اس وقت بھارت کی سب سے بڑی الیکٹرک گاڑی کمپنی ہے، تاہم اسے مہندرا اینڈ مہندرا اور جے ایس ڈبلیو ایم جی موٹر کی جانب سے بڑھتے ہوئے مقابلے کا سامنا ہے۔ کمپنی کا ہدف ہے کہ 2030 تک اس کی مجموعی فروخت میں الیکٹرک گاڑیوں کا حصہ 30 فیصد تک پہنچ جائے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ چیری کے ساتھ یہ تعاون ٹاٹا کے لیے ایک عبوری حل ہو سکتا ہے، کیونکہ کمپنی طویل مدت میں اپنا مکمل مقامی الیکٹرک پلیٹ فارم تیار کرنے کا ارادہ بھی رکھتی ہے۔ تاہم موجودہ مرحلے میں یہ شراکت داری بھارتی الیکٹرک گاڑیوں کی مارکیٹ میں ٹاٹا کی قیادت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

ایک سال بعد مودی وزیراعظم نہیں ہوں گے، راہل گاندھی کا دعویٰ

کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی اب سے ایک سال بعد اقتدار میں نہیں ہوں گے

کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے دعویٰ کیا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی اب سے ایک سال بعد اقتدار میں نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے بقول حکومت کا کنٹرول سسٹم اندر سے کمزور ہو رہا ہے۔ نئی دہلی میں آدیواسی کانگریس کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ملک میں معاشی بحران، ادارہ جاتی دباؤ اور بڑھتے عوامی غصے کا حوالہ دیا۔ گاندھی نے الزام لگایا کہ حکومت ایمرجنسی جیسی صورتحال پیدا کرنے کی کوشش کر سکتی ہے، جبکہ انتخابی اور دیگر اداروں کے بارے میں بھی سنگین دعوے کیے۔ لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے گزشتہ دن دعویٰ کیا کہ وزیراعظم نریندر مودی ایک سال بعد ملک کے وزیراعظم نہیں ہوں گے کیونکہ ان کے مطابق وہ نظام جس پر حکومت کا کنٹرول تھا، اب اندرونی طور پر کمزور اور منتشر ہو رہا ہے۔ نئی دہلی میں آدیواسی کانگریس کے ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''میں آپ کو لکھ کر دے سکتا ہوں کہ ایک سال بعد نریندر مودی وزیراعظم نہیں ہوں گے۔'' انہوں نے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ اور ناراضگی کو دبانے کے لیے ''ایمرجنسی جیسی کوئی چیز'' نافذ کرنے کی کوشش کر سکتی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ''ہم اب ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں جہاں پہلے حکومت مکمل کنٹرول میں تھی، لیکن اب وہ کنٹرول کھو رہی ہے۔'' اپنی تقریر میں انہوں نے ملک کی معیشت کے بارے میں بھی شدید خدشات کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت نے وہ حفاظتی معاشی ڈھانچے کمزور کر دیے ہیں جو عالمی جھٹکوں کے اثرات سے ہندوستان کو بچاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہندوستان ایک ایسے معاشی بحران کا سامنا کرے گا جیسا آپ نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ قیمتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں اور ایک معاشی سونامی آنے والی ہے۔'' کانگریس لیڈر نے مزید الزام لگایا کہ ملک میں ''ادارہ جاتی بغاوت'' جاری ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مختلف سرکاری اور آئینی اداروں کے اندر حکومت کے خلاف بے چینی پائی جا رہی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ''الیکشن کمیشن مکمل کنٹرول میں ہے، لیکن اب مختلف اداروں کے اندر سے ہمیں معلومات مل رہی ہیں۔ کنٹرول کا پورا نظام اندر سے ٹوٹ رہا ہے۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکام کو اندازہ ہو چکا ہے کہ اگر عوامی ناراضگی میں مزید اضافہ ہوا تو اس کے سنگین نتائج سامنے آ سکتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر نے انتخابی عمل کے حوالے سے بھی خدشات ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''اگر عوام کو محسوس ہوا کہ انتخابی نظام میں دھاندلی ہوئی ہے اور وہ ناراض ہو گئے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ الیکشن کمیشن خوفزدہ نہیں ہوگا؟'' تاہم، انہوں نے ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ کیا کہ حکومت عوامی دباؤ کو روکنے کے لیے غیر معمولی اقدامات پر غور کر سکتی ہے۔ راہل گاندھی کے ان بیانات پر حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے فوری ردعمل سامنے نہیں آیا، تاہم سیاسی مبصرین کا کہنا ہے کہ آئندہ انتخابات اور ملکی معیشت کے حوالے سے سیاسی بیانیہ آنے والے مہینوں میں مزید تیز ہو سکتا ہے۔

کیرالا میں ۲۴ر گھنٹے میں جنوب مغربی مانسون

نئی دہلی: کیرالہ میں اگلے 24 گھنٹے میں جنوب مغربی مانسون کے دستک دینے کے آثار ہیں۔ محکمہ موسمیات نے آج یہ معلومات دی ہے۔ محکمہ موسمیات نے مانسون کی پیش رفت اور ملک بھر کے موسم کے حوالے سے تفصیلی پریس ریلیز میں بتایا ہے کہ اس وقت جنوب مغربی مانسون کے جنوب مغربی اور جنوب مشرقی بحیرہ عرب، لکشدیپ، کیرالہ، تمل ناڈو اور خلیج بنگال کے کچھ اور حصوں میں آگے بڑھنے کے لیے حالات پوری طرح سازگار بنے ہوئے ہیں۔ اس کے اثر سے اگلے چھ سے سات دنوں کے دوران کیرالہ میں مختلف مقامات پر انتہائی تیز بارش (7 سے 20 سنٹی میٹر تک) ہونے کا قوی امکان ہے۔ اس کے علاوہ تمل ناڈو اور کرناٹک کے کچھ حصوں میں بھی بھاری بارش کی وارننگ جاری کی گئی ہے۔ محکمہ نے خبردار کیا ہے کہ اس ہفتے شمال مغربی، وسطی، مشرقی اور جنوبی جزیرہ نما ہندوستان کے کئی حصوں میں گرج چمک کے ساتھ بجلی گرنے اور 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے کے آثار ہیں۔ گزشتہ 24 گھنٹے میں انڈمان اور نکوبار جزائر اور شمالی اندرونی کرناٹک میں بہت بھاری بارش ریکارڈ کی گئی، جبکہ وسطی مہاراشٹرا، آسام، میگھالیہ، تمل ناڈو، کیرالہ اور تلنگانہ میں بھاری بارش ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اتراکھنڈ اور مغربی مدھیہ پردیش میں 70 سے 95 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہواؤں کے ساتھ آندھی اور طوفان آیا۔ جموں و کشمیر، انڈمان نکوبار، اوڈیشہ، چھتیس گڑھ، مہاراشٹرا، گجرات اور تمل ناڈو میں ہوا کی رفتار 50 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ رہی۔

ملک نے کٹھن حالات کا سامنا کیا، کبھی سونا نہیں بیچا گیا: کجریوال

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) نے کہا ہے کہ مودی حکومت میں ملک کے معاشی حالات اتنے ابتر ہو چکے ہیں کہ حکومت کو اب ملک کا سونا بیچنا پڑ رہا ہے۔ عآپ کے قومی کنوینر اروند کجریوال سمیت پارٹی کے کئی سینئر رہنماؤں نے ملک کا سونا بیچنے پر نہ صرف مودی حکومت پر تند و تیز حملہ بولا ہے، بلکہ وزیراعظم نریندر مودی سے ملک کے معاشی حالات بھی عوام کے سامنے رکھنے کا مطالبہ کیا ہے۔ بلومبرگ کی رپورٹ کو شیئر کرتے ہوئے کجریوال نے کہا کہ گزشتہ 76 سال میں کئی ایسے مواقع آئے جب ملک مشکل حالات میں تھا لیکن ملک کا سونا تو کبھی نہیں بیچا گیا۔ اس کا مطلب حالات بہت زیادہ خراب ہیں؟ حکومت کچھ بتاتی کیوں نہیں؟ ملک کے کیا حالات ہیں؟ مودی جی کہتے ہیں کہ وہ تو جھولا اٹھا کے چل دیں گے۔ پر ہمیں تو یہیں رہنا ہے، اسی دیش میں رہنا ہے۔ عآپ کے سینئر رہنما منیش سسودیا نے کہا کہ کچھ دن پہلے تک ملک کو سمجھایا جا رہا تھا کہ سونا مت بیچو، سونا مستقبل کا تحفظ ہے۔ اب بلومبرگ کی اس رپورٹ میں انکشاف ہو رہا ہے کہ وزیراعظم نے خود ہی ملک کا سونا بیچ ڈالا۔ اگر ملک کو چلانے کے لیے سونے کا ذخیرہ بیچنے کی مجبوری جیسے حالات بن گئے ہیں۔

بھارت کے ڈیٹا سینٹرز اور دفاعی شعبے کی توانائی ضروریات پوری کرنے میں

جوہری توانائی اہم کردار ادا کر سکتی ہے: ماہرین

نئی دہلی: ماہرین نے کہا ہے کہ بھارت کے تیزی سے پھیلتے ہوئے ڈیٹا سینٹرز، مصنوعی ذہانت (AI) کے بنیادی ڈھانچے اور دفاعی مینوفیکچرنگ شعبے کی بڑھتی ہوئی توانائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے جوہری توانائی، خصوصاً اسمال ماڈیولر ری ایکٹرز، ایک مؤثر اور قابلِ اعتماد حل ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ خیالات نئی دہلی میں چنتن ریسرچ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقدہ ایک پالیسی ڈائیلاگ میں سامنے آئے، جس میں سرکاری حکام، توانائی ماہرین، صنعت سے وابستہ شخصیات اور پالیسی سازوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ دفاعی صنعت، مینوفیکچرنگ اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کو مسلسل اور بلا تعطل بجلی کی ضرورت ہے، جسے جوہری توانائی مؤثر انداز میں پورا کر سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت نے 2047 تک 100 گیگاواٹ جوہری توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے، جسے اب صرف ایک ترقیاتی منصوبے کے بجائے قومی سلامتی اور اقتصادی ضرورت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ اسی مقصد کے تحت مرکزی حکومت نے اسمال ماڈیولر ری ایکٹرز کی تحقیق، ڈیزائن اور تعیناتی کے لیے 20,000 کروڑ روپے مختص کیے ہیں۔ پینل میں شریک ماہرین نے کہا کہ

بھارت میں ڈیٹا سینٹرز کی تعداد تیزی سے بڑھ رہی ہے اور آنے والے برسوں میں ان کی بجلی کی طلب کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ مصنوعی ذہانت، کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور ای گورننس کے پھیلاؤ کے ساتھ قابلِ اعتماد بیس لوڈ پاور کی ضرورت بھی بڑھ رہی ہے، جس کے لیے جوہری توانائی ایک موزوں متبادل سمجھی جا رہی ہے۔ اجلاس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ دفاعی راہداریوں اور اسٹریٹجک صنعتی مراکز میں ایس ایم آر کی تعیناتی حساس اور مشن کریٹیکل سرگرمیوں کے لیے اعلیٰ معیار کی بجلی فراہم کر سکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق دفاعی مینوفیکچرنگ میں بجلی کی مسلسل فراہمی اتنی ہی اہم ہے جتنی اس کی مقدار۔ تاہم مقررین نے یہ بھی نشاندہی کی کہ جوہری توانائی کے وسیع پیمانے پر استعمال کے لیے لاگت، ایندھن کی فراہمی، ضابطہ جاتی فریم ورک، فضلے کے انتظام اور حفاظتی تقاضوں جیسے چیلنجز سے نمٹنا ضروری ہوگا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر بھارت اپنے جوہری توانائی پروگرام کو کامیابی سے وسعت دیتا ہے تو یہ نہ صرف ملک کی توانائی سلامتی کو مضبوط بنائے گا بلکہ دفاع، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل معیشت اور جدید صنعتوں کی ترقی کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔

بھارت، نورڈک ممالک اور

یورپی یونین کے درمیان اقتصادی تعلقات میں نئی پیش رفت

نئی دہلی: بھارت، نورڈک ممالک اور یورپی یونین کے درمیان اقتصادی تعاون ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گیا ہے، جہاں حالیہ تجارتی معاہدوں اور اسٹریٹجک شراکت داریوں کو مستقبل کی معاشی ترقی، سرمایہ کاری اور ٹیکنالوجی تعاون کے لیے اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔ مئی 2026 میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں منعقد ہونے والے تیسرے بھارت۔نورڈک سربراہی اجلاس میں رہنماؤں نے تجارت، سرمایہ کاری، گرین ٹیکنالوجی، جدت طرازی، صاف توانائی اور ڈیجیٹل معیشت میں تعاون کو مزید وسعت دینے پر اتفاق کیا۔ اجلاس میں بھارت اور نورڈک ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کی نئی سطح تک لے جانے کا اعلان کیا۔ رہنماؤں نے حال ہی میں طے پانے والے بھارت۔یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے اور بھارت۔ای ایف ٹی اے تجارتی و اقتصادی شراکت داری معاہدے (ٹیپا) کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ یہ معاہدے تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع پیدا کریں گے اور اہم سپلائی چینز کو مزید مضبوط اور متنوع بنانے میں مدد دیں گے۔ یورپی یونین اور بھارت نے جنوری 2026 میں تقریباً دو دہائیوں پر محیط مذاکرات کے بعد ایک تاریخی آزاد تجارتی معاہدہ مکمل کیا تھا۔ یورپی حکام کے مطابق یہ معاہدہ

یورپی یونین اور بھارت کے درمیان اب تک کا سب سے بڑا تجارتی معاہدہ ہے، جس سے دونوں فریقوں کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ نورڈک ممالک اور بھارت نے اس بات پر بھی زور دیا کہ تجارتی روابط کو گرین انرجی، گرین ہائیڈروجن، کاربن کیپچر، سمندری معیشت، اہم معدنیات اور جدید ٹیکنالوجیز کے شعبوں تک وسعت دی جائے۔ فریقین نے انڈو پیسیفک خطے اور یورپ کے درمیان رابطہ کاری بڑھانے کے لیے انڈیا-مڈل ایسٹ-یورپ اکنامک کوریڈور (IMEC) جیسے منصوبوں کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی نے کہا کہ حالیہ تجارتی معاہدے بھارت اور نورڈک ممالک کے تعلقات میں ایک "نئے سنہری دور" کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ان کے مطابق دونوں جانب تجارت اور سرمایہ کاری میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور مستقبل میں اقتصادی روابط مزید مضبوط ہونے کی توقع ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت، نورڈک ممالک اور یورپی یونین کے درمیان بڑھتا ہوا اقتصادی تعاون نہ صرف تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دے گا بلکہ صاف توانائی، جدید صنعتوں، سپلائی چینز اور پائیدار ترقی کے شعبوں میں بھی نئی شراکت داریوں کی راہ ہموار کرے گا۔

بھارت کیلئے گریٹ نیکوبار منصوبہ اسٹریٹجک لحاظ سے بہت ضروری ہے

عظیم نکوبار دنیا کے لیے ہندوستان کی سب سے اہم اسٹریٹجک کھڑکیوں میں سے ایک ہے

انڈمان: مجوزہ عظیم نکوبار ترقیاتی منصوبے کا دفاع کرتے ہوئے، انڈمان اور نکوبار کے لیفٹیننٹ گورنر ڈی کے جوشی نے کہا کہ یہ اقدام ہندوستان کے لیے ایک اسٹریٹجک امتحان کی نمائندگی کرتا ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ جزیرے کا محل وقوع ایک نادر جغرافیائی سیاسی فائدہ پیش کرتا ہے جو ملک کی جامع قومی طاقت کو نمایاں طور پر بڑھا سکتا ہے۔ انڈین ایکسپریس میں ایک رائے کے کالم میں، جوشی نے کہا کہ قوموں کو اس وقت نہ صرف ان کی معیشتوں کے حجم یا ان کی فوجوں کی طاقت پر آزمایا جا رہا ہے، بلکہ ان کی جغرافیہ کو پڑھنے، مستقبل کا اندازہ لگانے اور اس سے پہلے عمل کرنے کی صلاحیت پر بھی جانچا جا رہا ہے۔ موقع کمزوری میں بدل جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عظیم نکوبار دنیا کے لیے ہندوستان کی سب سے اہم اسٹریٹجک کھڑکیوں میں سے ایک ہے۔ اس لیے مجوزہ ترقی کو محض ایک بنیادی ڈھانچے کے منصوبے کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ ایک اسٹریٹجک امتحان ہے کہ آیا ہندوستان اپنی جامع قومی طاقت کو مزید تقویت دینے کے لیے ایک نادر جغرافیائی فائدہ کو تبدیل کرنے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق، صدیوں سے، بحر ہند نے ہندوستان کی تقدیر کو تشکیل دیا۔ اس کے باوجود، آزادی کے بعد کے زیادہ تر عرصے تک، ہندوستان کا اسٹریٹجک تصور بہت زیادہ براعظمی رہا۔ ایل جی نے کہا کہ جب بلند سمندروں کے اسٹریٹجک لینز سے دیکھا جائے تو گریٹ نیکوبار کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ ان کے مطابق بحر ہند تیزی سے ایک پرہجوم اسٹریٹجک میدان بنتا جا رہا ہے۔ توانائی کا بہاؤ، کنٹینر ٹریفک، بحریہ کی تعیناتی، جزیروں کی سہولیات، زیر سمندر کیبلز اور سمندری نگرانی اب ایک بڑے مقابلے کا حصہ ہیں جو قوموں کے مستقبل کے لیے فیصلہ کن ہے۔ جوشی نے بحیرہ انڈمان کو خلیج تھائی لینڈ سے جوڑنے والی ایک نہر کی دہائیوں پرانی تجویز کو تھائی لینڈ نے پناہ دینے کی مثال بھی دی۔ "اس کے بجائے، ایک اوورلینڈ 90 کلومیٹر کا ملٹی ماڈل لینڈ برج جو 10 ویں متوازی کے ساتھ دو نئے ڈیزائن کردہ گہرے سمندری بندرگاہوں کو جوڑتا ہے - ایک انڈمان سمندر پر رینونگ میں اور دوسرا خلیج تھائی لینڈ میں چمفون میں - دوہری ٹریک ہائی اسپیڈ ریل کے ساتھ، ملٹی لین سڑکیں، توانائی کی پائپ لائنوں اور تیل کے لئے تمام حتمی گیس پائپ لائنوں اور پی آر او کے لئے ایک حتمی ایپ ہے۔

متبادل ایندھن، بایو ایندھن کے ذریعے جیواشم ایندھن کی درآمدات کو کم کرنے کی ضرورت: گڈکری

نئی دہلی: مرکزی وزیر برائے روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز نتن گڈکری نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان کو فضائی آلودگی کو کم کرنے اور درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرنے کے لیے متبادل ایندھن اور بائیو فیول کو اپنانے میں تیزی لانی چاہیے، کیونکہ انہوں نے انڈیا ایونٹ میں ماروتی سوزوکی کی پہلی فلیکس فیول کار لانچ کی۔ لانچ کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، گڈکری نے کہا کہ ماحولیاتی تحفظ اور توانائی میں خود انحصار بننے کے ہندوستان کے مقصد دونوں کے لیے صاف ایندھن کی طرف منتقلی ضروری ہے۔ گڈکری نے تقریب میں اپنے خطاب کے دوران کہا کہ فضائی آلودگی ہمارے لیے صحت کے سنگین مسائل کا باعث بن رہی ہے، اور اس لیے ماحولیات اور ماحولیات کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ آلودگی میں ٹرانسپورٹ سیکٹر کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے کہا، تقریباً 40 فیصد فضائی آلودگی کا تعلق ٹرانسپورٹ سیکٹر سے ہے، جو ہماری وزارت کی ذمہ داری میں آتا ہے۔ یہ میرے لیے انتہائی تشویشناک ہے۔ اس لیے ہمارا ہدف فضائی آلودگی کو کم کرنا ہے۔" لانچ کو اس سمت میں ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے گڈکری نے کہا، "آج کا دن آلودگی کو کم کرنے کی طرف ایک اہم قدم ہے۔" اقتصادی نقطہ نظر سے، وزیر نے درآمد شدہ جیواشم ایندھن پر ہندوستان کا انحصار کم کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ بھارت جیواشم ایندھن کی درآمد پر تقریباً 22-23 لاکھ کروڑ روپے خرچ کرتا ہے۔ ہمارے وزیراعظم نے آتم نیر بھر بھارت کی تعمیر کے بارے میں بات کی ہے۔ اگر ہم اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں درآمدات کو کم کرنا اور برآمدات میں اضافہ کرنا ہوگا۔ گڈکری نے کہا کہ متبادل ایندھن اور حیاتیاتی ایندھن اس مقصد کو حاصل کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم درآمدات کو کم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں متبادل ایندھن اور بائیو فیول پر وسیع پیمانے پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر نے ہندوستان کی آٹوموبائل صنعت کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی، اسے اقتصادی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں کلیدی شراکت دار کے طور پر بیان کیا۔

بھارت اور ویتنام کی شراکت داری

ابھرتی ہوئی مڈل پاور سفارت کاری کی نئی مثال

نئی دہلی: بھارت اور ویتنام کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات کو ایشیا میں "مڈل پاور ڈپلومیسی" کی ایک اہم مثال قرار دیا جا رہا ہے، جہاں دونوں ممالک بڑی طاقتوں کے درمیان بڑھتی ہوئی رقابت کے ماحول میں اپنی اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھتے ہوئے باہمی تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ویتنامی رہنما ٹو لام کے مئی 2026 کے دورۂ بھارت نے دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی جہت دی ہے۔ دفاع، تجارت، ٹیکنالوجی، سمندری سلامتی، توانائی اور سپلائی چینز کے شعبوں میں تعاون کو مزید وسعت دی جا رہی ہے، جس سے دونوں ممالک خطے میں اپنا اثر و رسوخ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بھارت اور ویتنام دونوں ایسی خارجہ پالیسیوں پر عمل پیرا ہیں جو کسی ایک عالمی طاقت کے ساتھ مکمل وابستگی کے بجائے توازن، خودمختاری اور کثیر الجہتی تعاون پر مبنی ہیں۔ ویتنام کی "بیمبو ڈپلومیسی" اور بھارت کی "اسٹریٹجک آٹونومی" کو اسی سوچ کا اظہار قرار دیا جاتا ہے۔ دونوں ممالک بحرِ جنوبی چین اور انڈو پیسیفک خطے میں بین الاقوامی قوانین، آزاد بحری گزرگاہوں اور علاقائی استحکام کی حمایت کرتے ہیں۔ اسی تناظر میں بھارت کی "ایکٹ ایسٹ پالیسی" اور ویتنام کے ساتھ اس کے دفاعی تعلقات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اقتصادی میدان میں بھی بھارت اور ویتنام کے درمیان تعاون تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ دونوں ممالک سپلائی چینز کے تنوع، سیمی کنڈکٹرز، ڈیجیٹل معیشت، گرین انرجی اور جدید مینوفیکچرنگ جیسے شعبوں میں شراکت داری کو فروغ دے رہے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ تعاون انہیں عالمی معیشت میں زیادہ مضبوط اور خودمختار کردار ادا کرنے کے قابل بنا سکتا ہے۔ مبصرین کے مطابق بھارت اور ویتنام کا ماڈل اس بات کی مثال بن رہا ہے کہ ابھرتی ہوئی علاقائی طاقتیں بڑی طاقتوں کے درمیان انتخاب کیے بغیر بھی اپنے قومی مفادات کا تحفظ کر سکتی ہیں، جبکہ اقتصادی ترقی، سفارتی اثر و رسوخ اور علاقائی استحکام کو بیک وقت آگے بڑھا سکتی ہیں۔

کھیتوں سے ڈیجیٹل انڈیا تک: جامع ترقی کی نئی داستان

نئی دہلی: بھارت میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران زراعت، سماجی بہبود، صحت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے شعبوں میں ہونے والی پیش رفت کو جامع اور شمولیتی ترقی کی مثال قرار دیا جا رہا ہے۔ مختلف حکومتی منصوبوں اور ڈیجیٹل اصلاحات کے ذریعے شہریوں کو براہِ راست خدمات اور مالی معاونت فراہم کرنے کی کوششوں نے ملک کے معاشی و سماجی منظرنامے میں نمایاں تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ زرعی شعبے میں پردھان منتری کسان سمان ندھی کے تحت 11 کروڑ سے زائد کسانوں کو براہِ راست مالی امداد فراہم کی گئی ہے، جبکہ فصل بیمہ اسکیم کے ذریعے کسانوں کو قدرتی آفات اور فصلوں کے نقصانات سے تحفظ دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ قدرتی کاشتکاری کے فروغ اور کم لاگت زرعی طریقوں کی حوصلہ افزائی بھی حکومتی ترجیحات میں شامل رہی ہے۔ صحت کے شعبے میں آیوشمان بھارت اسکیم کے تحت لاکھوں خاندانوں کو علاج کی سہولت فراہم کی گئی، جبکہ جن اوشدھی مراکز کے ذریعے کم قیمت ادویات کی دستیابی میں اضافہ ہوا ہے۔ ملک بھر میں نئے طبی اداروں اور میڈیکل کالجوں کے قیام سے دور دراز علاقوں میں صحت کی سہولیات تک رسائی بہتر ہوئی ہے۔ سماجی بہبود کے میدان میں حکومت نے 80 کروڑ سے زائد افراد کو مفت غذائی اجناس کی فراہمی، 4 کروڑ سے زائد خاندانوں کو پکے مکانات اور 10 کروڑ سے زائد خواتین کو ایل پی جی کنکشن فراہم کرنے جیسے اقدامات کیے ہیں، جن کا مقصد کمزور طبقات کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا پروگرام نے ملک میں ڈیجیٹل خدمات اور مالی شمولیت کو نئی رفتار دی ہے۔ یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے ہر ماہ اربوں مالی لین دین انجام دیے جا رہے ہیں، جبکہ دیہی علاقوں میں بھی ڈیجیٹل خواندگی اور انٹرنیٹ رسائی میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ماہرین کے مطابق بھارت کی ترقی کی موجودہ حکمت عملی صرف بنیادی ڈھانچے کی تعمیر تک محدود نہیں بلکہ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ حکومتی خدمات اور فلاحی اسکیموں کے فوائد براہِ راست عام شہریوں تک پہنچیں۔ اسی وجہ سے زراعت، صحت، سماجی بہبود اور ڈیجیٹل معیشت کے شعبوں میں پیش رفت کو جامع ترقی کے ایک وسیع تر ماڈل کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

سائیکل چلاؤ صحت مند رہو' عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے سائیکل ریلی'

عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر 'سائیکل چلائیں، صحت بنائیں، ماحول بچائیں، صحت اپنائیں اور گرین ہنگولی، ہیلتھی ہنگولی' جیسے نعروں کے ساتھ ۳ر جون کو ہنگولی میں ایک عظیم الشان سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر 'سائیکل چلائیں، صحت بنائیں، ماحول بچائیں، صحت اپنائیں اور گرین ہنگولی، ہیلتھی ہنگولی' جیسے نعروں کے ساتھ ۳ر جون کو ہنگولی میں ایک عظیم الشان سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں سیکڑوں سائیکل سواروں نے شرکت کرتے ہوئے ماحولیات کے تحفظ اور صحت مند طرزِ زندگی کو فروغ دینے کا عہد کیا۔ سدبھاؤ سیوا بھاوی سنستھا، ضلع سائیکل ایسوسی ایشن اور آشا سائیکل کی جانب سے عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے اس ریلی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ریلی کا آغاز صبح ۷ بجے چھترپتی شیواجی کے مجسمے پر خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد کیا گیا۔ یہ ریلی پوسٹ آفس روڈ، جواہر روڈ، گاندھی چوک، ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر چوک، اندرا گاندھی چوک، پیوپلس بینک، ضلع پریشد روڈ، ضلع کلکٹر آفس روڈ اور میونسپلٹی روڈ سے گزرتی ہوئی این ٹی سی میں اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کے ذریعے عوام کو پیغام دیا گیا کہ بڑھتی ہوئی آلودگی پر قابو پانے کیلئے ہر فرد کو زیادہ سے زیادہ درخت لگانے اور ان کی نگہداشت کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزمرہ زندگی میں سائیکل کے استعمال کو فروغ دینا چاہئے، مقامی اور قدرتی درختوں کی شجرکاری کرنی چاہیے، بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے اقدامات اپنانے چاہئیں، سنگل یوز پلاسٹک کے استعمال سے گریز کرنا چاہئے اور کچرے کو جلانے کے بجائے مناسب طریقے سے کچرا گاڑی میں ڈالنا چاہئے۔ اس ماحول دوست مہم میں ہنگولی کے متعدد ڈاکٹروں، سماجی کارکنوں اور شہریوں نے بھرپور شرکت کی۔ شرکاء میں ڈاکٹر یشونت پوار، ڈاکٹر رام منڈے، ڈاکٹر ابھے کمار بھارتیہ، پروین کالباندے، ڈاکٹر سنجے ناکاڈے، ڈاکٹر امیت شاہ، ڈاکٹر پریمین بوتھرا، ڈاکٹر گجانن شندے، سنجے گھن، گنیش پاٹل، ونود خرات، رمیش سانپ، وٹھل جادھو، ماروتی بوبڈے، کرن لاہوٹی، رتناکر مہاجن، وٹھل گاوَلی اور شیوچرن ٹھاکر سمیت بڑی تعداد میں شہری شامل تھے۔ یاد رہے کہ عالمی یوم ماحولیات ۵ر جون کو منایا جاتا ہے۔ اس دن دنیا بھر میں عوام میں بیداری لانے کیلئے مختلف پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

افغانستان ٹسٹ سے پہلے ہندوستانی کھلاڑی کا ریٹائرمنٹ

اچانک فیصلے سے فینس حیران

ہندوستانی وکٹ کیپر بلے باز کے ایس بھرت نے انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا ہے۔ یہ فیصلہ افغانستان ٹسٹ سے پہلے لیا گیا ہے، جس سے ہندوستانی کرکٹ مداح حیران رہ گئے۔ ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بلے باز کے ایس بھرت نے افغانستان کے خلاف ہونے والے ٹسٹ میچ سے پہلے انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا کے ذریعہ ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ کی جانکاری فینس کے ساتھ شیئر کی۔ ہندوستان کے لئے 7 ٹسٹ کھیل چکے کے ایس بھرت افغانستان کے خلاف ہونے والے واحد ٹسٹ کے لئے ٹیم انڈیا کا حصہ نہیں ہے۔ ایک وقت پر ٹسٹ کرکٹ رشبھ پنت کے بیک اپ کے طور پر ٹیم انڈیا کے ساتھ رہنے والے کے ایس بھرت کو لمبے وقت سے ٹیم انڈیا میں موقع نہیں مل رہا تھا۔ 32 سال کے بھرت نے ٹیم انڈیا کے لئے آخری ٹسٹ فروری 2024 میں کھیلا تھا۔ ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتے ہوئے کے ایس بھرت نے بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) اور ہندوستانی کرکٹ مداحوں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے ریٹائرمنٹ سے متعلق اپنے پوسٹ میں سب سے پہلے 'شکریہ بی سی سی آئی' لکھا۔ اس کے آگے انہوں نے لکھا، "فخر اور شکریے کے احساس کے ساتھ، میں بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کرتا ہوں۔" انہوں نے مزید لکھا، "ملک کے لئے کھیلنا میرے لئے سب سے فخر کی بات رہی۔ میرے اس سفر میں بہت صبر اور استقامت کی ضرورت ہے، لیکن ٹیسٹ میچوں میں ہندوستان کی نمائندگی ایک انمول لمحہ ہے۔ چار افراد کے خاندان میں، ہم سب دو دہائیوں سے ایک ہی خواب دیکھ رہے ہیں۔ مجھے ایسا ماحول اور مدد فراہم کرنے کے لیے میری بہن، والدہ اور والد کا بہت شکریہ۔ میں ان کی محبت، نظم وضبط اور محنت کا نتیجہ ہوں۔ کے ایس بھرت نے اپنے کیریئر میں ہندوستان کے لئے ٹسٹ کرکٹ کھیلا۔ انہوں نے 7 ٹسٹ میچ کھیلے۔ ان میچوں کی 12 اننگوں میں بلے بازی کرتے ہوئے انہوں نے 20.09 کی اوسط سے 221 رن بنائے، جس میں ہائی اسکور 44 رنوں کا رہا۔ وہیں فرسٹ کلاس کیریئر پر نظر ڈالیں تو انہوں نے 113 میچوں کی 180 اننگوں میں 32.61 کی اوسط سے 6102 رن بنائے، جس میں 11 سنچری اور 34 نصف سنچری شامل رہے۔

پہلی عالمی یوگا سن چیمپئن شپ سے

یوگا کو ایک کھیل کے طور پر نئی شناخت ملے گی: وزیر اعظم مودی

اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہر قدیم روایت وقت کے ساتھ نئے مراحل میں داخل ہوتی ہے اور یوگا سن کی یہ عالمی چیمپئن شپ بھی اسی تبدیلی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگا صدیوں سے جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کا ذریعہ رہا ہے، لیکن اب اسے کھیلوں کی دنیا میں بھی ایک باقاعدہ مقام دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احمد آباد: گجرات کے تاریخی شہر احمد آباد میں جاری پہلی عالمی یوگا سن چیمپئن شپ کا باضابطہ افتتاح وزیر اعظم نریندر مودی نے ورچوئل ذریعے سے کیا۔ 4 جون سے 8 جون تک منعقد ہونے والی اس بین الاقوامی چیمپئن شپ میں دنیا کے 60 سے زائد ممالک کے کھلاڑی اور یوگا کے ماہرین شرکت کر رہے ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے کہا کہ یہ مقابلہ یوگا کی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہے اور اس کے ذریعے یوگا کو ایک مسابقتی کھیل کے طور پر عالمی سطح پر نئی شناخت حاصل ہوگی۔ اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہر قدیم روایت وقت کے ساتھ نئے مراحل میں داخل ہوتی ہے اور یوگا سن کی یہ عالمی چیمپئن شپ بھی اسی تبدیلی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوگا صدیوں سے جسمانی، ذہنی اور روحانی صحت کا ذریعہ رہا ہے، لیکن اب اسے کھیلوں کی دنیا میں بھی ایک باقاعدہ مقام دلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مستقبل میں یوگا سن بین الاقوامی کھیلوں کے بڑے مقابلوں میں بھی اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہوسکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ احمد آباد کی سرزمین سے عالمی کھیلوں کے ورثے میں ایک اور اہم باب کا اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثے میں شامل شہر احمد آباد کو اس تاریخی ایونٹ کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ انہوں نے تمام غیر ملکی شرکاء کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ان کی موجودگی اس مقابلے کی عالمی اہمیت کو مزید بڑھاتی ہے۔ مودی نے اپنے خطاب میں 21 جون کو منائے جانے والے بین الاقوامی یوم یوگا کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں اس دن یوگا سے متعلق مختلف تقریبات منعقد کی جائیں گی، جبکہ اس سال بھارت میں مرکزی تقریب تاریخی شہر کولکاتا میں منعقد ہوگی۔ ان کے مطابق عالمی یوگا سن چیمپئن شپ، یوم یوگا سے قبل صحت اور تندرستی کے حوالے سے ایک اہم قدم ثابت ہوگی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارتی حکومت کے وزارت آیوش نے ''یوگا 365'' مہم کا آغاز کیا ہے، جس کا مقصد سال کے ہر دن یوگا کو عوامی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ انہوں نے چیمپئن شپ میں شریک تمام کھلاڑیوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اپنے ممالک واپس جا کر یوگا کے پیغام کو عام کریں اور ''یوگا 365'' کے سفیر بنیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شرکاء کے تجربات اور اعتماد کے ذریعے دنیا بھر میں صحت مند طرز زندگی کا پیغام مزید مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مقابلے میں شریک کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جیت اور ہار کھیل کا حصہ ہیں، لیکن اس تاریخی چیمپئن شپ میں شرکت کرنا ہی ایک بڑی کامیابی ہے۔ ان کے مطابق تمام شرکاء اپنی محنت، نظم و ضبط اور صلاحیتوں کے باعث پہلے ہی فاتح بن چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل ان کھلاڑیوں سے متاثر ہوگی اور صحت مند زندگی کی جانب راغب ہوگی۔ چیمپئن شپ کے منتظمین کے مطابق یہ اپنی نوعیت کا پہلا عالمی ایونٹ ہے جس کا مقصد یوگا سن کو ایک منظم اور مسابقتی کھیل کے طور پر فروغ دینا ہے۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے کھلاڑی اپنی مہارت کا مظاہرہ کریں گے، جبکہ ماہرین یوگا کے فروغ اور اس کے عالمی اثرات پر بھی تبادلۂ خیال کریں گے۔ وزیر اعظم نے تمام شرکاء اور منتظمین کو مبارکباد دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ چیمپئن شپ یوگا کو عالمی سطح پر مزید مقبول بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

وراٹ کوہلی کے بعد روہت بھی باہر! افغانستان سیریز سے دوری

چوٹ کا بہانہ یا کوئی سوچی سمجھی سازش؟

افغانستان کے خلاف آئندہ ون ڈے سیریز میں وراٹ کوہلی کے بعد روہت شرما کے بھی باہر رہنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ دونوں کھلاڑیوں کی فٹنس اور انجری کے معاملے میں احتیاط برتی جا رہی ہے۔ مسلسل ون ڈے سیریز سے دوری کے باعث 2027 ورلڈ کپ میں ان کے کردار کو لے کر قیاس آرائیاں اور بحث تیز ہو گئی ہیں۔ آئی پی ایل 2026 کے اختتام کے بعد بھارتی کھلاڑیوں کے سامنے ایک اور بڑا چیلنج ہے۔ 13 جون سے بھارت اور افغانستان کے درمیان تین میچوں کی ون ڈے سیریز کا آغاز ہونے جا رہا ہے، لیکن اس سے پہلے بھارتی ٹیم کو بڑا دھچکا لگ سکتا ہے۔ وراٹ کوہلی کے بعد اب روہت شرما کے بھی اس ون ڈے سیریز سے باہر رہنے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق افغانستان کے خلاف سیریز میں روہت شرما اور وراٹ کوہلی دونوں ہی میدان میں نظر نہیں آئیں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق آئی پی ایل 2026 کے دوران ہیم اسٹرنگ انجری کا شکار ہونے والے روہت شرما ابھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی سیریز میں شرکت پر غیر یقینی صورتحال برقرار ہے۔ اگر روہت دستیاب نہیں ہوتے تو بھارتی ٹیم کو وراٹ کوہلی اور روہت شرما جیسے دو تجربہ کار بلے بازوں کے بغیر میدان میں اترنا پڑ سکتا ہے۔ ایسی صورت میں نوجوان اوپنر یشسوی جیسوال کو اننگز کا آغاز کرنے کا موقع مل سکتا ہے۔ ٹیم کے انتخاب کے وقت چیف سلیکٹر اجیت اگرکر نے کہا تھا کہ روہت شرما اور ہاردک پانڈیا کو بی سی سی آئی کے سینٹر آف ایکسی لینس (CoE) سے فٹنس کلیئرنس ملنے کے بعد ہی ٹیم میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ بھارتی ٹیم کو پہلے ہی ایک بڑا دھچکا لگ چکا ہے کیونکہ وراٹ کوہلی اس ون ڈے سیریز کا حصہ نہیں ہیں۔ آئی پی ایل 2026 کے دوران رائل چیلنجرز بنگلورو کو خطاب دلانے کی مہم میں انہیں ہیم اسٹرنگ انجری ہوئی تھی، جس کے باعث انہیں آرام دیا گیا ہے۔ اگر روہت شرما بھی فٹ نہ ہو سکے تو بھارت کو اپنے دو سب سے تجربہ کار بلے بازوں کے بغیر کھیلنا پڑے گا۔ دونوں کھلاڑیوں کو 2027 کے ون ڈے ورلڈ کپ کی تیاریوں میں انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے۔ روہت شرما اور وراٹ کوہلی 2024 میں ٹی 20 انٹرنیشنل کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے چکے ہیں، جبکہ 2025 میں انہوں نے ٹیسٹ کرکٹ کو بھی خیرباد کہہ دیا تھا۔ اب وہ صرف ون ڈے کرکٹ کھیل رہے ہیں، اسی لیے بی سی سی آئی اور ٹیم مینجمنٹ ان کی فٹنس کے معاملے میں کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتے۔ چونکہ آئندہ ورلڈ کپ سے قبل محدود تعداد میں ہی ون ڈے سیریز باقی رہ گئی ہیں، اس لیے دونوں سابق کپتانوں کو مسلسل میچ پریکٹس کے مواقع بھی کم مل رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کرکٹ حلقوں میں یہ سوال زور پکڑ رہا ہے کہ آیا روہت شرما اور وراٹ کوہلی 2027 کے ون ڈے ورلڈ کپ میں بھارتی ٹیم کا حصہ ہوں گے یا نہیں۔ ان کی فٹنس، فارم اور دستیابی آنے والے مہینوں میں اس بحث کا رخ طے کرے گی۔

پیٹ کمنز کا آسٹریلیا کے ریکارڈ

مصروف ترین سیزن میں تمام ٹیسٹ میچ کھیلنے کا عزم

آسٹریلیا کے ٹیسٹ اور ون ڈے (ایک روزہ) کپتان پیٹ کمنز نے امید ظاہر کی ہے کہ وہ ملک کے اب تک کے ریکارڈ مصروف ترین ۱۲/ ماہ کے دوران تمام ٹیسٹ میچز کھیل سکیں گے، تاہم انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ اگر آسٹریلیا کے سرفہرست تینوں اہم تیز گیند باز تمام میچوں میں ایک ساتھ کھیلنے میں کامیاب رہے تو یہ ''انتہائی حیران کن'' ہوگا۔ تیز گیند باز پیٹ کمنز آئی پی ایل (انڈین پریمیئر لیگ) سے واپسی کے بعد جسمانی طور پر بہترین محسوس کر رہے ہیں۔ آئی پی ایل میں انہوں نے کمر کی چوٹ (انجری) کے باعث چار ماہ تک کرکٹ سے دور رہنے کے بعد پہلی بار مسابقتی میچز کھیلے تھے؛ اسی چوٹ کی وجہ سے ان کا ایشیز سیریز کا سفر بھی متاثر ہوا تھا۔ خواتین کے ٹی ۲۰/ ورلڈ کپ کی لائیو کوریج کے سلسلے میں منعقدہ ایک میڈیا تقریب میں کمنز نے کہا ''میرا جسم اب بہترین محسوس کر رہا ہے۔ میں نے اسکین کروایا تھا جو بالکل ٹھیک آیا ہے، اس لیے اب اگلا مرحلہ ایک دن میں ۲۰/ اوورز گیند بازی کے لیے خود کو تیار کرنا اور ٹیسٹ میچ میں اگلے دن دوبارہ اسی توانائی کے ساتھ میدان میں اترنا ہے۔'' کمنز جون اور جولائی کے مہینوں میں اپنی گیند بازی کے ورک لوڈ میں بتدریج اضافہ کریں گے تاکہ وہ آئندہ ۱۲/ ماہ کے طویل سیزن کے لیے تیار ہو سکیں، جس میں آسٹریلیا کو ۲۱/ ٹیسٹ میچز کھیلنے ہیں۔ اس مصروف ترین باب کا آغاز اگست میں بنگلہ دیش کے خلاف گھر پر ہونے والے دو ٹیسٹ میچوں سے ہوگا۔ اگلے سال اگست تک، آسٹریلوی ٹیسٹ ٹیم ۲۰۱۸ء کے نیوزی لینڈز بال ٹیمپرنگ تنازع کے بعد پہلی بار جنوبی افریقہ کا دورہ کرے گی، اس کے علاوہ ہندوستان کا ایک تاریخی دورہ اور انگلینڈ میں ایشیز سیریز کا دفاع بھی اس شیڈول کا حصہ ہے۔ آسٹریلوی ٹیم ہوم سیزن میں نیوزی لینڈ کی میزبانی بھی کرے گی، ایم سی جی (ملبورن کرکٹ گراؤنڈ) پر ۱۵۰/ ویں سالگرہ کا تاریخی ٹیسٹ کھیلے گی اور ممکنہ طور پر لارڈز کے میدان پر ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل بھی کھیلے گی۔ آسٹریلیا کی تیز گیند بازی کی مشہور تگڑی یعنی پیٹ کمنز، مچل اسٹارک اور جوش ہیزل ووڈ عام طور پر ہوم سمر (ملکی سیزن) کے ہر ٹیسٹ میچ کا حصہ بننے کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ کمنز نے تسلیم کیا کہ اس بار حالات مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن وہ اب بھی ہر میچ میں دستیاب رہنے کے لیے پرامید ہیں۔ کمنز نے کہا کہ ''خوش قسمتی یہ ہے کہ میں نے گزشتہ ایک سال میں زیادہ کرکٹ نہیں کھیلی، اس لیے میں جسمانی طور پر جتنا بہترین ہو سکتا تھا، اتنی ہی اچھی پوزیشن میں واپسی کر رہا ہوں۔ میں امید کر رہا ہوں کہ میں یہ تمام میچز کھیلوں گا، لیکن یقیناً اس طویل سفر میں کچھ نہ کچھ مسائل سامنے آ ہی جاتے ہیں۔ یہ انتہائی حیران کن ہوگا اگر یہی تینوں گیند باز تمام ۲۱/ ٹیسٹ میچز کھیل جائیں... ہمیں کچھ تبدیلیاں کرنی پڑ سکتی ہیں، کیونکہ یہ شیڈول اپنی مثال آپ اور بے مثال ہے۔'' واضح رہے کہ گزشتہ سمر سیزن میں جب ہیزل ووڈ اور کمنز چوٹ کا شکار ہوئے تھے۔

ڈان ۳ تنازع: FWICE کا کنگنا اور رام گوپال ورما پر جوابی وار

رنویر سنگھ کے خلاف جاری تنازع کے دوران ایف ڈبلیو آئی سی ای نے اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے ناقدین کو جواب دیا ہے۔ تنظیم کے نمائندے اشوک پنڈت نے کنگنا رناوت اور رام گوپال ورما کے بیانات پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ لوگ پورے معاملے کو سمجھے بغیر تبصرے کر رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایف ڈبلیو آئی سی ای کی رنویر سنگھ سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں، بلکہ معاملہ فلم ''ڈان ۳'' سے ان کی علاحدگی کے بعد پیدا ہونے والے تنازع سے متعلق ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے رام گوپال ورما پر تکنیکی ماہرین کی ادائیگیوں سے متعلق سنگین الزامات بھی عائد کیے۔ رنویر سنگھ اور فلم ''ڈان ۳'' تنازع کے بعد بالی ووڈ میں جاری بحث کے درمیان فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنے ایمپلائز (FWICE) نے اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے ناقدین کو جواب دیا ہے۔ تنظیم کے نمائندے اشوک پنڈت نے ہندوستان ٹائمز سے گفتگو میں کہا کہ بہت سے لوگ پورے معاملے کو سمجھے بغیر ایف ڈبلیو آئی سی ای پر تنقید کر رہے ہیں۔ اشوک پنڈت نے اداکارہ کنگنا رناوت کے حالیہ تبصروں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، ''انڈسٹری میں بہت سے لوگوں نے ہمیں گالیاں دینا شروع کردی ہیں۔ کل کنگنا نے بھی کچھ کہا۔ لوگ پورے معاملے کو سمجھے بغیر تبصرے کر رہے ہیں۔ کنگنا نے کہا کہ مجھ پر بھی انڈسٹری نے پابندی لگائی تھی۔ میں نے کہا، 'آپ بکواس کرتی ہیں، اسی لیے آپ پر پابندی لگی۔' مجھے اس کی پرواہ نہیں۔ انڈسٹری کا ایک بڑا مسئلہ ہے جسے لوگ سمجھے بغیر رائے دے رہے ہیں۔'' ایف ڈبلیو آئی سی ای نے ایک بار پھر واضح کیا کہ تنظیم کا رنویر سنگھ کے خلاف کوئی ذاتی موقف نہیں ہے اور تنازع صرف فلم ''ڈان ۳'' سے ان کی علاحدگی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات سے متعلق ہے۔ اسی دوران اشوک پنڈت نے فلمساز رام گوپال ورما کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا، جنہوں نے حالیہ دنوں میں رنویر سنگھ کا دفاع کرتے ہوئے ایف ڈبلیو آئی سی ای کے خلاف بیانات دیے تھے۔ پنڈت نے کہا، ''ایف ڈبلیو آئی سی ای کوئی غنڈہ تنظیم نہیں ہے بلکہ ایک سنجیدہ فیڈریشن ہے۔ رام گوپال ورما نے ہمارے بارے میں نامناسب زبان استعمال کی۔ ہم دنیا کو بتانا چاہتے ہیں کہ رام گوپال ورما تکنیکی ماہرین کے ایک کروڑ روپے سے زائد کے مقروض ہیں۔ یہ معاملہ ۲۰۱۷ء سے چل رہا ہے۔'' انہوں نے مزید دعویٰ کیا، ''انہوں نے فیڈریشن کو ایک خط لکھا تھا اور ادائیگی کیلئے مزید وقت مانگا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ مارچ ۲۰۱۹ء تک تمام واجبات ادا کردیں گے، لیکن آج تک ادائیگی نہیں کی گئی۔ ہم فیڈریشن کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر ان سے معافی کا مطالبہ کرتے ہیں۔'' یہ ردعمل اس وقت سامنے آیا جب رام گوپال ورما نے ایف ڈبلیو آئی سی ای کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے تنظیم کے کردار پر سوالات اٹھائے تھے۔

رنویر سنگھ للت مودی کی بایوپک میں نظر آئیں گے؟ آئی پی ایل بانی کا انکشاف

آئی پی ایل کے بانی للت مودی نے بتایا ہے کہ ان کی زندگی پر بننے والی مجوزہ بایوپک پر کام جاری ہے

بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ کے بارے میں ایک دلچسپ انکشاف سامنے آیا ہے۔ آئی پی ایل کے بانی للت مودی نے بتایا ہے کہ ان کی زندگی پر بننے والی مجوزہ بایوپک پر کام جاری ہے اور رنویر سنگھ نے خود ان سے ملاقات کرکے ان کا کردار ادا کرنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔ مودی کے مطابق اسکرپٹ پر کام جاری ہے، تاہم ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا کہ فلم میں رنویر سنگھ ہی مرکزی کردار ادا کریں گے یا کوئی اور اداکار اس کردار کیلئے منتخب کیا جائے گا۔ فلم ''دھرندھر'' کی کامیابی کے بعد رنویر سنگھ مسلسل خبروں میں ہیں۔ ایک طرف ان کی پیشہ ورانہ زندگی اور آنے والے منصوبوں پر بحث جاری ہے تو دوسری جانب ان کے بارے میں نئے انکشافات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ فلم ''ڈان ۳'' سے علاحدگی کے بعد جہاں ان کا نام فینٹسی زومبی تھرلر ''پرلے'' سے جوڑا جا رہا ہے، وہیں اب آئی پی ایل کے بانی للت مودی نے ان کے ایک ممکنہ نئے منصوبے سے متعلق اہم بات کہی ہے۔ اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے للت مودی نے انکشاف کیا کہ ان کی زندگی پر مبنی ایک بایوپک زیر تیاری ہے اور اس کی اسکرپٹ لکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا، ''وہاں ایک بایوپک پر کام جاری ہے۔ ابھی اس کی اسکرپٹ کی تیاری جاری ہے۔ میں پہلے ہی سینکڑوں انٹرویوز کر چکا ہوں۔ میرے پاس سنیہا راجانی کی قیادت میں ایک پوری ٹیم ہے، جو سونی کو چلاتی تھی، لیکن وہ اس وقت صرف کہانی کو اسکرپٹ کر رہے ہیں۔'' للت مودی نے مزید بتایا کہ رنویر سنگھ نے خود ان سے ملاقات کی تھی اور ان کا کردار ادا کرنے میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔ انہوں نے کہا، ''رنویر میرا کردار ادا کرنا چاہتا ہے، اس نے آ کر مجھ سے ملاقات کی۔ میں اسے کھیلتے ہوئے دیکھنا چاہوں گا لیکن اگر اس کے پاس وقت ہو، کیونکہ اب وہ بہت بڑا اسٹار بن چکا ہے۔ میں رنویر کو پہلے نہیں جانتا تھا۔ میں دیپیکا کو اچھی طرح جانتا تھا لیکن رنویر سے کبھی نہیں ملا تھا۔ پھر ایک دن مجھے فون آیا کہ رنویر آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ وہ چند سال پہلے لندن آئے تھے اور مجھ سے ملاقات کی تھی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ رنویر سنگھ نے خود اس کردار میں دلچسپی ظاہر کی تھی۔ مودی کے مطابق، ''انہوں نے اپنی زندگی میں کہا تھا کہ اگر وہ کوئی ایک کردار ادا کرنا چاہیں تو وہ بطور کمشنر للت مودی کا کردار ادا کرنا پسند کریں گے۔ یہ میں نے ان سے نہیں پوچھا تھا۔ میرے خیال میں وہ ایک شاندار اداکار ہیں۔ دھرندھر میں انہوں نے جو کام کیا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے۔ اب وہ آج بھی یہ کردار ادا کرنا چاہتے ہیں یا نہیں، یہ الگ بات ہے کیونکہ ہم دو سال پہلے اس بارے میں بات کر رہے تھے۔

ٹام ہالینڈ نے نولن کی ''دی اوڈیسی'' کیلئے ''اسپائیڈر مین'' مؤخر کرا دی

کرسٹوفر نولن کی آنے والی فلم ''دی اوڈیسی'' میں کام کرنے کیلئے سونی پکچرز سے فلم ''اسپائیڈر مین: برانڈ نیو ڈے'' کی پروڈکشن مؤخر کرنے کی درخواست کی تھی۔

بالی ووڈ اسٹار ٹام ہالینڈ نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے کرسٹوفر نولن کی آنے والی فلم ''دی اوڈیسی'' میں کام کرنے کیلئے سونی پکچرز سے فلم ''اسپائیڈر مین: برانڈ نیو ڈے'' کی پروڈکشن مؤخر کرنے کی درخواست کی تھی۔ ہالینڈ کے مطابق یہ ایک مشکل فیصلہ تھا، تاہم تاخیر نے نہ صرف انہیں نولن کی فلم کا حصہ بننے کا موقع دیا بلکہ اسپائیڈر مین کی نئی فلم کی تخلیقی تیاری کو بھی بہتر بنانے میں مدد کی، جس کے نتیجے میں فلم کی اسکرپٹ مزید مضبوط ہو سکی۔ ہالی ووڈ اداکار ٹام ہالینڈ نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے سونی پکچرز سے اپنی نئی سپر ہیرو فلم ''اسپائیڈر مین: برانڈ نیو ڈے'' کی پروڈکشن ملتوی کرنے کی درخواست کی تھی تاکہ وہ کرسٹوفر نولن کی متوقع فلم ''دی اوڈیسی'' پر کام شروع کر سکیں۔ جی کیو کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ہالینڈ نے بتایا کہ اس فیصلے کیلئے انہیں سونی پکچرز کے چیئرمین ٹام روتھمین کے ساتھ ایک مشکل اور غیر آرام دہ گفتگو کرنا پڑی تھی۔ انہوں نے کہا، ''میں نے کرس سے کہا، 'دیکھو، میں یہ فلم کرنا چاہتا ہوں، لیکن اگر میں یہ کرنے جا رہا ہوں تو مجھے سونی کو فون کرنا پڑے گا اور ایک بہت غیر آرام دہ گفتگو کرنی ہوگی۔'' ہالینڈ کے مطابق سونی نے بالآخر اس درخواست کو قبول کر لیا کیونکہ کرسٹوفر نولن اپنی منظم اور محدود دورانیے کی پروڈکشنز کیلئے مشہور ہیں۔ اداکار نے کہا، ''میرے خیال میں سونی کے راضی ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ کرس کی یہ شہرت ہے کہ یہ فلم پانچ ماہ سے زیادہ نہیں چلے گی اور ہم درحقیقت ٹام کو دو سال کیلئے نہیں کھونے والے۔ اگر کوئی اور ہدایتکار ہوتا تو شاید گفتگو مختلف ہوتی۔'' اداکار نے بتایا کہ شیڈول میں اس تبدیلی نے فلم ''اسپائیڈر مین: برانڈ نیو ڈے'' کیلئے بھی فائدہ مند ثابت ہوئی۔ ان کے مطابق اس تاخیر کی بدولت ہدایتکار ڈیسٹن ڈینیئل کریٹن کو فلم کے ساتھ جڑنے اور اسکرپٹ کو مزید بہتر بنانے کا وقت ملا۔ ہالینڈ نے کہا کہ ''فلم دی اوڈیسی نے تقریباً اسپائیڈر مین کو بچا لیا کیونکہ اگر یہ تاخیر نہ ہوتی تو ہمارے پاس ڈیسٹن نہ ہوتے۔ جب ہم فلم شروع کرنے کیلئے تیار تھے تو وہ دستیاب نہیں تھے۔ ہمارے پاس اسکرپٹ کو اس مقام تک پہنچانے کیلئے چھ ماہ کا اضافی وقت بھی نہ ہوتا جہاں یہ آج موجود ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''مجھے واقعی یقین ہے کہ ہم نے کسی بھی اسپائیڈر مین فلم کا بہترین ورژن تیار کیا ہے۔ اگرچہ یہ سونی کیلئے ایک مشکل فیصلہ تھا، لیکن میرے خیال میں اب وہ خوش ہیں کہ ایسا ہوا۔'' فلم ''اسپائیڈر مین: برانڈ نیو ڈے'' ٹام ہالینڈ کی بطور پیٹر پارکر چوتھی سولو فلم ہوگی۔ اس سے قبل وہ ''اسپائیڈر مین: ہوم کمنگ'' (۲۰۱۷ء)، ''اسپائیڈر مین: فار فروم ہوم'' (۲۰۱۹ء) اور ''اسپائیڈر مین: نو وے ہوم'' (۲۰۲۱ء) جیسی فلموں میں مرکزی کردار ادا کر چکے ہیں۔ نئی فلم ۳۱/ جولائی کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے۔ ٹام ہالینڈ نے پہلی بار ۲۰۱۶ء کی فلم ''کیپٹن امریکہ: سول وار'' میں پیٹر پارکر کا کردار ادا کیا تھا، جس کے بعد وہ ''ایونجرز: انفینٹی وار'' اور ''ایونجرز: اینڈ گیم'' سمیت متعدد مارول فلموں میں نظر آئے۔ دوسری جانب کرسٹوفر نولن کی فلم ''دی اوڈیسی'' ۱۷/ جولائی کو ریلیز ہوگی، جس میں زندایا، رابرٹ پیٹنسن، لوپیتا نیونگو، این ہیتھ وے اور چارلیز تھیرون سمیت کئی معروف ستارے شامل ہیں۔

پروڈیوسر پہلاج نہلانی کا ۷۶/ سال کی عمر میں انتقال

وہ کافی عرصے سے بیمار تھے اور کچھ وقت پہلے انہیں ممبئی کے ناناوتی اسپتال میں داخل بھی کیا گیا تھا۔ ان کے انتقال کی خبر فیملی فرینڈ ششی شیکھر نے تصدیق کی ہے۔ پہلاج نہلانی، بالی ووڈ کے معروف فلم پروڈیوسر اور سینٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) (CBFC) کے سابق چیئرمین، ۷۶/ سال کی عمر میں دنیا کو الوداع کہہ گئے۔ ان کے قریبی ساتھی ششی شیکھر نے اس خبر کی تصدیق کی ہے۔ پہلاج نہلانی کافی عرصے سے بیمار تھے۔ انہیں ممبئی کے وِلے پارلے میں واقع ناناوتی اسپتال میں داخل کیا گیا تھا جہاں ان کا علاج جاری تھا۔ کچھ دن پہلے انہیں اسپتال سے گھر لایا گیا تھا، اور اب انہوں نے اپنے گھر پر ہی آخری سانس لی۔ ان کے انتقال کی خبر ملتے ہی پوری فلم انڈسٹری اور قریبی حلقوں میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پہلاج نہلانی کافی عرصے سے علیل تھے۔ ان کی آخری رسومات ۴/ جون دوپہر ۳/ بجے سانتا کروز ہندو شمشان گھاٹ میں ادا کی گئیں۔ ہندی کمرشیل سنیما میں پہلاج نہلانی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ خاص طور پر ۸۰ء اور ۹۰ء کی دہائی میں انہوں نے باکس آفس کے مزاج کو خوب سمجھا اور ایک سے بڑھ کر ایک ہٹ فلمیں دیں۔ انہوں نے ''الزام''، ''آگ ہی آگ'' اور ''شعلہ اور شبنم'' جیسی کامیاب فلمیں پروڈیوس کیں۔ ۱۹۹۳ء میں گووندہ اور چنکی پانڈے کی فلم ''آنکھیں'' نے کامیابی کے تمام ریکارڈ توڑ دیے تھے اور یہ اس دور کی سب سے بڑی بلاک بسٹر ثابت ہوئی۔ گووندہ کی پہلی فلم ''لو ۸۶ء'' تھی جو ۱۹۸۶ء میں ریلیز ہوئی، لیکن بطور مرکزی اداکار انہیں ''الزام'' میں دیکھا گیا جسے پہلاج نہلانی نے ہی پروڈیوس کیا تھا۔ یہ فلم باکس آفس پر بڑی ہٹ ثابت ہوئی۔ فلمسازی کے علاوہ پہلاج نہلانی کو سی بی ایف سی کے چیئرمین (جنوری ۲۰۱۵ء تا ۲۰۱۷ء) کے طور پر بھی یاد کیا جائے گا۔ ان کا یہ دور کافی تنازعات سے بھرپور رہا۔ فلموں میں سخت تخفیف اور مناظر پر پابندیوں کے باعث وہ خبروں میں رہے۔ ''اڑتا پنجاب''، ''لپ اسٹک انڈر مائی برقع'' اور جیمز بانڈ فلم ''اسپیکٹر'' کے کٹس پر فلم سازوں کے ساتھ ان کا شدید اختلاف ہوا۔ وہ تقریباً تین دہائیوں تک ایسوسی ایشن آف موشن پکچر اینڈ ٹی وی پروگرام پروڈیوسرز کے صدر بھی رہے اور فلم و ٹی وی پروڈیوسرز کے حقوق کے لیے کام کرتے رہے۔ ان کا انتقال ہندی سنیما کے ایک بڑے دور کے اختتام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ تقریباً پانچ سال پہلے بھی ان کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی تھی اور انہیں اسپتال داخل کرنا پڑا تھا۔ اس وقت انہیں قے میں خون آنے اور کمزوری کی شکایت ہوئی تھی، جس کی وجہ کرونک فوڈ پوائزننگ بتائی گئی تھی۔ وہ کئی دن آئی سی یو میں زیر علاج رہے تھے۔